مصنف

چارلس ڈکنس

آلیور ٹوئسٹ

مترجم

مبینہ بیگم

۱۸۱۲، سوئیوالان۔ دھلی ۱۱۰۰۰۲

مصنف

چارلس ڈکنس

آلیور ٹوئسٹ

مترجم

مبینہ بیگم

۱۸۱۲، سوئیوالان۔ دھلی ۱۱۰۰۰۲

چارلس ڈکنس

(۱۸۱۲ء—۱۸۷۰ء)

www.taemeernews.com

© جملہ حقوق بحق مترجم محفوظ ہیں۔

ناشر اور مترجم مبینہ بیگم

یہ کتاب اردو اکادمی، دہلی کے مالی اشتراک سے شائع ہوئی ہے۔

تقسیم کار:۔
۱۔ مکتبہ جامعہ، اُردو بازار، دہلی۔
۲۔ اُردو گھر، راؤز ایونیو، نئی دہلی۔
۳۔ ساقی بک ڈپو، اُردو بازار، دہلی۔
۴۔ ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، گلی عزیزالدین وکیل، حمدرد مارگ، دہلی۔
۵۔ مرکزی ادارہ تبلیغ دینیات، اُردو بازار، دہلی۔

سال اشاعت:۔ فروری ۱۹۸۸ء
تعداد:۔ ۶۰۰
قیمت:۔ ۲۵/=
طباعت:۔ مرکزی پرنٹرز
۶۰۲۔ چوڑی والان۔ دہلی ۶

www.taemeernews.com

ابتدائیہ

چارلس ڈکنس (۱۸۱۲ء - ۱۸۷۰ء) انیسویں صدی کا بہت مشہور انگریزی ادیب ہے۔ نہ صرف انگریزی ناول نگاروں میں سب سے بلند اور ممتاز مقام رکھتا ہے بلکہ اُسے اپنے بالغ ذہن، مشاہدہ اور شاعرانہ ادراک کے باعث نثر میں شیکسپیئر کا ہم سر قرار دیا جا سکتا ہے۔ ڈکنس کے یہاں سماجی شعور سب سے زیادہ واضح ہے۔ اوسط طبقے کے لوگوں کی زندگی کا جو مطالعہ اس نے انھیں کی سطح سے کیا وہ اسی کا حصہ ہے۔ ان سماجی تصویروں میں مصنف کی ابتدائی زندگی کے وہ تاثرات بھی ہیں جنھوں نے اس کے فن کو ایسی آب و تاب بخشی ہے جس نے اس کی فکر و فن، دونوں کو دوام عطا کر دیا۔

ڈکنس اپنے بچپن کو کبھی نہیں بھول سکتا تھا۔ اس لیے جو نقوش اس کے ذہن نے قبول کیے تھے وہ اس کے بیشتر ناولوں میں ملتے ہیں۔ اپنی ابتدائی زندگی میں اسے مضافات لندن کے کارخانوں میں کام کرنا پڑا تھا۔ جس کا عکس ہمیں اس کے شاہکار ناول David Copper Field میں واضح طور پر ملتا ہے۔ یہاں ہیرو کی زندگی ڈکنس کی اپنی زندگی ہے اور اس کی آزمائش اور مصیبتیں بھی بہت حد تک اسی کی ہیں۔ اس کے ماں باپ غریب تھے اس کے ابتدائی سال بڑے دکھ میں گزرے۔ اس نے عملی زندگی کی ابتدا معمولی کلرکی سے کی۔ پھر بعد میں وہ لندن کے ایک اخبار کا نامہ نگار بن گیا

www.taemeernews.com

اس طرح اس نے غریبوں کی زندگی کا بہت قریب سے مطالعہ کیا۔ان کے حالات دیکھ کر اسے بہت دکھ ہوا۔اس نے اپنے ناولوں میں اسکولی بچّوں کے ساتھ ہونے والی زیاتیوں اور ہوسٹلوں کی بدانتظامی کے خلاف آواز اٹھائی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بعد میں ان مظالم کا انسداد کیا گیا۔

زیر نظر ترجمہ ڈکنس کے مشہور ناول 'Oliver Twist' کا اردو ترجمہ ہے۔اس ناول میں اس نے ایک یتیم لڑکے کی دکھ بھری زندگی دکھائی ہے کہ وہ پہلے لندن کے یتیم خانے میں ظلم وستم کا شکار رہا۔ پھر چوروں کے درمیان پہنچ گیا جہاں اسے مجرمانہ زندگی گذارنے پر مجبور کیا گیا۔سطحی طور پر یہ ناول غریبوں کی زندگی کا خاکہ ہے لیکن سچی بات یہ ہے کہ اس میں خیروشر کے درمیان وہی کش مکش نظر آتی ہے جو ڈکنس کے آخری دور کی تخلیقات کی نمایاں خصوصیات ہیں۔ یہ ناول سماجی اصلاح کا بھی کام کرتا ہے۔

زیر نظر ترجمہ جیسا کہ کہا گیا ہے اصل کتاب کی تلخیص کا ترجمہ ہے اور بچّوں کے لیے خاص طور پر اسے دلچسپ بنایا گیا ہے۔

مجھے امید ہے کہ اردو جاننے والے بچّوں کے لیے یہ ترجمہ دلچسپ ثابت ہوگا۔میں امید کرتی ہوں کہ میری یہ ادنا کاوش اردو میں بچّوں کے ادب کے سرمایہ میں ایک اضافہ ثابت ہوگی۔

اس کام میں شعبۂ اردو کے اساتذہ سے مجھے جو مدد، ہمت افزائی اور رہنمائی ملی اس کے لیے میں ان کی ممنون ہوں۔

مبینہ بیگم
ریسرچ اسکالر۔شعبۂ اردو۔دلّی یونیورسٹی

www.taemeernews.com

پیش لفظ

پروفیسر قمر رئیس
صدر شعبۂ اردو۔ دہلی یونیورسٹی

دنیا کی ترقی یافتہ زبانوں میں ایسے ادب کی تخلیق اور اشاعت پر خاص توجہ دی جاتی ہے جس کا مقصد بچوں کی اخلاقی تربیت اور ان کے کردار کی تہذیب و تعمیر ہوتا ہے۔ اس نصب العین کو سامنے رکھ کر دوسری زبانوں کے شاہکار قصوں کے تراجم بھی پیش کیے جاتے ہیں۔ ہمارے یہاں بچوں کے لیے جس ادب کی اشاعت ہوئی ہے بہ لحاظ ضخامت اس کا سرمایہ کم نہیں ہے۔ لیکن اس کا بیشتر حصہ یا تو نصابی ضرورتوں کے تحت وجود میں آیا یا پھر بچوں کے لیے تفریح و تفنن کا سامان بہم پہنچانا اس کا مقصد تھا۔ یقیناً بچوں کی خوش طبعی کے لیے بھی کچھ غذا ہونی چاہیے جو بچوں کے وقت کو خوشگوار بنانے کے ساتھ ساتھ انھیں زندگی کی کچھ بصیرت بھی دے سکے۔ جو انھیں سوچنے پر اکسائے۔ ایک بہتر انسان اور ذمہ دار شہری بننے میں ان کی مدد کرے۔ اس کے لیے طبع زاد کتابوں کے ساتھ ساتھ ضرورت اس کی ہے کہ عالمی ادب کی سدا بہار اور دلچسپ کتابوں کے ترجمے بچوں کو پڑھنے کے لیے دیئے جائیں۔

اس لحاظ سے مبینہ بیگم کا یہ ترجمہ قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔

چارلس ڈکنس کا یہ ناول " آلیور ٹوئسٹ " اگرچہ انیسویں صدی کے انگلستان (لندن) کی زندگی کو پیش کرتا ہے۔ لیکن اپنی معنویت اور دل چسپی کے اعتبار سے اس کی اہمیت آج بھی کم نہیں ہے۔ اس میں ڈکنس نے لندن کے پسماندہ سماج خاص کر

www.taemeernews.com

جرائم پیشہ افراد کی سرگرمیوں اور سازشوں کو بے نقاب کیا ہے۔ اس کا مرکزی کردار ایک معصوم اور کم سن بچہ ہے جس نے یتیم خانہ میں پرورش پائی۔ سفاک اور بے درد لوگوں نے اُسے مجرم بنانا چاہا۔ لیکن اس کے ضمیر نے جرم اور گناہ کے خلاف ہمیشہ بغاوت کی۔ اسے جہاں مونکس، فیگن، بل شیک اور ٹوبی کریکٹ جیسے ڈاکو قاتل اور سیاہ ضمیر جیسے عادی مجرم ملے وہاں نینسی، مسٹر براؤن لو، مسز بیڈون، مس روز اور مسٹر گلیس جیسے نیک، بلند اخلاق اور ہمدرد انسانوں سے بھی اس کا سابقہ پڑا۔ جنھوں نے اُس کے دل میں امید اور انسانیت کی شمع کو روشن رکھا اور آخر میں وہ اُن کی مدد سے ہی بد باطن انسانوں کے آسیبی جنگل سے نجات پا سکا۔

آج ہمارے ملک کی جو سماجی صورت حال ہے وہ انیسویں صدی کے انگلستان سے بڑی مشابہت رکھتی ہے۔ سماجی اونچ نیچ، غربت جہالت، سماجی اداروں مثلاً یتیم خانوں میں بدعنوانیاں اور ظلم، بچوں کے ذریعہ بھیک منگوانے کا پیشہ، اُنھیں اپاہج بنانا، جرائم میں ملوث کرنا، یہاں تک کہ مرادیں پوری کرنے کے لیے بچوں کی قربانی دینا ـــــــــــ یہ بھیانک واقعات آئے دن ہمارے گرد و پیش ہوتے رہتے ہیں۔ محنت کش عوام کے بچے جھگیوں اور جھونپڑوں میں رہنے والے بچے حیوانوں سے بدتر زندگی بسر کرتے ہیں اور ستم ظریفی یہ ہے کہ اُن کی حالت کو دیکھ کر ہمارے ضمیر میں کوئی کانٹا نہیں چبھتا۔ ہم اُنھیں دیکھ کر بھی نہیں دیکھتے۔ لیکن آلیور ٹوئسٹ جیسے حقیقت پسندانہ ناول بچوں کے تئیں سماج کی بے رحمی کو ہمارے سامنے بے نقاب کر دیتے ہیں۔ ان کے لیے ہمارے دل میں ہمدردی اور انسانیت کے جذبات بیدار ہو جاتے ہیں۔

بچے جب ایسے واقعاتی قصے پڑھتے ہیں تو اُن کے کرداروں سے ان کی ایک جذباتی ہم آہنگی پیدا ہو جاتی ہے۔ ظلم اور بدی کی قوتوں سے سمجھوتہ نہ کرنے والا آلیور ٹوئسٹ سچ مچ ان کا ہیرو بن جاتا ہے۔ اس کے ساتھ وہ ہمدردی کے گہرے رشتے میں جڑ جاتے ہیں اور اُس کے گرد پھیلی ہوئی سماجی غلاظت سے وہ نفرت

www.taemeernews.com

کرنے لگتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ناول کے نیک دل کردار ان کے دلوں میں انسانی محبت ہمدردی اور رواداری کے پاکیزہ جذبات کی آبیاری کرتے ہیں۔ یہ اخلاقی تربیت نصیحت یا تقریروں کے ذریعہ نہیں بلکہ ناولوں کے عمل ACTION اور جذباتی پیکر آفرینی کے توسط سے ہوتی ہے۔ ناول کے تیز رو واقعات اُن کے لیے حیرت خیز انکشافات کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جو اخلاقی اور باطنی تجربات بن کر اُن کے وجود میں تبدیلیاں پیدا کرتے ہیں۔

ڈکنس کے طرزِ تحریر کی بڑی خصوصیت سادگی، روانی اور واقعیت پسندی ہے۔ وہ زندگی کی بے رنگ اور کھردری حقیقتوں کو بیان کرنے کے لیے تقریباً ویسا ہی سادہ و شفاف طرزِ تحریر اختیار کرتا ہے۔ مبینہ بیگم نے بھی اپنے ترجمہ میں اس سیدھے سادے اسلوب میں کوئی رنگینی پیدا کرنے کی کوشش نہیں کی۔ اردو میں اکثر مترجم زبان و بیان کو دلکش بنانے کی کوشش میں اصل متن سے دور ہوجاتے ہیں Adoptation کے نام پر وہ قصے کے واقعات میں بھی تحریف و ترمیم کر دیتے ہیں اور اس میں ہندوستانی ماحول کو داخل کر دیتے ہیں۔ لیکن پھر وہ ترجمہ نہیں رہتا ایک الگ تخلیق کا روپ اختیار کرلیتا ہے۔ اسی لیے ایک عالم نے ترجمہ کی خوبی یہ بتائی ہے کہ اسے پڑھتے ہوئے محسوس ہو کہ ترجمہ پڑھ رہے ہیں۔ مبینہ بیگم کا یہ ترجمہ تقریباً لفظی ترجمہ ہے۔ جس میں اصل متن کے ساتھ اُنھوں نے پوری وفاداری برتی ہے۔

مبینہ بیگم نے شعبۂ اردو دہلی یونیورسٹی سے اردو ترجمہ کا ڈپلومہ کورس امتیاز سے پاس کیا ہے۔ وہ ترجمہ کی تھیوری سے ہی نہیں عمل اور طریق کار سے بھی واقف ہیں اور جانتی ہیں کہ اصل کتاب کی فنی خوبیوں کو ترجمہ میں قائم رکھنے کے لیے کسی کاوش اور محنت کی ضرورت ہوتی ہے۔

مجھے امید ہے کہ اس ترجمہ سے بچے ہی نہیں بڑے بھی لطف اُٹھائیں گے۔

قمر رئیس

www.taemeernews.com

حرفے چند

ڈاکٹر شریف احمد
استاد۔ شعبۂ اردو۔ دہلی یونیورسٹی۔ دہلی

آلیور ٹوئسٹ" جس کا اردو ترجمہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اپنے لکھے جانے سے لے کر آج تک بڑی دل چسپی سے لکھا پڑھا جاتا رہا ہے —— انگریزی میں بھی اور ترجمے کی صورت میں دنیا کی متعدد بڑی اور اہم زبانوں میں بھی —— اردو میں اسے مدتوں پہلے ہی آجانا چاہیے تھا۔ لیکن بہت سے اچھے کام، بہت دیر میں بھی کیے جاتے ہیں۔ مبینہ بیگم نے بالآخر یہ کام کیا۔ اور اُن کی اس کوشش کو سراہنا چاہیے۔

لیکن ایسا نہیں ہے کہ اردو خواں حلقے "آلیور ٹوئسٹ" یا اس کے خالق چارلس ڈکنس (۱۸۷۰ء – ۱۸۱۲ء) سے ناواقف ہوں۔ ڈکنس اُس کے ناول اور کردار اردو کے افسانوی ادب کی تنقید میں گویا جذب ہو چکے ہیں —— نہ جانے کتنے فن کار اس سے متاثر ہو چکے ہیں —— اور ہونا بھی چاہیے، اس لیے کہ ڈکنس کا ادب غیر معمولی ادب ہے۔ انگریزی ادب میں، صرف شیکسپیر کا قد اس سے قدرے نکلتا ہوا ہے —— اُس کی سب سے بڑی خصوصیت انسان دوستی ہے۔ انسان دوستی کی سب سے نچلی سطح پروپیگنڈا ہے؛ اور سب سے اونچی سطح وہ قوتِ شفا ہے، جو تحریر کو لازوال بنا دیتی ہے اور ابتدا میں ڈکنس بھی پروپیگنڈے کے الزام سے نہ بچ سکا۔ لیکن زندگی کے سچے مشاہدے اور فن

www.taemeernews.com

پر حیرت ناک گرفت نے اس کے نقادوں کو جلد ہی خاموش کر دیا ـــــ دنیا بہت آگے بڑھ چکی ہے۔ انگلستان کا سماج وہ نہیں ہے، جسے ڈکنس نے دیکھا تھا۔ مغرب اور مشرق میں زبردست تبدیلیاں ہوئی اور ہو رہی ہیں ـــــ لیکن ڈکنس کی مناسبت (Relevance) آج بھی ہے اور رہے گی۔ اس لیے کہ وہ انسانی فطرت کا نباض ہے اور انسانی فطرت کے بعض پہلو نہیں بدلتے۔

پھر ہم ہندوستانیوں کو تو ڈکنس آج کا اور اپنا فن کار معلوم ہوتا ہے "آلیور ٹوسٹ" پڑھیے اور انگلستان کی انیسویں صدی کے اس سماج کو محسوس کیجیے، جو ریناساں کی بھٹی میں تپ کر نکلا ہے ـــــ جاگیرداری کا محل مسمار ہو رہا ہے۔ ساتھ ہی اس سے چپٹے ہوئے افکار، تصورات اور اقدار بھی تیزی سے غائب ہو رہے ہیں۔ صنعتی انقلاب نے آنکھیں چکا چوند کر دی ہیں۔ سرمایہ داری مسلط ہو چکی ہے۔ لیکن سرمائے اور محنت کا تضاد اور کش مکش بھی اس نقطے پر پہنچ چکا ہے، جو اس سے پہلے کبھی دیکھنے میں نہیں آیا۔ متوسط طبقہ تاریخ میں بھی پہلی بار نہ صرف اپنے پیروں پر کھڑا ہو چکا ہے، بلکہ اپنے آپ کو منوا بھی رہا ہے۔ ایک طرف مادی ترقی کی ساری برکتیں ـــــ خوش حالی، دولت کی فراوانی اور ہر طرح کی چمک دمک ـــــ اور دوسری طرف انسان کی ارزانی، بے وقری، لوٹ، کھسوٹ۔

ڈکنس کا سارا ادب اس ظالم اور منافقانہ سماج اور اس کی جنم دی ہوئی اقدار کے خلاف احتجاج کی آواز ہے۔ اس آواز میں توانائی اس کی انسان دوستی سے آئی ہے اور حسن کے فن کے خلوص نے پیدا کیا ہے ـــــ "آلیور ٹوسٹ" ہی میں نہیں، اس کے سبھی ناولوں میں، اور سب سے زیادہ "ڈیوڈ کوپر فیلڈ" میں سماج کی یہ تصویر ملتی ہے: طبقاتی کش مکش، خیر و شر کی آویزش، اندھیرے اور اجالے کا تصادم، منافقت اور سچے اور کھرے جذبات کا ٹکراؤ ـــــ ڈکنس کی ہمدردی ہمیشہ روشنی سچائی اور مظلوم کے ساتھ ہے۔ اس کے کردار صنعتی انقلاب اور سرمایہ داری سے پیدا ہونے والے کردار ہیں۔ اس کی نظر محلوں، بنگلوں سے لے کر کارخانوں، مزدوروں

www.taemeernews.com

کی کھولیوں، بازاروں، تنگ اور تاریک گلیوں، کلبوں، یتیم خانوں، قمار خانوں، جرائم کے اڈوں اور جیل خانوں تک ہے۔ اُس کے بیانات میں سُنی ہوئی، پڑھی ہوئی، باتیں کم ہیں، آنکھوں دیکھی زیادہ ہیں ـــــ اس لیے کہ وہ خود اِن مراحل سے گزر کر آیا تھا ـــــ ادب کے علاوہ بھی، اُس نے ساری زندگی اُن انجمنوں اور تنظیموں سے اپنا تعلق رکھا، جو کچلے ہوؤں کی بہتری کے لیے کام کرتی تھیں۔ یہاں تک کہ اُسے "پمفلیٹیئر" بھی کہا گیا ـــــ اور اُس نے معترضین کے اس "خطاب کو بھی بہ خوشی قبول کر لیا۔

لیکن پمفلیٹیئر ڈ کو چند لوگ ہی پڑھتے ہیں، فن کار ڈکنس کو سب پڑھتے ہیں۔ اس لیے کہ فن کار ڈکنس غیر معمولی صلاحیتوں کا حامل ہے: کہانی "بننے" اور کہنے میں چند ہی فکشن لکھنے والے اس تک پہنچتے ہیں۔ پلاٹ کو تراشنے میں اُسے خاص ملکہ حاصل ہے۔ ناول کی اندرونی منطق پر عقاب کی طرح اُس کی نظر رہتی ہے۔ مکالمے، وہ براہِ راست زندگی سے لیتا ہے۔ اُس کے مناظر دل نشین اور ناول کی فضا سے جڑے ہوتے ہیں۔ اُس کی زبان میں کوہستانی چشمے کی تندی و تیزی بھی ہے اور سمندر کی گہرائی اور گمبھیرتا بھی۔ اُس کا نقطہء نظر کہیں بھی ٹھونسا ہوا محسوس نہیں ہوتا، ناول کے جسم سے قدرتی طور پر ٹھونسا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ پھر سب سے بڑھ کر کردار سازی پر وہ حیرت ناک حد تک قدرت رکھتا ہے ـــــ یہیں اُس کی خلاقیت سب سے زیادہ متاثر کرتی ہے ـــــ پھر، اُس لندن کو ہم کیسے بھول سکتے ہیں، جو اُس کے ناولوں میں آباد ہے۔ انتہائی خوش نما اور دلآویز، انتہائی تاریک اور مہیب ـــــ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ڈکنس شاعر بھی ہے اور مصوّر بھی۔ کردار اور لندن دونوں اس بات کا ثبوت ہیں۔ زرخیز و شاداب تخیل اور لمحات کو منوّر کر دینے والی بذلہ سنجی اُسے اپنے بڑے ہم عصر، تھیکرے پر شاید اسی لیے فضیلت اور فوقیت دیتی ہے

"آلیور ٹوِسٹ" کا زیرِ نظر اردو ترجمہ، اصل کی آب و تاب کو کس حد تک

www.taemeernews.com

پیش کرتا ہے، اس کے بہتر جج آپ ہو سکتے ہیں ـــــ میں نے اس کو مجموعی اعتبار سے خاصا رواں، برجستہ اور مناسب پایا۔ ہاں، کہیں کہیں "بوئے ترجمہ" بھی محسوس کی ـــــ ایک ضروری بات یہ ہے کہ ترجمہ مکمل "آلیور ٹوئسٹ" کا نہیں، اس کے خلاصے کا ہے ـــــ ضخیم ناولوں کے خلاصے عام طور پر کیے جاتے ہیں، اور شوق سے پڑھے جاتے ہیں۔ شاید اس لیے کہ وقت کی کمی کا یہ ساتھ دے سکتے ہیں۔ لیکن خلاصہ کرنا بڑی سوجھ بوجھ اور انتخابی نظر چاہتا ہے ـــــ تمام اہم گوشے، معنی خیز پہلو بھی آجائیں اور ضخامت، کم سے کم صفحات میں بھی سما جائے، ظاہر ہے کہ آسان کام نہیں ہے ـــــ تاہم مبینہ بیگم کی یہ کوشش اگر پڑھنے والے کو پورے "آلیور ٹوئسٹ" اور پھر پورے ڈکنس کو پڑھنے کی تشویق پیدا کرنے میں کامیاب ہو جاتی ہے، تو انھیں خوش ہونا چاہیے اور مجھے بھی کہ وہ میری شاگرد ہیں۔

ڈاکٹر شریف احمد

www.taemeernews.com

کرداروں کے نام جو زیر نظر ناول میں استعمال ہوئے ہیں۔

Oliver Twist	آلیور ٹوئسٹ
Mr. Bumble	مسٹر بمبل
Mr. Sowerberry	مسٹر سوور بری
Charlotte Sowerberry	شارلٹ سوور بری
Mr. Noah Claypole	مسٹر نوآ کلے
Artful Dodger	آرٹفل ڈوجر
Fagin	فیگن
Dawkins Jack	ڈاکنس جیک
Charlie Bates	چارلی بیٹس
Mr. Brownlow	مسٹر براؤن لو
Bill Sikes	بل شیک
Mrs. Maylie	مسز مے لی
Miss. Rose	مس روز
Mr. Giles	مسٹر گلس
Dr. Losberne	ڈاکٹر لوسں برن
Monks	مونکس
Nancy	نینسی
Mrs. Bedwin	مسز بیڈوین
Mr. Grimwig	مسٹر گرم ویگ
Toby Crackit	ٹوبی کریکیٹ
Mr. Brittles	مسٹر برٹلس

www.taemeernews.com

www.taemeernews.com

۱

جناب مہربانی سے مجھے کچھ اور دیجیے

آلیور ٹوئسٹ کی زندگی کا آغاز دکھوں سے ہوا مسلسل کئی سالوں تک اس نے دکھ اُٹھائے ۱۸۳۷ء میں آلیور ایک یتیم خانے میں جاڑوں کی ایک رات میں پیدا ہوا۔ اس کی ماں اسی رات مرگئی ڈاکٹر نے کہا:

"افسوس! کتنی جوان اور خوب صورت ہے۔"

وہ بوڑھی عورت کی طرف بڑھا جس نے اس کی مدد کی تھی اس نے عورت سے پوچھا

"وہ کون تھی"

"کوئی نہیں جانتا۔ ہمیں وہ گلی میں ملی تھی اور اُس کو اُٹھاکر یہاں لے آئے تھے۔"

ڈاکٹر نے اس کے پھٹے ہوئے جوتے دیکھ کر کہا،

"شاید وہ بہت دور سے آئی ہے۔"

اس نے اس کا مردہ بایاں ہاتھ اُٹھاکر دیکھا اور کہا۔

"اس کی انگلی میں شادی کی کوئی انگوٹھی نہیں ..... آہ! اچھا......"

کہتا ہوا وہ جلدی سے چلاگیا۔

اس غریب چھوٹے لاوارث بچے کا نام آلیور ٹوئسٹ رکھا گیا۔ انھوں نے اس کو دوسرے بچوں کے ساتھ یتیم خانے میں ڈال دیا۔ مسٹر بمبل جو

www.taemeernews.com

یتیم خانے کا مالک تھا اُن بچوں سے بہت بُرا برتاؤ کرتا تھا نو سال کی عمر میں آلیور دُبلا پتلا اور کمزور لڑکا تھا۔ سب لڑکے دُبلے پتلے اور کمزور تھے کیوں کہ انھیں کام تو بہت کرنا پڑتا تھا لیکن کبھی انھیں پیٹ بھر کر کھانا نہیں ملتا تھا۔ وہ ہمیشہ بھوکے رہتے تھے یہ بات سچ تھی کہ وہ دن میں کئی دفعہ کھانا کھاتے تھے لیکن ہر خوراک میں اُنھیں صرف ایک پیالہ شوربہ ملتا تھا ہفتہ میں دو دفعہ انھیں پیاز کی ایک گانٹھ دی جاتی اور اتوار کے دن آدھا کیک۔ لڑکے اکثر بھوک سے بلبلاتے رہتے تھے کبھی وہ اتنے بھوکے ہوتے تھے کہ انھیں بھوک کی وجہ سے نیند بھی نہیں آتی تھی ایک لڑکا جو اُن میں سب سے لمبا تھا اس نے کہا:

"اگر مجھے ایک پیالہ شوربہ اور نہیں ملا تو میں تم میں سے ایک کو کھالوں گا۔"

اس کی آنکھوں سے وحشت ٹپکتی تھی بھوک نے اس لڑکے کو پاگل بنا دیا تھا اُس کی بات کو سب چھوٹے لڑکے سچ سمجھتے تھے اور اس سے بہت

www.taemeernews.com

خوفزدہ تھے۔ غریب یتیم بچے کر بھی کیا سکتے تھے؟ وہ سوچتے تھے اور آپس میں باتیں کرتے تھے۔ پھر انھوں نے پلان بنایا کہ ایک لڑکا مالک کے پاس جائے جب وہ شوربہ دے رہا ہو اور اس سے زیادہ مانگے یہ پلان سب کو بہت پسند آیا لیکن کون اتنا بہادر تھا جو زیادہ شوربہ مانگتا؟

سب مسٹر بمبل سے ڈرتے تھے سب اس سے مار کھائے ہوئے تھے وہ اس کے بھاری ہاتھوں اور اس سے بھی بھاری چھڑی کو اچھی طرح جانتے تھے۔ کسی کی بھی اتنی ہمت نہ ہوئی کہ اس سے زیادہ مانگے۔ بہت زیادہ باتیں ہوئیں آخر میں یہ فیصلہ ہوا کہ آلیور ٹوئسٹ آج شام کے کھانے پر زیادہ شوربہ مانگے گا۔ جب شام کے کھانے کا وقت آیا سب لڑکے پتھر کے ٹھنڈے ہال میں اپنی اپنی جگہوں پر چلے گئے کمرے کے آخری

سرے پر ماسٹر شوربے کا ایک بڑا برتن لیے کھڑا تھا اس کے سیدھے ہاتھ میں ایک بڑا چمچہ تھا ہر لڑکا باری باری اپنا پیالہ لیے ماسٹر کے پاس آتا ماسٹر اس کو چمچہ بھر کر شوربہ دے دیتا۔ جب شوربہ بہت جلدی ختم

www.taemeernews.com

ہوگیا۔ لڑکے اپنا پیالہ اور انگلیاں چاٹنے لگے وہ ابھی بھوکے تھے اور ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے تھے پھر وہ کانا پھوسی کرنے لگے پھر لڑکوں نے دھکا دے کر آلیور ٹوئسٹ کو آگے بڑھایا۔ آلیور اپنا پیالہ لیے آہستہ آہستہ ماسٹر کے پاس گیا۔ پھر اُس نے آہستہ سے سہمی ہوئی آواز میں کہا۔

"مہربانی سے جناب مجھ کو تھوڑا شوربہ اور دیجیے۔"

ماسٹر جو ایک تندرست اور موٹا آدمی تھا غصّے سے اچانک مڑا اور دہاڑا۔

"کیا"

آلیور نے پتّے کی طرح کانپتے ہوئے دوبارہ کہا۔

"مہربانی سے جناب مجھ کو تھوڑا شوربہ اور دیجیے۔"

مسٹر بمبل نے اپنے ہاتھ کا چمچہ اس کے سر پہ مارا پھر آلیور کو پکڑ لیا اور اپنی مدد کے لیے چلاّنے لگا اس کی آواز سن کر باورچی خانے میں کام کرنے والے لڑکے بھاگے ہوئے آئے انھوں نے غریب آلیور کو پکڑ لیا اور اُس وقت چھوڑا جب مارتے مارتے مسٹر بمبل کے ہاتھ دکھ گئے۔

"مجھے یقین ہے کہ اس لڑکے کو پھانسی ہو جائے گی اسے مزید مانگنے کی ہمت کیسے ہوئی۔"

آلیور کو ایک تاریک کمرے میں بند کر دیا گیا دوسری صبح یتیم خانے کے دروازے پر یہ نوٹس لگ گیا۔

"جو شخص نو سال کے یتیم آلیور ٹوئسٹ کو ملازم رکھے گا اُسے پانچ پونڈ انعام دیا جائے گا۔"

www.taemeernews.com

۲

آلیور ایک تابوت بنانے والے کے پاس بھیج دیا گیا

ایک ہفتہ بعد یہ پیشکش قبول ہوئی اس وقت تک آلیور کو تاریک کمرے میں رکھا گیا. شام کو ایک گھنٹے کے لیے باہر نکال کر سب بچوں کے سامنے ٹھنڈے پتھر کے ہال میں لاکر مارا جاتا تاکہ سب کو سبق حاصل ہو آخرکار ایک آجر جس کا نام مسٹر سوربری تھا یتیم خانے میں آیا مسٹر سوربری تابوت بناتے تھے انھیں اپنے کارخانے میں اپنی مدد کے لیے ایک لڑکے کی ضرورت تھی۔ آلیور نے اپنی سب چیزیں رومال میں باندھ کر اپنی بغل میں دبالیں اور یتیم خانے سے مسٹر سوربری کی دوکان چلا گیا۔

www.taemeernews.com

مسٹر سوربری دُبلے پتلے بد اخلاق آدمی تھے۔ اُن کی بیوی بھی ایسی ہی تھی۔ وہ جتنے لمبے تھے وہ اُتنی ہی پستہ قد تھی۔ دونوں بے رحم اور ظالم تھے۔ اُنھوں نے پہلے ہی دن سے آلیور پر ظلم کرنا شروع کر دیا کیونکہ مسٹر بمبل نے آلیور کے خلاف اُن کے کان اچھی طرح سے بھرے تھے۔ مسز سوربری آلیور پر کڑی نگاہ رکھتی تھیں اس نے مسٹر بمبل سے شکایت کرتے ہوئے کہا،

"یہ بہت چھوٹا ہے۔"

"ہاں۔ یہ بڑا ہو جائے گا۔"

"ہاں یہ ہمارا کھانا کھا کر بڑا ہوگا۔ میں اچھی طرح جانتی ہوں ان یتیم خانے کے بچوں کو جو ہمیشہ کھانے پینے کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔ لیکن کیا وہ کام بھی کرتے ہیں؟"

مسز سوربری نے آلیور کو دھکا دے کر کہا،

"ہڈیوں کی مالا نیچے اترو۔"

زینہ اتر کر آلیور تاریک اور سیلے ہوئے کمرے میں پہنچا جہاں ایک گندی میلی کچیلی سی لڑکی بیٹھی تھی یہ شارلٹ سوربری تھی۔

"شارلٹ! گوشت کے ٹکڑے جو میں نے کتے کے لیے رکھوائے تھے کہاں ہیں؟ وہ اس لڑکے کو دے دو۔"

شارلٹ نے گوشت کے ٹکڑوں سے بھری ہوئی ایک پلیٹ آلیور کے آگے کھسکا دی جس کو دیکھ کر آلیور کی آنکھوں میں چمک آگئی بھوک کی وجہ سے وہ سب کھا گیا۔

مسز سوربری جو خوف زدہ نگاہوں سے اُسے دیکھ رہی تھی بولیں۔

"ہم برباد ہو جائیں گے اگر یہ اسی طرح کھاتا رہا۔"

جب آلیور کھا چکا تو مسز سوربری اُسے مدھم لیمپ کی روشنی میں زینے کے اوپر کارخانے میں لے گئی اور کاؤنٹر کی طرف اشارہ کر کے

www.taemeernews.com

آلیور سے کہا:

"اس کے نیچے تمہارا بستر ہے تم تابوتوں کے درمیان سوؤگے۔ امید ہے تم کچھ خیال نہیں کروگے کیوں کہ ہمارے پاس کوئی اور جگہ نہیں ہے"۔

یہ کہہ کر وہ چلی گئی آلیور کو تابوتوں کے درمیان اکیلا چھوڑ کر۔

غریب آلیور ڈر کی وجہ سے کپکپا رہا تھا۔

ان تابوتوں میں تو مردے ہوتے ہیں اور اُن کے بھوت ہوتے ہیں۔ اس کے سونے کے بعد وہ کفن سے باہر آجائیں گے۔

اس ڈر کی وجہ سے وہ بہت دیر تک جاگتا رہا۔

آخر صبح کے قریب بڑی مشکل سے اُس کی آنکھ لگ گئی۔ کسی نے دوکان کے دروازے پر لات ماری۔ آلیور کی آنکھ کھل گئی۔ وہ دروازہ کھولنے کے لیے بھاگا۔ اس کے ہاتھ ٹھنڈے تھے وہ آہستہ سے زنجیر کھول رہا تھا۔

غصہ میں بھری آواز آئی۔

"جلدی کرو میں تمہارا انتظار نہیں کرسکتا۔"

"جناب میں آرہا ہوں۔ ایک منٹ۔"

"میرا خیال ہے کہ تم یتیم خانے کے لڑکے ہو۔"

"جی جناب"

"تمہاری عمر کیا ہے؟"

"دس سال۔"

"میں اندر آکر تمہارے ایک لات ماروں گا۔"

بولنے والے نے سیٹی بجاتے ہوئے خوشی سے کہا۔

آخرکار آلیور دروازہ کھولنے میں کامیاب ہوگیا۔ باہر ایک بڑا اور موٹا لڑکا کھڑا تھا۔ آلیور نے یہ سوچ کر کہ شاید وہ کوئی گاہک ہے۔ اُس سے پوچھا۔

www.taemeernews.com

"جناب کیا آپ کو تابوت کی ضرورت ہے۔"

"جب تم کو ختم کردوں گا تب مجھے تابوت کی ضرورت ہوگی۔"

موٹے لڑکے نے کہا۔

"کیا تم جانتے ہو میں کون ہوں ؟ اے حقیر لڑکے !"

موٹے لڑکے نے سوال کیا۔

"میں نو آ کلے پول ہوں تم میرے ماتحت کام کرو گے اور میں دیکھوں گا کہ تم کیسے محنت نہیں کرو گے۔ کھڑکیاں کھولو حقیر لڑکے !"

اُس نے آلیور کے ایک لات ماری اور زینہ سے اُتر کر باورچی خانے میں ناشتہ کرنے چلا گیا۔ آلیور بھی اس کے پیچھے چل دیا۔

شارلٹ نو آ پر بہت مہربان تھی۔

"آؤ آگ کے پاس بیٹھ جاؤ پیارے نو آ ! تمھیں میں ناشتے میں اچھے سور کے گوشت کے نمکین سوکھے ٹکڑے دوں گی۔"

شارلٹ آلیور سے جلتی تھی۔ اس نے کمرے کے ٹھنڈے کونے میں ایک صندوق کی طرف اشارہ کرکے کہا۔

"جاؤ اُس پر بیٹھ جاؤ۔"

"کیا تم نے سنا نہیں حقیر لڑکے ؟" نو آ نے کہا۔

شارلٹ نے سوچا کہ یہ ایک اچھا مذاق ہے۔ وہ دل کھول کر ہنسی۔ آلیور ٹھنڈ میں بیٹھا کھا رہا تھا اور وہ دونوں اس کا مذاق اُڑا رہے تھے۔

کافی دنوں اور مہینوں تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ آلیور پر سب ظلم کرتے تھے۔ وہ خاموشی سے برداشت کرتا رہا۔ پھر ایک دن اس نے سب کو حیران کر دیا۔

وہ سوچتے تھے کہ وہ اُن سے ڈرتا ہے اور تھا بھی ایسا ہی۔ لیکن ایک دن اُس نے اپنے اندر ہمت پیدا کر کے دکھا دی۔

www.taemeernews.com

۳

آلیور پر اتنا ظلم ہوا کہ وہ بھاگ گیا

عشائیہ کا وقت تھا آلیور اور نوآ کلے پول باورچی خانے میں بیٹھے کھانے کا انتظام کر رہے تھے۔ ہمیشہ کی طرح نوآ کا مزاج خراب تھا۔ وہ آلیور کو غصہ دلانے کی ہر ممکن کوشش کر رہا تھا۔ اُس نے اپنے پاؤں میز پر رکھ چھوڑے تھے۔ پھر اُس نے آلیور کے بال نوچے چٹکی لی اور لات ماری۔ وہ یہ سب اس لیے کر رہا تھا کہ آلیور روئے چلّائے لیکن آلیور پھر بھی نہیں رویا۔ آخر اُس نے آلیور سے پوچھا:

”حقیر لڑکے! تمھاری ماں کیسی ہے؟“

”وہ مر چکی ہے تم اس کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتے۔“

”حقیر لڑکے وہ کیسے مر گئی۔“

”اس کا دل ٹوٹ گیا تھا۔“ آلیور نے اس سے کہا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

نوآ ہنسا ”روتا بچہ۔ روتا بچہ! یہ اپنی ماں کے لیے رو رہا ہے۔“

”میری ماں کے بارے میں کچھ مت کہو۔ تمھارے لیے اچھا ہے کہ خاموش.....“

”میرے لیے اچھا ہے۔ کیا میں خاموش ہو جاؤں! حقیر لڑکے تم بہت گستاخ ہوتے جا رہے ہو مجھے حیرت ہے کہ تم اتنی چھوٹی عمر میں کتنے بے ادب ہو۔ مجھے اپنی ماں کے بارے میں بتاؤ کیا وہ حقیقت میں ایک بری عورت.....“

www.taemeernews.com

آلیور نے اُسے گھورتے ہوئے پوچھا۔
"تم نے کیا کہا؟"
"میں نے یہ کہا کہ وہ حقیقت میں ایک بُری عورت تھی۔ یہ اچھا ہوا کہ وہ مرگئی اگر ایسا نہ ہوتا تو اس کو سزا ملتی۔ یہ بات یقینی ہے کہ وہ ..."
آلیور نے اتنا موقعہ ہی نہ دیا کہ وہ آگے کچھ بولے۔ اس نے جھپٹ کر اس کا گلا دبوچ لیا اور اُسے فرش پر ٹپک دیا۔
نوآ خوف سے چلایا۔
"بچاؤ! بچاؤ! شارلٹ!
شارلٹ اور مسز سوربری بھاگ کر باورچی خانے میں آئیں انھوں نے آلیور کو پکڑ کر مارا۔ نوآ نے بھی آ کر اُن کی مدد کی آخر جب وہ مارتے مارتے تھک گئے تو اس کو کھینچ کر برا بھلا کہتے ہوئے بڑی مشکل سے ایک تاریک تہہ خانے میں بند کر دیا۔
مسز سوربری ایک کرسی پر گر کر زار و قطار رونے لگی۔
شارلٹ چلائی۔ "وہ بے ہوش ہو رہی ہیں۔ نوآ جلدی سے ایک گلاس پانی لاؤ۔"
مسز سوربری ہوش میں آتے ہی چلائی۔
شارلٹ! شارلٹ! وہ ہم سب کو سوتے میں ضرور مار ڈالے گا۔"
شارلٹ نے کہا۔
"نوآ بیچارہ تو مرچکا ہوتا اگر ہم یہاں نہ ہوتے۔"
"بیچارہ نوآ۔"
مسز سوربری نے اس کی طرف ہمدردی سے دیکھتے ہوئے کہا پھر پوچھا "اب ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟ مسٹر سوربری ابھی گھنٹوں واپس نہیں آئیں گے۔"

www.taemeernews.com

آلیور نے ایک منٹ میں دروازے پر لاتیں مارنی شروع کر دیں۔
"اس کا مطلب ہے کہ وہ ہم سب کو مار ڈالے گا۔ میں جانتی ہوں وہ ایسا ہی کرے گا۔ نوآ بھاگ کر یتیم خانے جاؤ اور مسٹر بمبل کو بلا کر لاؤ۔"
نوآ بھاگتا ہوا یتیم خانے پہنچا۔ اس نے سانس لیے بغیر کہا۔
"مسٹر بمبل! مسٹر بمبل! جناب! آلیور ٹوئسٹ پاگل ہو گیا ہے۔ اس نے مجھے مار ڈالنے کی کوشش کی اور شارلٹ اور مسز...... وہ ہم سب کو مار ڈالے گا اگر آپ میرے ساتھ نہیں چلے۔"
مسٹر بمبل نے جلدی سے اپنی لکڑی اٹھائی اور تابوت بنانے والے کے یہاں چلے گئے۔
تہہ خانے کے پرانے دروازے پر آکر انھوں نے زور سے آواز دی
"آلیور ٹوئسٹ۔"
"مجھے یہاں سے باہر نکالو!"
"تم جانتے ہو میں کون ہوں؟"
"ہاں۔"
"اور پھر بھی تمھیں ڈر نہیں۔"
"نہیں میں نہیں ڈرتا۔"
مسٹر بمبل کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا وہ حیرت سے سب کی طرف دیکھنے لگے۔
مسز سوربری نے کہا۔
"یہ لڑکا پاگل ہو گیا ہے اگر پاگل نہ ہوتا تو اس کو اس طرح بولنے کی جرأت نہ ہوتی۔ جناب وہ پاگل ہے۔"
مسٹر بمبل بہت سنجیدہ دکھائی دے رہے تھے۔ انھوں نے سوچتے ہوئے کہا۔

www.taemeernews.com

"خاتون۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یہ پاگل پن نہیں گوشت کا کرشمہ ہے۔"
"گوشت!" مسز سور بری نے حیرت اور تعجب سے کہا۔
"ہاں گوشت محترمہ کیا تم اس لڑکے کو گوشت کھانے کو نہیں دیتی ہو۔"
"اچھا! ہاں! تو پھر"
"اگر تم اس لڑکے کو شوربہ دیتیں تو یہ واقعہ کبھی نہیں ہوتا۔ یہ سارا فساد گوشت کا پیدا کیا ہوا ہے۔"
مسز سور بری نے حیرانی سے کہا۔
"یہ سب اس لیے ہوا کہ میں اس پر بہت مہربان تھی۔"
"اس کو دو تین دن یہیں رہنے دو۔ جب وہ باہر آئے تو اس کو گوشت کبھی نہیں دینا اگر تم نے ایسا کیا تو تمھیں ایک دن ہاتھ ملنا پڑے گا۔ وہ ایک بُرے خاندان سے ہے ــــــ محترمہ اس کی ماں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔"
آلیور نے پوری طاقت سے دروازے پر لاتیں مارنا شروع کر دیں۔
اب مسٹر سور بری بھی واپس آچکے تھے۔ سب نے انھیں اس واقعہ کے بارے میں بتایا۔ انھوں نے آلیور کو تہہ خانے سے باہر گھسیٹا۔
"اب بتاؤ کیا ہوا ہے؟"
انھوں نے بری طرح کانپتے ہوئے لڑکے سے پوچھا۔
آلیور نے کہا۔
"اس نے میری ماں کو بُرا کہا تھا۔"
مسٹر سور بری نے کہا۔
"وہ اس لائق تھی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ بُری تھی۔"
"وہ ایسی نہیں تھی۔ وہ ایسی نہیں تھی یہ جھوٹ ہے۔"
مسز سور بری زار و قطار رونے لگیں۔
مسٹر سور بری نے آلیور کو بے رحمی سے مارنا شروع کر دیا۔

www.taemeernews.com

آخر کار جب آلیور تابوتوں کے درمیان اپنے بستر میں لیٹا تو اُس نے رونا شروع کر دیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ روتے روتے اس کا دل پھٹ جائے گا۔ وہ تمام رات روتا رہا۔ جب صبح ہوئی تو اُس نے اپنے آنسو پونچھے اس نے تہیہ کرلیا کہ وہ بھاگ جائے گا۔ اس نے اپنی تمام چیزیں رومال میں باندھیں اور خاموشی سے دوکان کا دروازہ کھول کر گلی میں نکل گیا۔

۴

آلیور کی آرٹفل ڈوجر سے ملاقات ہوئی جو اُس کو فیگن کے پاس لے گیا

آلیور تیزی سے تنہا جا رہا تھا جب کبھی کوئی گاڑی یا کار اُس کے نزدیک آتی وہ جلدی سے چھپ جاتا آٹھ بجے تک وہ قصبے سے سات میل دور پہنچ گیا تھا وہ سستانے کے لیے تھوڑی دیر بیٹھ گیا۔ قریب ہی لگے ہوئے سنگِ میل کو دیکھنے سے اُسے معلوم ہوا کہ وہ لندن سے ستر میل دور ہے۔

لندن!

یتیم خانے میں اُس نے بوڑھے آدمی سے لندن کے بارے میں عجیب و غریب کہانیاں سنی تھیں۔ اس نے سوچا کیا ایک لڑکے کو اتنے بڑے شہر میں کام مل جائے گا۔ لندن اتنا بڑا شہر ہے کہ مسٹر سور بری اس کو وہاں کبھی تلاش نہیں کرسکیں گے۔ لندن جانا ہی اُس نے اپنے لیے مناسب سمجھا۔

آلیور لندن جانے کے لیے تیار ہو گیا۔ اُس کی جیب میں سوائے ایک سوکھی روٹی کے کوئی چیز نہیں تھی۔ جب وہ ختم ہو گئی تو اُس کو کھانا مانگ

www.taemeernews.com

کر کھانا پڑا ۔ جہاں کہیں اُس کو جائے پناہ ملتی وہ وہیں سو جاتا اور جب موسم اچھا ہوتا وہ کھیت میں یا کسی سائبان کے نیچے سو جاتا۔ اس کے کپڑے پھٹ گئے تھے۔ اُس کو ٹھنڈ لگتی تھی وہ بہت تھکا ہوا تھا اور بھوکا تھا۔ اُس کے پاؤں پھٹ گئے تھے اور اُن سے خون بہہ رہا تھا۔ لیکن پھر بھی وہ لگاتار سات دن تک چلتا رہا۔ ایک دن صبح سویرے وہ بُرنٹ کے ایک چھوٹے قصبے میں داخل ہوا جو لندن سے زیادہ دور نہیں تھا۔

یہ سوچ کر کہ اب اُس سے اور آگے نہیں چلا جاسکتا وہ ایک دروازے کی سیڑھیوں پر بیٹھ گیا اتنی صبح بھی وہاں پر کچھ آدمی موجود تھے۔ آلیور اتنا تھکا ہوا تھا کہ اس نے کسی کی طرف دھیان نہیں دیا۔ لیکن اچانک اُس کا دھیان ایک لڑکے کی طرف گیا جو اس کے پاس سے گزر کر دوبارہ واپس آیا تھا۔ وہ دیکھنے میں بڑا عجیب و غریب تھا۔ آلیور سے زیادہ عمر کا نہیں تھا لیکن دیکھنے میں ایک چھوٹا سا آدمی لگتا تھا۔ وہ کسی آدمی کے کپڑے پہنے ہوئے تھا۔ جو اس کے بدن پر ڈھیلے تھے۔ اُس کی آنکھیں چھوٹی اور تیز تھیں اور وہ بے ایمان لگتا تھا۔

اجنبی لڑکا آلیور کے قریب آیا اور کہا۔

"ہیلو تمھیں کیا پریشانی ہے ؟"

www.taemeernews.com

آلیور نے کہا۔

" مجھے راستہ چلتے ہوئے سات دن ہو گئے۔ میں بہت بھوکا ہوں۔ "

" میں خود بہت غریب ہوں۔ اچھا! تم فکر مت کرو میری جیب میں ایک شیلنگ ہے آؤ کچھ ناشتہ کریں۔ "

اُس نے آلیور کو اُٹھنے میں مدد دی پھر اس کو قریب کے ہوٹل میں لے گیا۔ آلیور نے ایک بھوکے بھیڑیئے کی طرح کھایا۔ جب وہ کھا چکا تو اجنبی نے اس سے سوال پوچھنے شروع کیے۔

" لندن جا رہے ہو؟ "

" ہاں "

" کیا کوئی ٹھکانہ ہے؟ "

" نہیں۔ "

" وہاں کسی کو جانتے ہو؟ "

" نہیں۔ "

لڑکے نے سیٹی بجائی۔

" نوجوان چھوکرے تمھاری حالت بہت خستہ ہے۔ لیکن فکر مت کرو۔ میں ایک بوڑھے شریف آدمی کو جانتا ہوں جو لندن میں رہتا ہے تم اُس کے ساتھ رہ سکتے ہو۔ وہ تمھارے لیے کوئی کام تلاش کر دے گا۔ "

آلیور نے کہا۔

" سچ مچ تمھاری بڑی مہربانی ہے کہ تم نے میری مدد کی تمھارا بہت بہت شکریہ ..... تمھارا کیا نام ہے؟ "

" ڈاکنس جیک، ڈاکنس میرا نام ہے لیکن میرے دوست مجھے آرٹفل ڈوجر کہتے ہیں۔ میں حقیقت میں ایک چالاک لڑکا ہوں۔ میں ...... تمھارا کیا نام ہے؟ "

www.taemeernews.com

"آلیور ٹوئسٹ۔"

"اچھا آلیور اب ہم چلنے کے قابل ہو گئے۔ آؤ۔"

دونوں لڑکے لندن کے لیے تیار ہو گئے۔

جب وہ وہاں پہنچے تو رات زیادہ ہو گئی تھی۔ آلیور کو ڈوجر کئی اندھیری اور گندی گلیوں میں لے گیا۔

کیا لندن ایک بری جگہ ہے! آلیور یہ سوچ کر ڈرنے لگا۔

پھر ڈوجر نے ایک دروازہ دھکیل کر کھولا اور آلیور کو کھینچ کر اندر لے گیا اس نے کہا۔

"یہ جگہ ہے ان سیڑھیوں سے اوپر چلو۔"

گندی اور ٹوٹی ہوئی سیڑھیوں پر چلنے میں اس نے آلیور کی مدد کی اوپر پہنچ کر اس نے ایک دروازہ کھولا اور اس کو ایک چھوٹے کمرے میں لے گیا۔ کمرے کی دیواریں اور چھت بہت پرانی اور دھوئیں سے کالی تھیں۔ ایک دھوئیں والی آگ جل رہی تھی۔ اس کے سامنے میز پر روٹی، کچھ مکھن اور کچھ گندی پلیٹیں اور پیالیاں رکھی تھیں۔ آگ کے اوپر فرائی پان میں کچھ سموسے تلے جا رہے تھے۔ ایک میلا کچیلا آدمی ایک لمبا کانٹا اپنے ہاتھ میں لیے کھڑا تھا۔ اس کا مجرموں جیسا چہرہ لمبے بالوں میں چھپا ہوا تھا۔ اس کے سر کے اوپر ریشمی رومالوں کی الگنی لٹک رہی تھی۔ دیواروں کے سہارے توشکیں رکھی تھیں۔ پانچ لڑکے میز کے چاروں طرف بیٹھے تھے۔ وہ عمر میں ڈوجر کے برابر تھے۔ لیکن پائپ پی رہے تھے۔ یہ لڑکے اپنی جگہ سے اٹھ کر ڈوجر کے چاروں طرف اکٹھے ہو گئے۔ جو بوڑھے آدمی کے کان میں کچھ چپکے چپکے کہہ رہا تھا۔ پھر ڈوجر نے زور سے کہا۔

"یہ فیگن ہے اور یہ میرا دوست آلیور ٹوئسٹ ہے۔"

فیگن نے بڑے تپاک سے اس سے ہاتھ ملایا اور کہا۔

www.taemeernews.com

"مجھے تم سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔" پھر وہ لڑکوں کی طرف مڑ کر بولا۔
"میرے عزیزو آلیور سے ہاتھ ملاؤ۔"
لڑکے آلیور کے چاروں طرف جمع ہو گئے وہ ہنس رہے تھے اور ایک دوسرے کو دھکے دے رہے تھے۔ بوڑھے آدمی نے اپنا کانٹا لہرا کر لڑکوں کو پیچھے دھکا دیا۔ "میرے عزیزو پیچھے ہٹ کر کھڑے ہو جاؤ۔"
ڈوجر نے آگ کے پاس ایک کرسی گھسیٹ کر آلیور کو بٹھا دیا۔
"یہ سموسے اس کو دو۔"
آلیور آگ کے پاس بیٹھا کھانا کھا رہا تھا۔ پھر اس نے ریشمی رومالوں کی طرف دیکھ کر سوچا کہ کتنے خوب صورت ہیں!
فیگن نے اُس کے خیالات پڑھ لیے۔

www.taemeernews.com

"میرے عزیز یہ ہمارے رومال ہیں بس انھیں دھونے کی کسر ہے۔"
آلیور حیران ہوا کہ لڑکے قہقہہ مار کر کیوں ہنس رہے ہیں۔
بوڑھے نے کہا۔
ڈوجر ایک پیالی میں کچھ لے کر آلیور کے پاس آیا آلیور نے پوچھا۔"یہ کیا ہے ؟"
"گرم شراب اور پانی ہے۔"
آلیور نے حیرت سے دیکھا۔
"افسوس! میں نہیں پی سکتا..... میں نے یہ کبھی نہیں پی۔"
بوڑھے نے کہا۔
"میرے عزیز اس کو پی جاؤ یہ تم کو اچھا کر دے گی۔ پی جاؤ تاکہ پیالہ دوسرے شخص کے لیے خالی ہو جائے۔"
آلیور نے اس کو پی لیا۔ تین منٹ میں وہ گہری نیند سو گیا۔

⑤

آلیور فیگن کا شاگرد بن گیا

دوسری صبح آلیور دیر تک سوتا رہا۔ اس نے اپنی آنکھیں کھولیں لیکن اُسے اتنی نیند آرہی تھی کہ وہ ہل تک نہ سکا۔ وہ آدھا سوتا آدھا جاگتا لیٹا رہا۔ کمرے میں سوائے فیگن کے کوئی نہیں تھا جو آگ کے پاس کھڑا ہوا کافی بنا رہا تھا۔ اُس نے آلیور کی طرف دیکھا جو ابھی تک خاموش لیٹا تھا۔ پھر اُس نے خاموشی سے دروازہ بند کر کے تالا لگا دیا۔ اور جھک کر فرش کی ایک اینٹ اُٹھائی جس کے نیچے ایک سوراخ تھا۔ اُس میں سے ایک ڈبہ نکالا میز پر رکھ کر احتیاط سے اُسے کھولا اور ایک ایک کر کے اس کی چیزیں باہر نکالیں۔ آلیور حیرانی

www.taemeernews.com

سے اُسے دیکھ رہا تھا۔ بوڑھے نے سونے کی ایک گھڑی اُٹھائی جس میں ہیرے چمک رہے تھے۔ بوڑھا ہنسا "کتنی خوب صورت ہے" پھر اُس نے دوسری گھڑی نکال کر اُس کا جائزہ لیا۔ انگوٹھیاں، نکلس، پہنچیاں اور بروچ نکالے جنھیں بڑی محنت اور حفاظت سے رکھا گیا تھا۔ پھر وہ اچانک آلیور کی طرف مڑا جو اس کو دیکھ رہا تھا۔ آلیور نے سب کچھ دیکھ لیا تھا وہ جاگ رہا تھا۔ فیگن نے روٹی کاٹنے والی چھری اُٹھائی اور اس کی طرف جھپٹا۔

"تم مجھے دیکھ رہے ہو! تم نے کیا دیکھا ہے؟ مجھے بتاؤ! جلدی سے مجھے بتاؤ۔"

بوڑھا اس کے چھری مارنے لگا۔

"جناب میں .... میں ..... سو نہ سکا میں جاگ گیا..... جناب مجھے معاف کر دیجیے۔"

"کیا تم ایک گھنٹے پہلے جاگے تھے؟"

"نہیں جناب۔"

"کیا تم سچ کہہ رہے ہو؟"

فیگن نے اُس سے پوچھا اور اپنی چھری اُس کے گلے پر رکھ دی۔

"جناب میں سچ کہہ رہا ہوں۔"

"اچھا! میرے عزیز پھر صحیح ہے۔ میں تم سے مذاق کر رہا تھا۔"

اس نے اپنی چھری واپس میز پر رکھ دی۔

"میں تم کو ڈرانے کی کوشش کر رہا تھا۔ تم...... تم ایک بہادر لڑکے ہو۔ آہا! ہاہا! تم ایک بہادر لڑکے ہو۔" اور اپنے ہاتھ ملنے لگا۔ پھر اُس نے اچانک پوچھا۔

"کیا تم نے میری قیمتی چیزیں دیکھی ہیں؟"

"ہاں جناب"

www.taemeernews.com

فیگن پیلا پڑ گیا اُس نے کہا۔

" وہ سب میری ہیں۔ میں نے اُن کو اپنے بڑھاپے کے لیے رکھا ہے جب میں بوڑھا ہو جاؤں گا تب مجھ کو ان کی ضرورت ہوگی۔ میرے عزیز میں جلدی ہی بوڑھا ہو جاؤں گا۔ جب میں کوئی کام نہ کرسکوں گا تو اس وقت مجھے زندہ رہنے کے لیے کچھ چیزیں رکھنا چاہئیں۔ کیا یہ میرے لیے ضروری نہیں ہے؟"

آلیور نے آہستہ سے جواب دیا۔

" ہاں جناب" پھر اس نے پوچھا " کیا میں اب کھڑا ہو جاؤں۔"

" ضرور میرے دوست ضرور۔ پانی کا جگ اُس کونے سے اٹھا لاؤ۔ میں تمھیں منہ دھونے کے لیے سلفچی دیتا ہوں۔"

آلیور گیا جب وہ پانی لے کر مڑا تو اُس نے دیکھا وہ ڈبہ غائب ہو گیا تھا۔ آلیور نے ابھی مشکل سے منہ بھی نہیں دھویا تھا کہ آرٹفل ڈوجر اپنے ایک ساتھی کے ساتھ اندر آیا۔ اُس کا نام چارلی بیٹس تھا۔ وہ سب اکٹھے ناشتہ کرنے بیٹھ گئے۔ آلیور کو ناشتہ بہت مزے کا لگا کیوں کہ گرم کافی اور گرم روٹی کے علاوہ خشک نمکین ران بھی تھی۔

" اچھا میرے دوستو!" فیگن نے ڈوجر اور چارلی بیٹس سے پوچھا۔ " مجھے امید ہے کہ تم آج صبح سے کام کرو گے۔"

" ہاں انھیں دیکھو" ڈوجر نے چمڑے کی جیبی کتابیں فیگن کو دیں۔ فیگن نے انھیں اندر باہر سے اچھی طرح دیکھا۔

" یہ بہت خوب صورت بنی ہیں۔ حالانکہ یہ اتنی بھاری نہیں ہیں جتنی کہ ہونی چاہئیں۔"

اُس نے آلیور کی طرف مڑ کر پوچھا۔

ڈوجر ایک چالاک کام کرنے والا ہے کیا ایسا نہیں ہے؟"

" ہاں جناب بہت" آلیور نے کہا۔

www.taemeernews.com

آلیور کو یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ وہ دونوں لڑکے قہقہے لگا رہے تھے۔
چارلی بیٹس نے حیرت سے کہا۔
"یہ بہت سادہ لوح ہے۔"
فیگن نے کہا "اچھا چارلی بتاؤ تمہارے پاس کیا ہے؟"
چارلی نے اُسے چار ریشمی رومال دکھائے۔ فیگن نے انھیں غور سے دیکھا اور اپنے ہاتھوں کو ملتے ہوئے کہا۔
"ہاں یہ اچھے ہیں لیکن مجھے ڈر ہے کہ نشانات پہچان لیے جائیں گے ہم نوجوان آلیور کو سکھائیں گے۔"
دوبارہ آلیور کو لڑکوں کے قہقہوں پر حیرت ہوئی۔ فیگن آلیور کی طرف مڑا۔
"کیا تم نشانات کو ختم کرنا پسند کرو گے؟"
"ہاں جناب۔"
یہ جواب سن کر بھی لڑکے ہنسنے لگے۔ چارلی بیٹس نے کہا۔
"یہ بہت ناتجربہ کار ہے۔"
ناشتہ ہنسی خوشی ختم ہو گیا۔ فیگن نے اونچی آواز میں ڈوجر اور اُس کے ساتھی سے پوچھا۔
"کیا ہم آلیور کو اپنا کھیل دکھائیں لڑکو؟"
وہ آلیور کی طرف مڑا۔
"میرے دوست کیا تم ایک مزیدار کھیل کھیلنا پسند کرو گے؟"
"اوہ! ہاں جناب۔"
وہ ایک عجیب و غریب کھیل کھیلتے ہیں۔ فیگن نے اپنی ایک جیب میں گھڑی اور دوسری جیب میں ایک جیبی کتاب رکھی۔ پھر وہ یہ کوشش کرنے لگا جیسے وہ ایک بوڑھا شریف آدمی ہے جو راستہ چلتے ہوئے اِدھر اُدھر دیکھتا جا رہا ہے پھر وہ رُکتا ہے جیسے وہ ایک دوکان کی طرف دیکھ رہا ہے۔

www.taemeernews.com

چارلی اور ڈوجر اس کے پیچھے سائے کی طرح رینگتے ہیں جب فیگن رُکتا ہے تو وہ بھی رُک جاتے ہیں۔ جب وہ چلتا ہے تو وہ بھی اُس کے پیچھے چلنے لگتے ہیں۔ اچانک ڈوجر نے اس کے پیر کے اوپر پیر مارا۔ چارلی نے بوڑھے آدمی کو پیچھے سے دھکا دیا اسی وقت لڑکوں نے اس کی جیب سے گھڑی اور جیبی کتاب نکالی۔ یہ سب کچھ اتنی پھرتی سے ہوا کہ آلیور کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا۔ لیکن فیگن اتنا مسخرا لگ رہا تھا کہ آلیور کو اس پر ہنسی آگئی۔ اور ہنستے ہنستے اُس کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ وہ یہ کھیل بار بار کھیلتے رہے پھر فیگن نے آلیور سے کہا۔

www.taemeernews.com

"اب تم کوشش کرو میرے دوست۔"
اس نے ایک ریشمی رومال اپنی جیب میں رکھا۔
"دیکھو کیا تم اس کو ایسے نکال سکتے ہو کہ مجھے خبر نہ ہو۔"
آلیور بوڑھے آدمی کو خوش کرنے کے لیے راضی ہو گیا۔ اور اس کا پیچھا کرنے لگا۔ جیسا کہ ڈوجر نے کیا تھا۔ اُس نے ایک ہاتھ سے فیگن کی جیب کا کونہ پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے رومال نکال لیا۔
فیگن نے حیرانی سے پوچھا "کیا نکال لیا؟"
"دیکھیے جناب میں نے اس کو نکال لیا۔"
"تم ایک ہوشیار لڑکے ہو میرے دوست،" فیگن نے اپنے ہاتھوں کو ملتے ہوئے کہا۔
"یہ ایک شیلنگ تمھارا انعام ہے۔ اگر تم اسی طرح کرتے رہے تو ایک دن بڑے آدمی بن جاؤ گے۔"
دوبارہ اس نے اپنے ہاتھوں کو ملتے ہوئے عیاری سے مسکرا کر آگے کہا۔
"لیکن پہلے تمھیں بہت سیکھنا پڑے گا۔ تمھارے لیے بہتر ہوگا کہ ان رومالوں کے نشانات کا پتہ چلانا سیکھو۔ یہاں آؤ میں تمھیں سکھاؤں گا۔"
آلیور فوراً اس کام میں مصروف ہو گیا۔

٦

چور کو پکڑو

کافی دنوں تک آلیور فیگن کے کمرے میں کام میں مصروف رہا۔ وہ مزے دار کھیل بار بار کھیلا جاتا یہاں تک کہ آلیور کا دل چاہنے لگا کہ وہ تازہ

www.taemeernews.com

ہوا میں سانس لے۔ اس نے فیگن سے کہا کہ اس کو بھی چارلی بیٹس اور ڈوجر کے ساتھ کام کرنے کے لیے بھیج دے۔

آخرکار فیگن راضی ہو گیا کہ ایک صبح اس نے تینوں کو ساتھ بھیج دیا۔ ڈوجر اور اس کا ساتھی آہستہ آہستہ جا رہے تھے۔ اکثر وہ رُک جاتے تھے۔ آلیور یہ سوچ کر حیران تھا۔

کیا یہ کام کرتے جا رہے ہیں یا نہیں؟

اچانک ڈوجر نے اُس سے کہا "اس طرف دیکھو۔"

اُس نے بوڑھے آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو کتابوں کی ایک ددکان کے سامنے کھڑا ہوا تھا۔ بوڑھا آدمی بہت دلچسپی سے کتاب پڑھ رہا تھا۔ آلیور نے پوچھا۔

"کیا بات ہے؟"

"تم یہاں کھڑے رہو چارلی اِدھر آؤ۔"

ڈوجر اور چارلی خاموشی سے بوڑھے آدمی کی طرف چلے گئے۔ پھر چاروں طرف دیکھنے لگے۔ گلی میں سوائے آلیور کے کوئی نہیں تھا۔

ڈوجر نے اپنا ہاتھ بوڑھے آدمی کی جیب میں ڈال کر اس کا رومال باہر نکال لیا۔ اس وقت آلیور سمجھ گیا کہ یہ لڑکے چور ہیں! اور وہ پُر لطف کھیل چوری کی مشق تھی! فیگن اس کو چوری کرنا سکھا رہا تھا!

آلیور دہشت زدہ کھڑا رہا۔ پھر اس نے اپنی پوری طاقت سے بھاگنا شروع کر دیا۔ اسی وقت بوڑھے آدمی نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کر دیکھا کہ اس کا رومال نہیں ہے اس نے اِدھر اُدھر دیکھا تو آلیور بھاگتا ہوا نظر آیا۔

"چور! چور!" وہ چلایا اور اس کے پیچھے بھاگا۔

ڈوجر اور چارلی نے شور سنا تو وہ بھی چیخنے لگے۔

"چور کو پکڑو! چور کو پکڑو!"

www.taemeernews.com

لوگ اپنے اپنے گھروں سے نکل کر شور کرتے ہوئے آلیور کے پیچھے بھاگنے لگے۔

”چور کو پکڑو۔“

جلدی ہی ایک بڑی بھیڑ آلیور کے پیچھے بھاگنے لگی۔

آلیور جتنا تیز بھاگ سکتا تھا بھاگا۔ اس کا دل خوف سے کانپ رہا تھا اس کا چہرہ پسینے سے بھیگ رہا تھا اور سانس پھول رہا تھا۔

بھیڑ اس کے قریب آتی جا رہی تھی ایک آدمی نے آلیور کے سر پر چوٹ ماری جس سے غریب آلیور گلی کے فرش پر گر پڑا اور اس کے چاروں طرف بھیڑ کھڑی ہوگئی۔

بوڑھا شریف آدمی بھیڑ کو چیر کر آگے بڑھا اور چیخ کر بولا۔

”پیچھے ہٹو اسے تازہ ہوا تو لینے دو۔“

ایک سپاہی نے آکر آلیور کا کالر پکڑ کر کھڑا کر دیا۔

غریب آلیور نے فریاد کی۔

”میں وہ نہیں ہوں جناب ..... وہ دونوں دوسرے لڑکے ہیں۔“

سپاہی نے اُسے جھنجھوڑتے ہوئے کہا، ”سچ“

”اس کو گزند نہ پہنچاؤ“ شریف بوڑھے آدمی نے کہا۔

”نہیں جناب میں اس کو کوئی گزند نہیں پہنچاؤں گا۔“

سپاہی نے کہا پھر آلیور کو سختی سے پکڑتے ہوئے کہا۔

”میرے ساتھ چلو! میں تمھیں جانتا ہوں تم چھوٹے شیطان ہو۔ پولیس چوکی چلو!“

آلیور کو گھسیٹ کر پولیس چوکی لے جایا گیا۔

کچھ لوگوں نے کہا ”اس کی سزا یہی ہے۔“

لیکن بوڑھے شریف آدمی کو اس پر رحم آگیا اور وہ اس کے پیچھے پیچھے

www.taemeernews.com

پولیس چوکی گیا۔

جج کے سامنے آلیور اور بوڑھا شریف آدمی کھڑے تھے۔ مسٹر فانگ جج کا مزاج اُس دن بہت خراب تھا۔ بوڑھے نے جس کا نام براؤن لو تھا اپنی کہانی سنانی شروع کی۔

"میں ایک کتب خانے کے سامنے کھڑا تھا . . . ."

جج نے چیخ کر کہا "تم چپ رہو" پھر وہ سپاہی کی طرف مڑا۔

"ہاں آفیسر! اب تم بتاؤ کہ کیا ماجرا ہے۔"

سپاہی نے اپنی بات بتائی اور یہ کہتے ہوئے ختم کی۔

"میں نے اس لڑکے کی تلاشی لی ہے لیکن مجھے اس کے پاس سے کچھ نہیں ملا۔"

مسٹر براؤن لو نے جج سے رحم کی اپیل کی اور کہا۔

"لڑکا زخمی ہے مجھے ڈر ہے یہ بیمار ہے۔"

جج نے کہا "بیمار! یہ تو صرف اس کی مکاری ہے۔"

جج نے آلیور سے پوچھا۔

"تمھارا نام کیا ہے؟"

آلیور نے جواب دینے کی کوشش کی لیکن اس کی زبان سے کچھ نہ کہا گیا۔ اُس پر موت کی زردی چھائی ہوئی تھی۔ اس کو کمرہ گھومتا ہوا نظر آرہا تھا۔

مسٹر براؤن لو نے نرم آواز سے پوچھا۔

"تم کہاں رہتے ہو؟ کیا تمھارے ماں باپ ہیں؟"

آلیور نے جواب دیا۔

"نہیں جناب وہ مر چکے ہیں" یہ کہہ کر وہ بے ہوش ہو گیا۔

جج نے کہا۔

"یہ صرف بن رہا ہے لیکن میں اس کی چال میں نہیں آؤں گا۔ مجھ کو بھی چالاکی آتی ہے افسر اس کو لے جاؤ۔ یہ تین مہینے قید خانے میں رہے گا۔"

www.taemeernews.com

جب سپاہی آلیور کو لے جا رہا تھا تو اس وقت ایک آدمی بھاگتا ہوا کمرے میں آیا اور چلاّیا۔

"ٹھہرو ٹھہرو! اس لڑکے کو یہاں سے نہ لے جاؤ۔"

جج نے چلا کر کہا۔

"اس آدمی کو باہر نکال دو۔"

"میں ضرور کہوں گا جناب میں کہوں گا میں نے سب کچھ دیکھا ہے میں کتب خانے کا مالک ہوں۔ رومال دوسرے دو لڑکوں نے چرایا ہے۔ اس لڑکے نے چوری نہیں کی یہ معصوم ہے۔"

"تم نے پہلے آکر کیوں نہیں بتایا۔"

"میں نہیں آسکتا تھا مجھے کسی نہ کسی کو دوکان پر بٹھانا تھا۔ بہر حال میں جتنی جلدی آسکتا تھا آگیا۔"

جج غصہ سے مسٹر براؤن لو کی طرف مڑا۔

"آئندہ جب تک صحیح حالات کا علم نہ ہو عدالت کا دروازہ مت کھٹکھٹانا ..... لڑکے کو آزاد کرو۔ عدالت خالی کرو۔"

رحم دل مسٹر براؤن لو فوراً آلیور کو دیکھنے گئے۔

انھوں نے آلیور کو پولیس چوکی کے فرش پر پڑا دیکھا جو مُردے کی طرح پیلا تھا اور پتی کی طرح لرز رہا تھا۔

شریف بوڑھے آدمی نے ایک گاڑی منگوائی پھر آلیور کو آہستہ سے سیٹ پر لٹا دیا۔ انھوں نے ڈرائیور کو اپنے گھر پینٹن ویل چلنے کا حکم دیا۔

www.taemeernews.com

۷

آلیور کہاں ہے

"آلیور کہاں ہے؟"

جب چارلی بیٹس اور آرٹ فل ڈوجر واپس آئے تو فیگن نے تشویش سے پوچھا۔

دونوں لڑکے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے لیکن ایک لفظ بھی نہیں بولے فیگن غصّے سے بولا۔

"آلیور کہاں ہے؟" اُس نے زور سے ڈوجر کا کالر پکڑا اور اُسے زور زور سے جھنجھوڑا۔

www.taemeernews.com

"اسے پولیس نے پکڑ لیا۔"

"پولیس!" فیگن نے خوف زدہ ہو کر کہا۔

اس نے سختی سے ڈوجر کو بلایا۔ لڑکے نے خود کو فیگن کی گرفت سے آزاد کرایا اور اپنی حفاظت کے لئے کانٹے کو اٹھا لیا۔

فیگن نے شراب کی بوتل اٹھا کر لڑکے کے سر پر کھینچ ماری۔ بوتل نشانے پر نہ پڑی دروازے سے ٹکرا کر ٹوٹ گئی۔ شراب کی چھینٹیں ٹولی کے ایک ممبر پڑیں جو اندر داخل ہو رہا تھا۔ اس کا نام بل شیک تھا اس کے پیچھے اس کا کتا تھا۔ یہ قد آور اور مضبوط شخص تقریباً ۳۵ سال کا تھا۔ اس کے کپڑے پھٹے پرانے اور گندے تھے اس کی آنکھ کے پاس ایک تازہ زخم تھا۔

وہ سب سے زیادہ وحشی اور چالاک دکھائی دے رہا تھا۔

شیک نے اپنے کتے کو لات مار کر کہا۔

"بیٹھ جاؤ بدصورت شیطان۔"

کتا کرسی کے نیچے گھس گیا۔

"اچھا فیگن تم پرانے چالاک چور ہو یہ سب کیا ہے؟ تم لڑکوں سے لڑائی کر رہے ہو۔ میں دیکھنا ...... کسی دن تمھیں قتل کر دیں گے اپنا برتاؤ صحیح کرو۔ چالاک شیطان۔"

فیگن نے اس پر ایک غلط نگاہ ڈالی لیکن پھر آہستہ سے بولا۔

"بل آج تمھارا مزاج خراب ہو رہا ہے۔"

"تمھاری طرح" اس نے شراب کی بوتل پھینکتے ہوئے کہا۔

اس نے اپنا ہیٹ اتار کر میز پر رکھا۔

"مجھے شراب دو ...... لیکن اس میں زہر مت ملانا۔"

ڈوجر نے شیک کو بتایا کہ آلیور گرفتار ہو گیا ہے۔

فیگن بہت پریشان تھا۔

www.taemeernews.com

کہیں لڑکا پولیس سے ہماری مخبری نہ کردے۔ اگر ایسا ہوگیا تو سب کے لیے مصیبت کھڑی ہو جائے گی۔

"ہاں اس کا مطلب ہے فیگن تمھارے لیے خطرناک مصیبت ہے۔" فیگن نے اُس سے کہا۔

"ہاں اس کا مطلب ہے تمھارے لیے بہت بڑی مصیبت ہے بل ٹیک! مجھ سے بھی بہت بڑی۔"

سب خاموش تھے۔

آخر ٹیک نے کہا۔

"اگر لڑکے نے اُنھیں کچھ نہیں بتایا ہے تو ہم محفوظ ہیں۔ کوئی پولیس چوکی جاکر معلوم کرے کہ کیا ہوا ہے۔"

فیگن نے سر ہلایا اور چاروں طرف دیکھ کر پوچھا۔

"پولیس چوکی جاکر کون معلوم کرے گا۔"

کسی نے بھی کوئی جواب نہیں دیا کیوں کہ سب پولیس چوکی سے ڈرتے تھے۔

اُسی وقت زینے میں قدموں کی آہٹ ہوئی پھر دروازہ کھُلا۔

ایک عورت جو چمکیلا لباس پہنے تھی اندر آئی۔ اُس کا نام نینسی تھا۔ اس کی عمر صرف ۲۱ سال تھی لیکن وہ کمزور پیلی اور تھکی ہوئی لگ رہی تھی۔

نینسی بل ٹیک سے بہت محبت کرتی تھی حالانکہ وہ اس پر بہت ظلم کرتا تھا۔

فیگن نے اُس سے کہا۔

"تم صحیح وقت پر آئی ہو میری عزیزہ تم جاؤ۔"

"کہاں۔"

"پولیس چوکی۔"

"نہیں میں نہیں جاؤنگی" نینسی نے جلدی سے کہا۔

"تم اس کام کے لیے مناسب ہو کیونکہ وہاں تمھیں کوئی بھی نہیں جانتا۔"

www.taemeernews.com

"لیکن میں تم سے کہتی ہوں میں نہیں جاؤنگی کسی اور کو بھیجو۔"

"یہ جائے گی فیگن۔"

"شیک نے نینسی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"شیک بالکل صحیح کہتا ہے۔ نینسی پولیس چوکی جائے گی۔ وہاں پر اپنا رول اچھی طرح ادا کرے گی۔"

"اوہ! میرا عزیز بھائی آلیور! وہ کہاں ہیں؟ تم نے اس کے ساتھ کیا کیا مجھے اس کے بارے میں بتاؤ۔"

نینسی نے پولیس کے آدمی سے التجا کی۔

پولیس کو اس پر رحم آگیا اُس نے اُسے بتایا کہ آلیور کو مسٹر براؤن لے گئے۔

"کہاں۔"

"شاید نینٹن ویل، کوئی جگہ ہے۔"

فوراً یہ خبر نینسی نے فیگن اور اُس کی ٹولی کو دی۔

بل شیک کو خطرہ محسوس ہوا۔ اس نے اپنے کتے کو آواز دی اور فوراً چلا گیا۔

"اگر اس لڑکے نے سب کو بتادیا تو ہم مصیبت میں پھنس جائیں گے۔" یہ کہتے ہوئے وہ چلا گیا۔

فیگن کو بھی خطرہ محسوس ہوا۔

"اس لڑکے کو فوراً تلاش کرو۔ نینسی میری عزیزہ ڈوجر اور چارلی تم بھی جاؤ اور اُس کو تلاش کرو۔ جب تک وہ مل نہ جائے واپس نہ آنا۔ آنے اپنے ساتھ لے کر ہی آنا۔"

اس نے کپکپاتے ہاتھوں سے دروازہ کھولا۔

"لو یہ روپے اور واپس یہاں نہ آنا۔ میں کسی دوسری جگہ جا رہا ہوں تم جانتے ہو کہ اب کہاں مجھ سے ملوگے۔ جاؤ فوراً جاؤ۔"

"اُس لڑکے کو پکڑ کر لاؤ۔"

www.taemeernews.com

یہ کہتے ہوئے فیگن نے اُن سب کو کمرے کے باہر ڈھکیل دیا اور دروازہ بند کر دیا۔ پھر اپنے خزانے کا ڈبہ نکالا اُس نے ڈبہ اور دوسری چیزوں کو تھیلے میں رکھا اور جلدی سے وہاں سے چلا گیا۔

۸

آلیور کچھ دن تک مسٹر براؤن لو کے گھر رہتا ہے

ایک ہفتہ تک آلیور مسٹر براؤن لو کے گھر بہت بیمار رہا۔ وہ اتنا بیمار تھا کہ اس کو کچھ ہوش نہیں تھا وہ یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ مسٹر براؤن لو اُس پر کتنے مہربان ہیں۔ جو گھنٹوں اس کے بستر پہ بیٹھے رہتے ہیں اور سوچتے رہتے ہیں کہ کیسے اس کی دیکھ بھال کریں۔

مسز بیڈوین گھر کی مالکن بھی اس کی دیکھ بھال کرتی ہے۔ آخر کار وہ اُٹھنے بیٹھنے کے قابل ہو گیا۔ مسز بیڈوین نے اس کے کپڑے بدلے جو مسٹر براؤن لو خرید کر لائے تھے۔ وہ زینے سے اُٹھا کر اُسے مسٹر براؤن لو کے کمرے میں آگ کے پاس لے گئیں جہاں آلیور نے اپنی درد بھری کہانی سنائی جسے سن کر سب غم زدہ ہو گئے۔

"پولیس کو ضرور بتانا چاہیے۔"

مسٹر براؤن لو نے کہا۔

لیکن آلیور لندن سے بہت کم واقف تھا وہ یہ نہیں بتا سکا کہ فیگن کا گھر کہاں ہے۔ اُسی رات مسٹر براؤن لو کے ایک پُرانے دوست مسٹر گرم وِگ ملنے آئے۔ مسٹر گرم وِگ ایک رحمدل انسان تھے لیکن وہ اپنے کو ایک سخت دل ظاہر کرتے تھے۔

www.taemeernews.com

مسٹر براؤن نے اپنے دوست سے کہا۔

"یہ ہے وہ لڑکا جس کے بارے میں میں نے کہا تھا۔"

"اچھا یہ لڑکا ہے۔" مسٹر گرم ویگ نے آلیور کے اوپر تیز نظر ڈالتے ہوئے پوچھا۔

"لڑکے تم کیسے ہو؟"

"جناب میں اب بہتر ہوں بہت بہت شکریہ۔"

مسٹر براؤن لو نے آلیور سے کہا۔

"زینہ اُتر کر جاؤ اور مسز بیڈوین سے کہو کہ سب چائے کے لیے تیار ہیں۔"

جب آلیور چلا گیا تو اُنھوں نے اپنے دوست سے پوچھا۔

"دیکھنے میں لڑکا شریف معلوم ہوتا ہے۔"

"شریف لگتا ہے لیکن میں اس پر بھروسہ نہیں کرسکتا۔ تم نہیں جانتے اس کو حقیقت میں یہ جھوٹ بھی بول سکتا ہے اور اگر اس نے جھوٹ بولا تو مجھے زیادہ حیرت نہیں ہوگی۔"

"مجھے یقین ہے وہ ایسا نہیں ہے۔"

"کیا تمھیں یہ کسی کی یاد دلاتا ہے؟"

"ہاں..... ہمارے پُرانے دوست لیفڈ کی جو روم میں مرگیا تھا۔ دس بارہ سال پہلے کی بات ہے۔"

اس سے پہلے کہ مسٹر براؤن کوئی جواب دیتے مسز بیڈوین چائے لے کر آگئیں۔ آلیور اُن کے پیچھے کتابوں کا بنڈل اُٹھا کر لا رہا تھا۔ مسز بیڈون نے آلیور سے بنڈل لیتے ہوئے مسٹر براؤن لو سے کہا۔

"کتب خانہ کا نوکر انھیں ابھی دے گیا ہے۔"

"کیا وہ موجود ہے؟"

"نہیں جناب وہ جا چکا ہے۔"

www.taemeernews.com

"افسوس! میں ان کتابوں کے پیسے دیتا اور کچھ کتابیں واپس دیتا"
اچانک مسٹر گرم ویگ نے کہا۔
"الیور کو کتابیں دے کر بھیج دو۔"
آلیور نے خوشی سے کہا:
"ہاں جناب مہربانی سے مجھ کو بھیج دیجیے میں بھاگ کر جاؤں گا۔"
مسٹر براؤن لونے ہچکچاتے ہوئے پھر ایک نظر گرم ویگ پر ڈالی اور کہا۔
"ہاں تم جا سکتے ہو کتابیں میرے بستر کے پاس میز پر رکھی ہیں وہاں سے اٹھالاؤ۔"
آلیور بہت خوش ہوا اور کتابیں اٹھالایا۔
مسٹر براؤن لونے اس سے کہا:
"تم اس سے کہنا کہ تم یہ کتابیں واپس کرنے آئے ہو اور جو رقم مجھ پر واجب ہے وہ بھی ادا کر دوگے مجھے چار پونڈ دس شلنگ دینے ہیں۔ یہ پانچ پونڈ کا نوٹ ہے۔ دس شلنگ واپس لانا ہے۔"
"جناب میں دس منٹ میں واپس آتا ہوں۔"
آلیور نے کہا اس نے روپے احتیاط سے اپنی جیب میں رکھ لیں اور کتابیں بغل میں دبالیں۔ پھر جھک کر سلام کیا اور جلدی سے چلا گیا۔
"اب میں دیکھوں گا کہ یہ بیس منٹ میں واپس آتا ہے یا نہیں۔"
مسٹر براؤن لونے اپنی گھڑی کی طرف دیکھا اور اٹھا کر میز پر رکھ دی۔
"ابھی اندھیرا ہونے میں دیر ہے۔"
"کیا تم حقیقت میں اس پر بھروسہ کرتے ہو کہ وہ واپس آئے گا۔"
مسٹر گرم ویگ نے پوچھا۔
"ہاں... کیا تمھیں نہیں ہے؟"
مسٹر براؤن لونے مسکراتے ہوئے کہا۔

www.taemeernews.com

"نہیں مجھے نہیں ہے لڑکے کے جسم پر نیا جوڑا ہے اس کے ہاتھ میں قیمتی کتابیں ہیں اور جیب میں پانچ پونڈ کا نوٹ ہے۔ وہ اب واپس نہیں آئے گا وہ اپنے گروہ کے پرانے دوستوں کے پاس جاکر تمھاری ہنسی اڑائے گا۔ اور اگر لڑکا واپس آگیا تو میں اپنی ٹوپی چبالوں گا۔"

یہ کہتے ہوئے مسٹر گرم ویگ نے اپنی کرسی میز کے قریب کھسکالی۔ جہاں دونوں دوستوں کے سامنے گھڑی رکھی تھی۔ اندھیرا ہونے لگا۔ لیکن وہ پھر بھی بیٹھے انتظار کرتے رہے۔ انھوں نے بہت انتظار کیا۔ لیکن آلیور واپس نہیں آیا۔

اُدھر آلیور جب کتب خانے جارہا تھا تو وہ بہت زیادہ خوش تھا۔ اس سے پہلے اُسے اتنی خوشی نہیں ملی تھی۔ اُس کی زندگی کتنی خوشگوار ہوگئی تھی! مسٹر براؤن کتنے اچھے اور مہربان ہیں اور پیاری بیڈوین۔ ۔ ۔ ۔ ۔

ایک عورت کی آواز نے آلیور کے خوش کن خیالات کا سلسلہ منقطع کردیا۔

"اوہ میرے بھائی! میرے پیارے ننھے آلیور!"

اُس نے اپنے بازو آلیور کے گلے میں ڈال دیے اور سختی سے پکڑ لیا۔

آلیور نے اس سے چھٹکارہ حاصل کرنے کی بہت کوشش کی وہ چلایا۔

"مجھے جانے دو۔"

پھر اس نے عورت کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا تم نینسی ہو۔؟"

"تم نے دیکھا یہ مجھے جانتا ہے۔"

راستہ چلتے ہوئے جو لوگ رُک گئے تھے اُس نے اُن سے کہا۔

ایک آدمی نے پوچھا۔

"اس نے کیا کیا ہے؟"

نینسی نے اُس سے کہا۔

5751 قصص ادب

Hardayal Municip.' Public Library, Delhi
Acc. No. 20072 1989

www.taemeernews.com

"یہ ایک مہینے پہلے گھر سے بھاگ گیا تھا اور اب چوروں کے ساتھ رہ رہا ہے اس کی غریب ماں کا دل ٹوٹ گیا ہے۔"
ایک عورت نے کہا۔
"گھر جاؤ... تم بدنصیب اپنی ماں کے پاس گھر جاؤ۔"
غریب آلیور نے کہا۔
"یہ سچ نہیں ہے۔"
ایک مضبوط آدمی جس کے پاس کتا تھا اُس نے کہا۔
"یہ بالکل سچ ہے آلیور تم ابھی بچے ہو اپنی ماں کے پاس گھر چلو۔ تم ننھے

www.taemeernews.com

شیطان ہو آؤ۔"

"نہیں نہیں۔"

آلیور نے اُس سے اپنے کو چھڑانے کی پوری کوشش کی۔

بل شیک نے پوچھا۔

"تم نے یہ کتابیں کہاں سے لیں کیا تم نے چوری کی ہے؟"

یہ کہتے ہوئے بل شیک نے اس کی کتابیں چھین لیں اور اس کے سر پر ضرب ماری۔ غریب آلیور زیادہ دیر تک اپنے کو چھڑانے کی کوشش نہ کر سکا اچانک اس کی طاقت ختم ہو گئی۔

نینسی اور بل شیک آلیور کو گھسیٹ کر تاریک اور گندی گلیوں میں لے گئے۔ اور وہ ایک ایسے گھر میں آگئے جو خالی نظر آرہا تھا اُس کے دروازے پر نوٹس لگا تھا۔

"کرائے کے لیے"

بل شیک نے دروازہ کھولنے سے پہلے چاروں طرف غور سے دیکھا پھر آلیور کو گھسیٹ کر ایک تاریک راستے سے کمرے کے پیچھے لے گیا جہاں فیگن ارتفل ڈوجر اور چارلی بیٹس اس کا انتظار کر رہے تھے۔

۹

فیگن اور اس کے گروہ نے گرمجوشی سے آلیور کا استقبال کیا

فیگن نے اپنے ہاتھ ملتے ہوئے عیاری سے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے تمھیں دوبارہ دیکھ کر خوشی ہوئی۔ تم بہت اچھے نظر آرہے ہو پیارے لڑکے تم سب کچھ کیوں نہیں بتاتے کہ تم کہاں سے آرہے ہو؟ اگر

www.taemeernews.com

ہم سب کو یہ پتہ چل گیا تو تمھیں کھانے بن اچھی اچھی چیزیں دیں گے۔"
یہ سن کر ڈوجر اور چارلی ہنسنے لگے۔ ڈوجر آلیور کے قریب آیا۔
"فیگن اس کے سوٹ کی طرف دیکھو اور اس کی کتابیں! بالکل ایک چھوٹا سا شریف آدمی لگ رہا ہے۔"
یہ کہہ کر اس نے پانچ پونڈ کا نوٹ آلیور کی جیب سے نکال لیا۔ فوراً فیگن نے اُس سے جھپٹ کر چھین لیا۔
بل شیک غرآیا۔
"فیگن یہ میرا ہے۔"
"نہیں میرے دوست یہ میرا ہے۔ تم کتابیں لے سکتے ہو۔"
"یہ مجھے دو میں تم سے کہتا ہوں چالاک بوڑھے چور۔"
یہ کہتے ہوئے بل شیک نے نوٹ چھین لیا۔ اس نے فیگن سے کہا۔
"تم کتابیں لے سکتے ہو۔"
"نہیں نہیں! آلیور چیخا۔"
"یہ ایک شریف آدمی کی ہیں۔ وہ اتنا اچھا ہے کہ میں اُس کے لیے کچھ نہیں کر سکا مہربانی کر کے کتابیں اور پیسے اس کو واپس بھیج دو۔ چاہے مجھے یہاں رکھ لو۔ مہربانی کر کے یہ سب واپس بھیج دو نہیں تو وہ یہ سوچے گا کہ میں چُرا کر بھاگ گیا ہوں اور اُس کے ساتھ وہ مہربان بوڑھی عورت بھی۔"
آلیور فیگن کے پیروں میں گر گیا اور اس سے رحم کی بھیک مانگنے لگا۔
" آہا! آہا! آہا!" فیگن نے اپنے ہاتھ ملتے ہوئے اور ہنستے ہوئے کہا۔
"تم صحیح کہتے ہو میرے دوست وہ ضرور سوچیں گے کہ تم چوری کر کے بھاگ گئے ہو آہا! آہا!"
فیگن اور اس کے گروہ کے لوگ قہقہے مار کر ہنسنے لگے۔ اچانک آلیور کود کر پاگلوں کی طرح کمرے سے بھاگا۔

www.taemeernews.com

"بچاؤ! بچاؤ!" وہ خوف سے چلایا۔
فیگن، ڈوجر اور چارلی بیٹس اس کے پیچھے بھاگے۔ جب بل شیک اس کے پیچھے جانے لگا تو نینسی خوف سے چلائی۔
"کتے کو پکڑے رہو ورنہ یہ لڑکے کو پھاڑ ڈالے گا۔"
بل شیک غرایا۔
"اس کو سیدھا کرتا ہوں۔"
نینسی نے اس کو روکنے کے لیے پکڑا۔

www.taemeernews.com

"تم لڑکے کو مار دو گے نہیں نہیں" وہ چلائی۔
"میں اس کو اس طرح ماروں گا جیسے ....."
شیک غرایا۔
اُسی وقت فیگن اور اس کے دونوں شاگرد آلبور کو گھسیٹتے ہوئے لائے۔ فیگن نے کہا۔
"اچھا! تم بھاگنا چاہتے تھے میرے دوست شاید تم پولیس کو خبر کرنا چاہتے تھے۔ تمھیں سبق دینا چاہیے۔ میرے چھوٹے اُستاد اب تم اس کے لیے تیار ہو جاؤ۔"
فیگن نے ایک بھاری لکڑی اُٹھا کر اس کے ماری جب دوبارہ مارنے کے لیے ہاتھ اُٹھا رہا تھا تو تینسی اس پر جھپٹی اُس کے ہاتھ سے لکڑی لے کر آگ میں پھینک دی۔ اُس نے خوف سے کہا۔
"لڑکے کو اکیلا چھوڑ دو۔ اگر تم نے ایسا نہیں کیا تو میں خود پولیس اسٹیشن جاؤں گی اور سب باتیں بتاؤں گی جس سے تمھیں پھانسی ہو جائے گی۔ چالاک بوڑھے شیطان!"
"ہوش میں آؤ تینسی میری دوست ہمیں تہذیب سے بولنا چاہیئے۔"
"تہذیب! تم سے تہذیب! تم نے مجھے چور بنایا جب میں اُس لڑکے کی عمر سے بھی آدھی تھی۔ چودہ سال سے میں گلیوں میں تمھارے لیے چوری کر رہی ہوں۔"
"اچھا! اچھا! اگر تم ایسا کرتی ہو تو اس میں تمھاری زندگی ہے۔"
"میری زندگی! ہاں! یہ گندی اور ٹھنڈی گلیاں میرا گھر ہیں تم نے مجھے اس میں ڈبو دیا ہے اور اس وقت تک تم مجھے ان میں رکھو گے جب تک مجھے موت نہ آجائے۔"
فیگن نے ہاتھوں کو ملتے ہوئے عیاری سے مسکراتے ہوئے کہا۔

www.taemeernews.com

"اگر تم نے اس سے زیادہ کہا تو میں اُس سے بھی بُرا ہو جاؤں گا میری دوست۔"

نینسی نے خوف سے چیخ ماری پھر وہ فیگن کے اوپر جھپٹی جیسے وہ اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گی۔

بل شیک نے اس کی کمر پکڑ کر گھسیٹا اور چیخ کر کہا۔

"اپنا منہ بند کرتی ہے یا میں کروں"

اُس نے ایک گھونسہ نینسی کے چہرے پر مارا۔ ایک گھونسہ اور مارا پھر اُٹھا کر غریب کو کمرے کے ایک کونے میں پھینک دیا جہاں وہ بے حرکت پڑی رہی۔

فیگن نے اپنے ماتھے سے پسینہ پوچھا پھر وہ چارلی بیٹس کی طرف مڑا۔

"چارلی میرے دوست آلیور کو سونے کے کمرے میں لے جاؤ۔"

آلیور جب چلا گیا تو چارلی بیٹس نے پوچھا۔

"میرے خیال میں کل اس کے بدن پر یہ نیا سوٹ نہیں ہونا چاہیے۔

"یقیناً نہیں! اسے میرے پاس لانا میں اس کی زیادہ حفاظت کروں گا" فیگن نے اپنے ہاتھوں کو ملتے ہوئے کہا۔

۱۰

بل شیک آلیور کو ایک گھر میں ڈاکہ ڈالنے لے گیا

آلیور کو سیلن زدہ تاریک کمرے میں کئی دن تک رکھا گیا۔ ایک صبح فیگن نے اُس سے کہا۔

"آج رات بل شیک کے گھر لے جایا جائے گا۔"

www.taemeernews.com

"وہاں . . . وہاں رہنے کے لیے جناب۔"
آلیور نے ڈرتے ہوئے پوچھا۔
"میں تمھیں صرف بل کی مدد کے لیے بھیجوں گا۔ ہم تمھیں کبھی نہیں چھوڑیں گے۔ تم ہمارے ساتھ رہو گے۔ ڈرو مت۔"
فیگن نے عیاری سے مسکراتے ہوئے لڑکے کو بتایا۔
آلیور نے کپکپاتے ہوئے پوچھا۔
"مجھے وہاں کیا کرنا ہوگا؟"
"کوئی سوال نہ کرو خاموشی سے سنتے رہو بل تمھیں بتائے گا وہ آج رات تمھیں لینے آرہا ہے اب خاموشی سے انتظار کرو۔"
"میرے دوست ہوشیار رہنا بل ٹھیک ایک جھگڑالو آدمی ہے۔ اگر تم نے اس کے لیے کوئی پریشانی پیدا کی تو وہ تم کو مار ڈالے گا چاہے کچھ بھی ہو۔ تم اپنا منہ بند رکھو گے اور وہی کرو گے جو بل کہے گا اس بات کو یاد رکھنا۔"
رات کو آلیور اکیلا بیٹھا ہوا موم بتی کو دیکھتے ہوئے کچھ سوچ رہا تھا کہ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا آلیور کا دل دھڑکنے لگا۔ اس نے تھرتھراتے ہوئے پوچھا۔
"کون ہے؟"
"میں ہوں نینسی۔"
نینسی جلدی سے اندر آئی جو مُردے کی طرح پیلی لگ رہی تھی اُس نے کہا۔
"بل نے مجھے بھیجا ہے آؤ آلیور ہم نہیں رُک سکتے۔ بل ہمارا انتظار کر رہا ہے۔"
"وہ مجھ سے کیا چاہتا ہے؟"
"تمھیں کوئی نقصان نہیں ہوگا" اُس نے اپنی گردن پھیر کر کہا۔

www.taemeernews.com

جب نینسی اُس کوپے کر گلی سے گزر رہی تھی۔ اچانک آئیور کے دل میں خیال آیا کہ وہ بھاگ جائے۔ نینسی نے اس کا ارادہ بھانپ لیا اُس نے کہا۔
"آئیور اگر تم سیدھی طرح نہیں چلوگے تو بل مجھے دوبارہ مارے گا۔
دیکھو اس نے پچھلی رات کو میرے ساتھ کیا سلوک کیا ہے۔"
اُس نے اپنی گردن اور بازوؤں پر پڑے چوٹ کے نیلے اور کالے نشان دکھائے۔ اُس نے کہا۔
"آؤ آئیور جلدی چلو۔"
نینسی نے اس کا ہاتھ پکڑ کر ایک گاڑی کی طرف اشارہ کیا پھر اُس نے آئیور کو کھینچ کر اپنے ساتھ اندر بٹھا لیا۔
گاڑی بان نے اپنے گھوڑوں کو ہانکا اور تیزی سے بل شیک کے گھر کی طرف چل پڑا۔
بل نے پہلا سوال پوچھا۔
"کیا لڑکا آسانی سے آیا ہے؟"
"بالکل بھیڑ کے بچے کی طرح سے" نینسی نے اُس کو بتایا۔
"اگر یہ نہیں آتا ....." شیک نے اپنی پستول اُٹھالی جو میز پر رکھی تھی۔
"کیا تم جانتے ہو یہ کیا ہے۔"
"ہاں جناب۔"
شیک نے اُس کے سر پر نشانہ لگا کر کہا۔
"میری بات سنو تم میرے ساتھ باہر جاؤ گے۔ اگر تم نے بھاگنے کی کوشش کی تو میں تمھارا بھیجہ باہر نکال دوں گا سمجھ گئے۔"
"ہاں جناب" آئیور نے خوف زدہ ہو کر کہا۔
شیک نینسی کی طرف مڑا اور حکم دیا۔
"اب ہمارے لیے کچھ کھانا لاؤ۔"

www.taemeernews.com

اگلی شام وہ آلیور کو شہر سے باہر لے گیا۔

جب وہ گئے تو اندھیرا ہو چکا تھا اور سخت بارش ہو رہی تھی وہ کچی سڑکوں اور گلیوں سے گزر رہے تھے۔

آخر کار وہ ایک سنسان مکان میں پہنچے مکان کی کھڑکیوں سے کوئی روشنی باہر نہیں آ رہی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مکان کے اندر کوئی موجود نہیں ہے۔

شیک نے دروازے پر لات ماری۔

"ٹوبی! ہمارے لیے لال ٹین لاؤ" وہ چلایا۔

ٹوبی کریکیٹ ایک لالٹین لے آیا اس نے لالٹین ٹھیک کر دی اور خود اندھیرے کمرے میں چلا گیا جہاں آگ جل رہی تھی اور دھواں پھیل رہا تھا۔

"آہاں!" اُس نے مطمئن ہو کر خوشی سے کہا۔

"تم لڑکے کو لے آئے..... میں دیکھتا ہوں۔" اس نے آلیور کو اوپر سے نیچے تک دیکھا۔

"اس کا قد ہمارے مطلب کے لیے ٹھیک ہے۔" اُس نے شیک سے کہا۔

"ہاں" شیک نے کہا۔

"مجھے پینے کے لیے کچھ دو۔"

"کیا سب کچھ تیار ہے۔"

"تیار" ٹوبی نے دو پستولیں اپنی جیب سے نکالیں۔

اُس نے کہا۔

"چلو ہمیں وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے میں نے مکان کو اچھی طرح دیکھ لیا ہے وہ سب گھنٹوں سے سو رہے ہیں۔"

شیک نے آلیور کا ایک ہاتھ پکڑا ٹوبی نے دوسرا۔

پھر دونوں چور آلیور کو بیچ میں لے کر چلنے لگے۔

www.taemeernews.com

تقریباً آدھا میل چلنے کے بعد وہ ایک بڑے مکان کے پاس پہنچے جس کی دیواریں بہت اونچی تھیں۔

بلی کی طرح ٹوبی کریکیٹ دیوار کے اوپر چڑھ گیا۔

شیک نے آلیور کو اٹھایا پھر ٹوبی نے اس کو دیوار کے اوپر کھینچا۔ پھر وہ دیوار کی دوسری طرف گھاس پر کود گئے اور تینوں مکان کی طرف رینگنے لگے۔

اچانک آلیور کی زبان سے آہ نکل گئی۔ اس کی سمجھ میں آگیا کہ دونوں آدمی ڈاکہ ڈالنے جارہے ہیں اور اسے بھی چوری کے لیے لائے ہیں تاکہ وہ

www.taemeernews.com

چوری میں اُن کی مدد کرے۔

"شاید کسی کا قتل!"

یہ سوچ کر غریب لڑکا بے ہوش ہونے لگا اس کی ٹانگوں نے جواب دے دیا اور وہ گھاس پر گر گیا۔

شیک نے خبر دار کیا۔

"اٹھو۔ جلدی اٹھو۔۔۔۔ ورنہ میں تمہارا بھیجہ باہر نکال دوں گا۔

آلیور نے درد بھری آواز میں کہا۔

"مجھے جانے دو! مہربانی کر کے مجھے جانے دو۔"

شیک اُس کو گولی مارنے والا ہی تھا کہ ٹوبی کریکیٹ نے اس کا پستول چھین کر کہا

"تم بے وقوف ہو کیا تم جانتے ہو کہ سب لوگ جاگ جائیں۔"

اس نے آلیور کو پکڑ کر کہا۔

"آتے ہو یا پھر میں تمہارے سر پر ماروں۔"

تینوں مکان کی طرف بڑھنے لگے۔

ٹوبی نے اشارہ کر کے کہا۔

"بل وہاں ایک کھڑکی ہے جو چھوٹی ہے اور زمین سے تقریباً چھ فٹ اونچی ہے۔"

بل شیک نے آلیور کے کان میں کہا۔

"تم اس کھڑکی کے ذریعہ اندر جاؤ گے۔"

پھر شیک آلیور کو اٹھا کر ٹوبی کی پیٹھ پر چڑھ گیا۔

"پہلے کھڑکی میں اپنے پیر رکھو پھر سیدھے چلتے رہو جب دروازہ سامنے آجائے تو اس کو ہمارے لیے کھول دو اب جاؤ اور کوئی آواز نہ ہو سمجھ لیا" اس نے آلیور کو دھکا دیا۔ آلیور آگے بڑھا اس نے اپنے دل میں سوچا۔

"میں زینے کے اوپر چڑھ کر بھاگ جاؤں گا۔"

www.taemeernews.com

لیکن شیک نے اس کو پستول کا نشانہ بنائے رکھا۔
"اگر تم نے کوئی حرکت کی تو میں تمھیں گولی مار دوں گا۔"
اُس نے غصّے سے کہا۔
آلیور نے ابھی ایک قدم آگے بڑھایا ہی تھا کہ اچانک شیک کے چلّانے کی آواز آئی۔
"واپس آؤ! جلدی!"
آلیور نے اپنے سامنے روشنی میں دیکھا دو آدمی نیم برہنہ بندوق پکڑے تھے۔
آلیور کھڑکی میں واپس کود گیا۔
"دھاکا، کسی نے فائر کیا تھا۔"
شیک نے اس کا کالر پکڑ کر کھینچا پھر اس کو اپنے بازو میں اُٹھا کر تیزی سے بھاگنے لگا۔
آلیور کے گولی لگی تھی وہ بے حرکت شیک کے بازوؤں میں جھول رہا تھا۔
وہ یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ دونوں چور کس طرح اس کو احاطے سے باہر لائے تھے۔

۱۱

آلیور کو ایک کھائی میں چھوڑ دیا

شیک اندھیرے میں بھاگا جا رہا تھا اس کے پیچھے کتّوں کے بھونکنے کی آوازیں آ رہی تھیں آگے آگے ٹوبی بھاگا جا رہا تھا۔
"رکو! رکو!" شیک نے چلّا کر ٹوبی کریکیٹ سے کہا۔
"اس لڑکے کو سہارا دینے میں میری مدد کرو۔"
ٹوبی کریکیٹ بغیر جواب دیے بھاگتا رہا۔
"رُک جاؤ ورنہ میں تمھاری کمر میں گولی مار دوں گا۔"

www.taemeernews.com

ٹوبی کریکیٹ رُک گیا۔

"لڑکے کو چھوڑ دو۔ اگر تم نے ایسا نہیں کیا تو یہ ہمیں پکڑوا دے گا۔"

ٹیبک نے بے ہوش لڑکے کو ایک کھائی میں لٹا دیا پھر دونوں ایک باڑھ پر کود کر بھاگ گئے۔

بڑے مکان کے دو نوکر چوروں کے پیچھے آرہے تھے اُن میں سے ایک ان کا ہیڈ جس کا نام مسٹر گلیس تھا دوسرا جو اس کے نیچے کام کرتا تھا اُس کا نام مسٹر برٹلس تھا۔

ابھی بہت دیر نہیں ہوئی تھی کہ وہ رُک گئے۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں واپس گھر جانا چاہیئے۔"

موٹے آدمی مسٹر گلس نے بغیر سانس لیے کہا۔

"میں تمھاری بات سے اتفاق کرتا ہوں مسٹر گلس" مسٹر برٹلیس نے کہا۔ جو ڈر کے مارے زرد ہو رہے تھے۔ دونوں خوف زدہ تھے واپس گھر چلے گئے

بیچارہ آلیور کھائی میں پڑا رہا۔ تیز آندھی چل رہی تھی لیکن آلیور کو کچھ ہوش نہیں تھا۔ پھر تیز بارش شروع ہوگئی لیکن آلیور کو کچھ احساس نہ ہوا۔ آخرکار اُس کو ہوش آگیا۔ اُس نے اپنی آنکھیں کھولیں اور حرکت کی جس سے اس کو بہت درد محسوس ہوا۔ کیونکہ اس کا دایاں ہاتھ بھاری ہو رہا تھا۔ اور اُٹھایا نہیں جا رہا تھا۔ اس کی آستین خون میں بھیگ رہی تھی۔ بیچارہ بہت کوشش کے بعد بیٹھنے میں کامیاب ہوا۔ پھر کھڑا ہوا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اگر وہ نہیں اُٹھا تو پڑے پڑے مر جائے گا۔ اس نے چلنے کی کوشش کی بڑی مشکل سے سڑک پر آیا اُسے ایک بڑا مکان دکھائی دیا۔ یہ مکان وہی تھا جس میں بل ٹیکے اور ٹوبی کریکیٹ نے ڈاکہ ڈالنے کی کوشش کی تھی۔

وہ بہت کمزوری محسوس کر رہا تھا۔ بڑی مشکل سے اُس نے دروازے پر آکر آہستہ سے دستک دی۔ نوکر باورچی خانے میں چائے پی رہے تھے۔

www.taemeernews.com

مسٹر گلس باورچن اور کام کرنے والی عورت کو چوری کی کہانی سُنا رہے تھے وہ سب سہمے ہوئے خوفناک کہانی سن رہے تھے۔

مسٹر گلس نے کہا۔

"تقریباً ڈھائی بجے جب میری آنکھ کھلی تو میں نے ایک آواز سنی میں نے اپنے دل میں کہا گلس یہ صرف وہم ہے اور میں دوبارہ بستر پر لیٹ گیا۔ ابھی میں پوری طرح سویا بھی نہیں تھا کہ پھر میں نے ایک آواز سنی۔"

"اوہو۔" تعجب سے باورچن اور کام کرنے والی عورت نے ایک ساتھ کہا اور پھر انھوں نے اپنی کرسیاں اور قریب کرلیں۔

مسٹر گلس نے آگے کہا۔

"میں نے اپنے دل میں سوچا کہ کوئی چوری کی کوشش کر رہا ہے۔ ہم سب اپنے بستر میں قتل کردیے جائیں گے۔ وہ غریب برٹلس کا گلا۔۔۔۔"

ہر شخص برٹلس کے چہرے کی طرف دیکھنے لگا۔ جس کے چہرے سے خوف ظاہر ہو رہا تھا۔

"میں نے اپنی پستول اٹھائی اور برٹلس کے کمرے کی طرف گیا۔ برٹلس جاگ جاؤ ہم مردہ آدمی ہیں لیکن ڈرو نہیں۔"

"کیا وہ ڈر رہا تھا۔" باورچن نے پوچھا۔

"نہیں وہ بہت بہادر ہے جیسے کہ ۔۔۔۔۔۔ میں بہادر ہوں۔"

"اگر میں وہاں ہوتی تو مرجاتی۔" کام کرنے والی نے کہا۔

"تم ایک عورت ہو۔" مسٹر برٹلس نے کہا۔

"اچھا۔" مسٹر گلس نے آگے کہا۔

"ہم مرد کسی بات سے نہیں ڈرتے۔ ہم زینہ اتر کر گئے جیسے کہ۔۔۔۔"

پھر وہ دونوں عورتوں کو بتانے لگے کہ وہ زینے سے کس طرح اترے۔

اُسی وقت آلیور کے دروازہ کھٹکھٹانے کی آواز آہستہ سے آئی۔

www.taemeernews.com

اچانک ہر شخص زرد پڑ گیا۔

مسٹر کریکیٹ نے لرزتی ہوئی آواز میں حکم دیا۔" یہ آواز کیسی ہے دروازہ کھولو کوئی ہے۔"

کسی نے بھی جنبش نہیں کی۔

" عجیب بات ہے ..... اس وقت کوئی کھٹکھٹا رہا ہے ..... برٹلس دروازہ کھولو میں تمھارے پیچھے آرہا ہوں۔"

مسٹر برٹلس نے آہستہ سے بڑھ کر دروازہ کھول دیا دونوں عورتیں بھی اُن کے پیچھے گئیں۔ پھر اُنھوں نے تیز آواز میں بولنا شروع کر دیا تاکہ پتہ لگ جائے کہ وہ تعداد میں زیادہ ہیں۔ پھر اُنھوں نے کتوں کے چٹکی لی تاکہ وہ بھونکنے لگیں۔

برٹلس نے جب دروازہ کھولا تو دیکھا ایک چھوٹا لڑکا بے ہوش پڑا ہے۔ مسٹر گلس آلیور کو اُٹھا کر اندر لے آئے پھر بڑی جوشیلی آواز سے چلا کر زینے کے اوپر مُنہ کر کے کہا۔

" مالکن یہاں ایک چور ہے جو زخمی ہے۔ مالکن میں نے اُسے گولی ماری ہے۔"

ایک جوان لڑکی زینے کے اوپر کھڑی ہوئی۔

www.taemeernews.com

"شش شش! تم آنٹی کو ڈرا رہے ہو کیا آدمی بری طرح زخمی ہے۔"

"مس یہ لیٹا ہوا ہے کیا آپ اس کو دیکھنا پسند کریں گی۔"

"ایک منٹ انتظار کرو میں آنٹی کو بتا آؤں۔"

یہ کہتے ہوئے نوجوان لڑکی چلی گئی اور جلدی واپس آگئی۔

"گلس اس کو اوپر اٹھا لاؤ اور اپنے بستر پہ لٹا دو۔ بڑلس تم ڈاکٹر کو بلا لاؤ۔"

"کیا آپ اس کو ایک نظر دیکھنا پسند کریں گی۔"

بڑلس نے دوبارہ پوچھا۔

"ابھی نہیں گلس اس کے ساتھ ہمدردی سے پیش آؤ۔"

یہ کہہ کر وہ چلی گئی۔

گلس آلیور کو بڑی ہوشیاری سے اٹھا کر اوپر لے گیا اور آہستہ سے اپنے بستر پہ لٹا دیا۔

(۱۲)

مونکس

دو دن بعد فیگن اپنے کمرے میں بڑے جوش میں بیٹھا تھا۔ ڈوجر اور چارلی بیٹس بھی اس کے ساتھ بیٹھے تاش کھیل رہے تھے۔ اچانک گلی کے دروازے پہ دستک ہوئی۔

"ڈوجر جا کر دیکھو کون آیا ہے؟"

ڈوجر ٹوبی کریکیٹ کو لے کر جلدی واپس آیا۔

"بل شیک کہاں ہے؟"

www.taemeernews.com

ٹوبی کریکیٹ نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے پوچھا
"تمھارا کیا مطلب ہے؟"
فیگن نے اپنی کرسی گھماتے ہوئے کہا
"تم مطلب نہیں سمجھے۔ سمجھاتا ہوں . . . . . " ٹوبی کریکیٹ نے کہنا شروع کیا۔
"کیا مطلب؟" فیگن غرّایا۔ وہ سب کہاں ہیں؟ شیک اور لڑکا؟
وہ کہاں ہیں؟ وہ واپس کیوں نہیں آئے۔؟"
"کوئی نہ کوئی مصیبت ہے۔"
"میں جانتا ہوں اُسے۔"
فیگن نے اپنی جیب سے اخبار نکال کر اشارہ کرکے ٹوبی کریکیٹ سے غصّے سے پوچھا۔
"حقیقت میں کیا ہوا ہے۔"
"ایک نوکر نے لڑکے کو گولی مار دی ہے۔ جب ہم اس کو بیچ میں لے کر بھاگ رہے تھے۔ ہمارے پیچھے کتے بھونکتے آ رہے تھے۔ اس لیے ہمیں لڑکے کو چھوڑنا پڑا۔"
"کہاں؟"
"ایک کھائی میں وہ زندہ ہے یا مرگیا میں نہیں جانتا۔"
فیگن وحشی پن سے چلّایا اور پاگلوں کی طرح بھاگ کر بل شیک کے گھر پہنچا۔ وہاں پر اس نے نینسی کو اکیلا پایا۔ اُس نے جو کچھ ٹوبی کریکیٹ سے سنا تھا اُسے بتادیا۔ پھر اُس سے پوچھا۔
"میری دوست نینسی تمھارے خیال میں بل شیک اب کہاں ہوگا۔"
نینسی نے کوئی جواب نہیں دیا اور نا اُمید ہوکر رونا شروع کردیا۔
"وہاں وہ بیچارہ چھوٹا لڑکا بھی . . . . اُسے ایک کھائی میں چھوڑ دیا نینسی!"

www.taemeernews.com

"مجھے اُمید ہے وہ مر گیا ہوگا۔" نینسی پاگلوں کی طرح چلائی۔

"اس کے لیے مرنا اس سے اچھا ہے کہ وہ ہمارے درمیان زندہ رہے۔"

"وہ لڑکا میرے لیے سو پونڈ کا تھا۔"

فیگن نے چیخ کر غصے سے کہا۔

"سو پونڈ! شاید ہزار اگر میں اس لڑکے کو چور بنا دیتا تو مونکس مجھے دیتا......"

اچانک وہ رک گیا۔ اس کو احساس ہو گیا کہ وہ کچھ زیادہ کہہ گیا۔

"مونکس؟ مونکس کون ہے؟"

نینسی نے حیرت سے پوچھا۔ "وہ تمھیں کیوں قیمت دیتا؟"

فیگن نے اپنا لہجہ بدلا اپنے ہاتھوں کو ملتے ہوئے کہا۔

"نینسی میری دوست میری باتوں کا خیال مت کرو۔ میں اپنے عزیز چھوٹے آلیور کے لیے اتنا فکرمند ہوں کہ مجھے نہیں معلوم میں نے کیا کہا ہے۔"

نینسی نے دکھی ہو کر کہا۔

"مجھے اُمید ہے کہ بل شیک حفاظت سے ہوگا۔ اگر ٹوبی کریکیٹ بھاگ سکتا ہے تو پھر مجھے یقین ہے کہ بل شیک نے بھی ایسا کیا ہوگا۔ کیونکہ بل شیک ٹوبی کریکیٹ سے دس گنا چالاک ہے۔"

"تم بالکل صحیح کہتی ہو میری دوست۔ مجھے یقین ہے کہ بل شیک بھاگ گیا جب واپس آئے تو مجھے اُس کی خبر کرنا وہ ہمیں بتائے گا کہ ہم لڑکے کو کہاں تلاش کریں۔"

"یہ کہتے ہوئے فیگن جلدی سے چلا گیا۔

ابھی وہ زیادہ دور نہیں پہنچا تھا کہ نینسی اپنے پنجوں کے بل اُچھل کر اس کا پیچھا کرنے لگی۔ فیگن بغیر یہ جانے کہ نینسی اُس کا پیچھا کر رہی ہے اپنے گھر میں داخل ہو گیا۔ وہاں پر ایک لمبا کالا اور ٹیڑھے چہرے والا آدمی اُس

www.taemeernews.com

کا انتظار کر رہا تھا۔ یہ مونکس تھا جس کے دائیں گال پر ایک بھدا سرخ نشان تھا۔

"تم کہاں تھے میں تمھارا ایک گھنٹے سے انتظار کر رہا ہوں۔"
مونکس نے غصّے سے کہا۔

"میں تمھارے ہی کام سے باہر گیا تھا میرے دوست۔"
فیگن نے اُس سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔

"کیا تم نے لڑکے کو تلاش کر لیا؟"
فیگن نے ساری باتیں بتا دیں جو اُسے لوٹی کریکیٹ نے بتائی تھیں۔

"تم نے لڑکے کو باہر کیوں بھیجا؟ تم نے اُسے یہاں کیوں نہیں رکھا؟ تمھیں یہاں رکھ کر اُسے ایک بڑا چور بنانا تھا۔"
مونکس نے غصّے سے کہا۔

"تم غلط کہتے ہو میرے دوست لڑکے کی تربیت کرنا مشکل ہے۔ تمھیں یاد رکھنا چاہیے کہ کیا واقعہ پیش آیا تھا جب میں نے اس کو ڈوجر اور چارلی بیٹس کے ساتھ..... وہ تو لڑکی پکڑ کر واپس لے آئی .... لیکن وہ اب بدل گئی ہے اور اس لڑکے کی مدد کرنا چاہتی ہے۔"

"تو پھر اس لڑکی کو مار ڈالو۔"

"شاید مجھے ایسا ہی کرنا پڑے۔" فیگن نے زہریلی مُسکراہٹ سے کہا۔

"لیکن ابھی نہیں ابھی وہ ہمارے لیے فائدہ مند ہے۔ ہمیں تھوڑا انتظار کرنا چاہیے۔ جب لڑکا مشکل میں ہوتا ہے تو وہ اُس سے ہمدردی کرنے لگتی ہے یہ میں پہلے بھی دیکھ چکا ہوں۔" فیگن ایک منٹ کے لیے رُکا پھر کہنے لگا "بوڑھے فیگن پہ بھروسہ رکھو مونکس! اگر لڑکا زندہ رہا تو میں تمھارے لیے اس کو چور بنا دوں گا اور اگر وہ مر گیا......"

"مر گیا! وہ مردے کی طرح پیلا پڑ گیا۔" اگر وہ مر گیا تو اُس میں میری

www.taemeernews.com

غلطی نہیں ہے۔ اس میں میری غلطی نہیں ہے۔"
اُس نے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔ پھر فیگن کے بازو کس کر پکڑ لیے۔
"کیا تم نے میری بات سُنی ؟ میں تمھارے لیے کچھ نہیں کروں گا۔ میں نے کچھ نہیں کیا اُس کے قتل کے لیے ....." مونکس غصّے میں بھر گیا۔ غصّے کے عالم میں وہ ایک حیوان لگ رہا تھا جیسے وہ ایک سفید بھوت ہے جس کے گال کا سرخ نشان آگ کی طرح دہک رہا تھا۔ اُس کی آنکھوں سے وحشت برس رہی تھی۔ اچانک اُس نے چلّا کر کہا۔

"وہ کیا ہے ؟"
"کیا ؟ کہاں ؟" فیگن نے پوچھا۔
"وہاں۔"
مونکس نے دیوار کی طرف اشارہ کرکے بتایا۔ "میں نے دیوار پر ایک عورت کی پرچھائیں دیکھی ہے۔"
وہ یہ دیکھنے کے لیے باہر بھاگے کہ وہاں کون ہے لیکن وہاں کوئی نہیں تھا۔ راستہ خالی تھا اور مکان میں خاموشی۔
"میں نے اُسے دیکھا ہے وہ ایک عورت تھی وہ بھی ضرور چھپ کر ہماری باتیں سن رہی تھی۔"
مونکس نے بڑے خوف سے اور ڈرے ہوئے لہجے میں کہا۔
"تم نے کچھ نہیں دیکھا گھر میں کوئی نہیں ہے سوائے ٹوبی کریکیٹ اور لڑکوں کے جو گہری نیند سو رہے ہیں آؤ اور دیکھو۔"
فیگن مونکس کو ہر کمرے میں لے گیا جہاں کوئی نہیں تھا سوائے تین چوروں کے جو خرّاٹے لے کر سو رہے تھے۔
"تم نے دیکھا ! تم غلطی پر ہو۔" فیگن نے کہا۔

www.taemeernews.com

"شاید میں غلطی پر تھا۔" مونکس جو ڈر کی وجہ سے کپکپا رہا تھا۔ یہ کہہ کر چلا گیا۔

(۱۴)

آلیور کو مسز مے لیو اور مس روز نے بچا لیا

حویلی میں کھانے کے کمرے میں ناشتے کی میز پر دو عورتیں بیٹھی تھیں مسٹر گلس اب صاف ستھرا کالے رنگ کا لباس پہنے ادب سے کھڑے تھے۔ ان عورتوں میں ایک بوڑھی اور ایک سترہ سال کی نوجوان عورت تھی۔

"برٹلس کو گئے ہوئے بہت دیر ہو گئی" بوڑھی عورت نے گلس سے کہا۔

گلس نے اپنی گھڑی دیکھ کر کہا۔

"ایک گھنٹہ تیس منٹ ہو گئے ہیں مم"

اسی وقت باغ کے دروازے پر ایک گاڑی رکی جس میں سے ایک بھاری بھرکم شریف آدمی اترا اور پھر جلدی سے کمرے میں چلا گیا۔ اس نے حیرت اور تعجب سے پوچھا۔

"میں نے کبھی ایسا نہیں سنا میری عزیزہ مسز مے لی! میری عزیزہ مس روز! یہ آپ کے لیے کتنا بڑا صدمہ ہے۔"

"اوہ مہربانی سے ڈاکٹر لوس برن کیا آپ اوپر جا کر اس بے چارے کو دیکھیں گے؟" روز نے التجا کی۔

"ضرور ضرور گلس مجھے وہاں لے چلو۔"

کرکیٹ اسے مریض کے پاس لے گیا۔ ڈاکٹر کافی دیر تک غائب رہا اس کی گاڑی سے ایک بڑا چمکتا بیگ نکالا گیا۔ سونے کے کمرے کی گھنٹی بار بار بج رہی تھی۔ نوکر جلدی جلدی کبھی اوپر اور کبھی نیچے آ جا رہے تھے۔ آخر

www.taemeernews.com

بہت دیر بعد ڈاکٹر کھانے کے کمرے میں آکر خواتین سے باتیں کرنے لگا اُس نے کہا۔

"بڑے تعجب کی بات ہے مسز مے لی۔"

"میں اُمید کرتی ہوں کہ وہ اب خطرے سے باہر ہے۔"

بوڑھی عورت نے کہا۔

"نہیں وہ دو ایک ہفتے میں بالکل اچھا ہو جائے گا۔"

ڈاکٹر نے اُنھیں بتایا پھر اُس نے پوچھا۔

"کیا آپ نے اُس چور کو دیکھا ہے ؟"

"نہیں۔"

"کیا گلس نے اس کے بارے میں آپ کو نہیں بتایا۔"

"نہیں۔"

"کیا آپ اس کو دیکھنا پسند کریں گی اگر میں آپ کے ساتھ چلوں ؟"

"ہاں میں دیکھوں گی اور اگر روز چاہے تو وہ بھی دیکھ سکتی ہے۔"

ڈاکٹر دونوں عورتوں کو زینے کے اوپر گلس کے کمرے میں لے گیا۔ اُس نے بستر کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

"وہ چالاک چور وہاں لیٹا ہے۔"

دونوں عورتوں کو یہ دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی کہ وہاں تو ایک بچہ گہری نیند سو رہا ہے۔ ایک معصوم سا بچہ! جس کا چہرہ سفید ہو رہا تھا۔ اُس کا زخمی ہاتھ اس کے سینے پر رکھا تھا۔ اور دوسرا اُس کے سر کے نیچے دونوں آہستہ سے اُس کے بستر کی طرف بڑھیں روز نے جھک کر اپنے ہاتھ سے آہستہ سے اُس کے ماتھے پر پڑے ہوئے بالوں کو اوپر ہٹایا۔ لڑکے نے حرکت کی اور سوتے میں ایسے مسکرانے لگا جیسے وہ اُن کی ہمدردی کو محسوس کر رہا ہو۔

"اس کا کیا مطلب ہے ؟" مسز مے لی نے پوچھا۔

www.taemeernews.com

"یہ غریب لڑکا چور نہیں ہے۔"

"یہ بہت نو عمر ہے،" روز نے کہا جس کی آنکھوں سے آنسو بہہ بہہ کر گالوں پر آرہے تھے۔

"ہمیں اس کو جگانا نہیں چاہیئے" ڈاکٹر لوس برن نے کہا۔

"ہمیں دوسرے کمرے میں چلنا چاہیئے۔"

مس روز نے کہنا شروع کیا۔

"سوچو! یہ کتنا نو عمر ہے شاید اس کو ماں کا پیار نہیں ملا۔ شاید اس کا کوئی گھر بھی نہیں ہے۔ بیچارہ! آنٹی اس لڑکے کو جیل نہ بھیجے گا۔"

بوڑھی عورت نے کہا۔

"کیا تم سوچتی ہو کہ میں اس کا ایک بال بھی بیکا ہونے دوں گی۔ میں زیادہ دنوں تک زندہ نہیں رہ سکتی۔ میں اس کی ہر ممکن مدد کروں گی۔ ڈاکٹر لوس برن میں اس کی مدد کس طرح کر سکتی ہوں۔"

"میں سوچ کر بتاتا ہوں۔" رحمدل ڈاکٹر نے کہا۔

www.taemeernews.com

کچھ دیر تک وہ سوچ میں ڈوبا رہا پھر اُس نے کہا۔
"کیا ان نوکروں پر بھروسہ کر سکتے ہیں کہ وہ اس لڑکے کے بارے میں کچھ نہیں بتائیں گے۔"
"وہ وہی کریں گے جو میں اُن سے کہوں گی۔"
"ٹھیک ہے" ڈاکٹر نے کہا۔ "لیکن سب سے پہلے یہ جاننا چاہیئے کہ لڑکا ہوش میں آنے کے بعد کیا کہتا ہے۔ اگر ہم نے اُس کو بے گناہ پایا تو ہم اُس کی مدد کریں گے لیکن اگر وہ مجرم ہے تو ہم اُس کو پولیس کے حوالے کر دیں گے کیا آپ کو اس بات سے اتفاق ہے۔؟"
دونوں عورتیں اس پر راضی ہوگئیں کیونکہ اُنھیں یقین تھا کہ آلیور بے گناہ ہے۔
آلیور کئی گھنٹے تک سوتا رہا شام کو جب وہ جاگا تو اُس کو بہت کمزوری محسوس ہو رہی تھی۔ وہ اپنی بپتا سنانے کے لیے بے تاب تھا۔ خواتین اُس کی دکھ بھری کہانی سن کر رونے لگیں۔ رحمدل ڈاکٹر نے بھی اپنے آنسو چھپانے کی بہت کوشش کی اُنھوں نے لڑکے کے آرام کا بہت خیال رکھا۔
آلیور اُس رات اپنے ہونٹوں پر مسکراہٹ لیے ہوئے سو گیا۔ کیوں کہ اُس کو ایک گھر مل گیا تھا۔
جب پولیس پوچھ گچھ کرنے آئی تو مسٹر گلس اور مسٹر برٹلس نے جیسا کہ اُنھیں ہدایت کی گئی تھی کہہ دیا کہ آلیور بندوق سے کھیل رہا تھا کہ بندوق چل گئی اور وہ زخمی ہو گیا۔ انھوں نے دونوں چوروں کے بارے میں بھی کچھ نہیں بتایا۔ پولیس کو اُن پر یقین آگیا اور اس طرح آلیور پولیس کی گرفت سے بچ گیا۔

www.taemeernews.com

(۱۴)

مسز مے لیو کے پاس آلیور کو خوشی اور سکون ملا

آلیور دس دن تک بہت بیمار رہا پھر وہ تھوڑا اچھا ہونے لگا کچھ باتیں ایسی تھیں جن سے وہ فکر مند تھا۔ روز نے اس سے پوچھا۔

"کیا بات ہے؟"

آلیور نے اُس کو بتایا۔

"میری خواہش ہے کہ میں مسٹر براؤن لو سے ملوں میں اُن کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے اُن کے پیسے اور کتابیں نہیں چرائی تھیں۔"

"جب تمہارے بدن میں طاقت آجائے تو جاکر اُن سے مل آنا" روز نے اس سے وعدہ کیا۔

اس بات کو زیادہ عرصہ نہیں ہوا تھا کہ ڈاکٹر لوس برن آلیور کو مسٹر براؤن لو سے ملانے لندن لے گئے۔ جب وہ مسٹر براؤن لو کی گلی میں داخل

www.taemeernews.com

ہوئے تو آلیور کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔

"یہی ہے۔" اس نے چلا کر کہا اور ایک بڑے سفید مکان کی طرف اشارہ کیا۔ گاڑی رُک گئی۔

مسٹر براؤن لو کے دروازے پر تختی لگی تھی۔

"مکان خالی ہے۔"

مسٹر براؤن لو مکان چھوڑ کر جا چکے تھے اور مکان خالی تھا۔ آلیور مایوس ہو کر رونے لگا۔

"شاید پڑوس کے لوگ کچھ بتا سکیں کہ وہ اب کہاں ہیں؟" ڈاکٹر لوس برن نے کہا۔

"لیکن پڑوسی صرف اتنا بتا سکے کہ مسٹر براؤن لو چھ ہفتے پہلے مکان چھوڑ کر گئے ہیں۔ انھوں نے یہ بھی بتایا کہ اُن کی مالکہ مکان اور دوست مسٹر گرم وِگ بھی اُن کے ساتھ گئے ہیں۔

آلیور اور ڈاکٹر لوس برن کا اب وہاں ٹھہرنا بیکار تھا اس لیے وہ واپس آگئے آلیور بہت مغموم تھا۔ حالانکہ وہ ایک طرح سے اپنے گھر ہی جا رہا تھا جہاں اس کو مسز میلی اور روز کا پیار اور رحمدل ڈاکٹر لوس برن کی ہمدردی ملنے کا یقین تھا۔

موسم بہار کے شروع میں مسز میلی آلیور کو اپنے شہر کے مکان میں لے گئیں جہاں باغوں میں پھلوں کے درخت تھے اور کھیتوں میں پھول کھلے تھے۔ پھر اُن پر کیسے پرندے گانا گاتے تھے! آلیور کو ایسا سکون اور خوشی کبھی نہیں ملی تھی ہر صبح آلیور ایک شریف بوڑھے آدمی سے پڑھنے لکھنے جاتا۔ مسز میلی اور مس روز کے ساتھ چہل قدمی کرتا۔ شام کو وہ ایک ساتھ مل کر باتیں کرتے۔ یا روز ان کو کچھ پڑھ کر سناتی۔ اکثر روز پیانو بجا کر گانا گاتی۔ بوڑھی مسز میلی اس کو بڑی محبت سے سنا کرتی اور آلیور بھی۔ رات

www.taemeernews.com

کو وہ آرام سے صاف ستھرے بستر پر علیحدہ کمرے میں سوتا۔ تین مہینے آلیور ٹوسٹ کے لیے بہت خوشی کے دن تھے۔

لیکن اس کی یہ خوشی کیا زیادہ دیر تک قائم رہی؟

نہیں زیادہ نہیں! ارٹفل ڈوجر نے پتہ لگا لیا تھا کہ آلیور کہاں رہتا ہے۔ فیگن اس کے پیچھے لگا تھا۔ اور مونکس بھی۔ کسی پُراسرار مقصد کے لیے مسٹر مونکس آلیور کو ایک مجرم بنانا چاہتا تھا۔

ایک شام کو آلیور نے دونوں کو ایک ساتھ دیکھا۔ واقعہ کچھ اس طرح پیش آیا کہ آلیور اپنے کمرے میں پڑھ رہا تھا اس کی میز کھڑکی کے قریب تھی۔ شام کافی ہو گئی تھی۔ آلیور پڑھتے پڑھتے میز پر سر رکھ کر سو گیا تھا۔ سوتے میں اُس نے ایک خوفناک خواب دیکھا کہ وہ فیگن کے کمرے میں ہے۔ پھر وہ ایک چیخ مار کر جاگ گیا۔ کھڑکی میں دو شیطان چہرے اُس کی طرف دیکھ رہے تھے۔ فیگن کا

www.taemeernews.com

چہرہ اور سرخ نشان والے کا آلیور مدد کے لیے چلایا۔

گلس، بڑلس اور ڈاکٹر لوس برن بھاگے ہوئے آئے اُن کے ساتھ مسز مے لیو اور روز بھی تھیں۔

" یہ فیگن ہے وہاں باہر فیگن ہے۔" آلیور نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

وہ سب بھاگ کر باغ میں گئے اور ہر جگہ تلاش کیا۔ لیکن دونوں مجرم فرار ہو چکے تھے۔

" شاید تم نے خواب دیکھا ہے میرے لڑکے" ڈاکٹر نے کہا۔

" نہیں نہیں میں نے اُنھیں جاگتے میں دیکھا ہے۔"

ڈاکٹر نے گھبرا کر کہا۔" میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہ فیگن ابھی تک اس لڑکے کے پیچھے کیوں لگا ہے؟ اس کے پیچھے ضرور کوئی راز ہے اور وہ سرخ نشان والا آدمی آلیور کے پیچھے کیوں پڑا ہے؟ میں چاہتا ہوں کہ میں اس راز کو معلوم کروں۔"

۱۵

ایک ملاقاتی مسٹر بمبل سے ملنے آتا ہے

مسٹر بمبل اس کہانی میں دوبارہ آتے ہیں جب آلیور یتیم خانے میں تھا وہ اس کے مالک تھے اور اب وہ ایک دل شکستہ شخص تھے۔ ان کی رنجیدگی کا سبب ان کی بیوی تھی۔ جن سے انھوں نے حال ہی میں شادی کی تھی۔

مسز بمبل یتیم خانے کی مالکن تھی۔ شادی سے پہلے وہ بے زبان اور فرماں بردار تھی لیکن شادی کے بعد وہ بالکل بدل گئی تھی! مسٹر بمبل اس کی بدزبانی اور بھاری ہاتھوں سے ڈرتے تھے۔ وہ اکثر اُنھیں مارتی تھی اُسی طرح جیسے وہ

www.taemeernews.com

لڑکوں کو مارتے تھے۔ مسٹر ببل کی زندگی اب بہت دُکھی تھی۔

مسٹر ببل یتیم خانے کے اپنے کمرے میں اکیلے بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک ملاقاتی اندر آیا وہ ایک لمبے قد کا کالا آدمی تھا۔ جس کے داہنے گال پر سرخ نشان تھا اس کے کپڑے دھول سے اَٹے ہوئے تھے۔ جیسے وہ لمبا سفر طے کرکے آیا ہو۔ اجنبی نے راہ داری کو دھیان سے دیکھا کہ وہاں کوئی ہے تو نہیں پھر اُس نے بڑی احتیاط سے دروازہ بند کیا اور کہا۔

"میں تم سے کچھ معلوم کرنے آیا ہوں۔ اس کام کے لیے میں تمھیں معاوضہ دوں گا۔"

اُس نے کچھ سونے کے سکّے میز پر پھینکے اور کہا "انھیں اُٹھا لو اگر تم نے واقعی میری مدد کی تو اس سے زیادہ دوں گا۔"

پھر اس نے پوچھا "کیا تمھیں یاد ہے بارہ سال پہلے...... گزشتہ جاڑوں میں اس واقعہ کو بارہ سال ہوگئے۔.... جب ایک لڑکا پیدا ہوا تھا۔"

مسٹر ببل نے اُس سے کہا "اُس وقت ایک کیا بہت سے لڑکے پیدا ہوئے تھے۔"

"وہ لڑکا کمزور، پیلا اور ڈراؤنا لگتا تھا تم نے اُسے تابوت بنانے والے کے یہاں کام کرنے کے لیے بھیجا تھا لیکن وہاں وہ زیادہ دن نہیں رُکا تھا اور کہیں بھاگ گیا تھا۔...."

"اوہو! تمھارا مطلب آلیور ٹوئسٹ سے ہے! وہ مجھے بہت اچھی طرح یاد ہے وہ ایک چھوٹا سا بدنصیب لڑکا ہے جس نے مجھ سے کھانے کو زیادہ مانگا تھا وہ......"

"میں اُس کے بارے میں نہیں پوچھ رہا ہوں اس کی ماں کے بارے میں معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ وہ بوڑھی عورت کہاں ہے جو مرتے وقت اُس کے پاس تھی۔"

www.taemeernews.com

"تقریباً تین مہینے پہلے اُس کی موت ہوگئی۔"

اجنبی یہ سن کر خوش نظر آنے لگا وہ جانے کے لیے اُٹھا لیکن مسٹر بمبل نہیں چاہتے تھے کہ وہ جلدی واپس جائے وہ اُس سے اور زیادہ پیسے لینے کی اُمید میں تھے۔"

"ابھی مت جاؤ۔" انھوں نے کہا "مجھے اور باتیں یاد آگئی ہیں۔"

"جلدی بتاؤ۔"

"مسز بمبل اس بوڑھی عورت کے پاس تھی جب وہ مری تھی اس نے میری بیوی کو آلیور کی ماں کے بارے میں کچھ بتایا تھا۔"

"کیا؟" اجنبی نے حیرانی سے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم! تمھیں میری بیوی سے بات کرنا ہوگی وہی بتا سکتی ہے اس کے پاس آلیور کی ماں کا لاکٹ بھی ہے۔"

"اس کے اندر کیا ہے؟"

"بالوں کی دو لٹیں اور ایک شادی کی انگوٹھی جس پر اگنیس لکھا ہے۔"

"اُسے میرے پاس لانا۔"

"کب؟"

"کل.... شام کے سات بجے میں اس پتے پر تمھارا انتظار کروں گا۔"

اجنبی نے لرزتی انگلیوں سے ایک کاغذ کے ٹکڑے پر پتہ لکھا۔

"لاکٹ کو اپنے ساتھ لانا یاد رکھنا میں اس کی اچھی قیمت دوں گا اور ہاں کسی کو کچھ بتانا مت! سن لیا؟"

اجنبی اتنا وحشی نظر آرہا تھا کہ مسٹر بمبل کو ڈر لگنے لگا۔

"ہم ضرور آئیں گے۔" اُس نے پتے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا نام لے کر آپ کے بارے میں پوچھیں۔"

"مونکس" اجنبی نے جواب دیا۔ یہ کہہ کر وہ جلدی سے چلا گیا۔

www.taemeernews.com

(۱۶)

مونکس سے مسٹر اور مسز بمبل کی گفتگو

اگلی شام ساڑھے آٹھ بجے مسٹر بمبل اپنی بیوی کو لے کر ایک گندے قصبے میں جو دریا کے نزدیک تھا گئے۔ اس وقت آندھی اور طوفان آ رہا تھا۔ دونوں خوف زدہ تھے۔ گرج اور چمک سے زیادہ وہ اس قصبے سے خوفزدہ تھے جو جرائم پیشہ لوگوں کا اڈہ تھا۔ آخرکار وہ مونکس کے دیے ہوئے پتے پر پہنچے۔ یہ ایک گودام تھا جس کا نچلا حصّہ پانی میں ڈوبا تھا۔ اور اوپر کا حصّہ کسی بھی وقت ڈوب سکتا تھا۔

زینے کے اوپر کھڑکی کھلی اور آواز آئی۔

"نیچے ہی رہو میں ایک منٹ میں آتا ہوں۔" چند منٹ کے بعد مونکس نے دروازہ کھول کر کہا۔ "جلدی اندر آجاؤ۔"

اپنا ڈر چھپاتے ہوئے مسز بمبل اندر داخل ہوئیں مسٹر بمبل ڈرے ڈرے سے اُن کے پیچھے تھے۔ مونکس نے دروازے میں تالا لگایا اور ٹوٹے ہوئے زینے سے انھیں اوپر لے گیا۔ بادل کی گرج سے پوری عمارت لرز رہی تھی۔ اور بجلی کی چمک نے انھیں چکا چوند کر دیا تھا۔ مونکس انھیں شکستہ کمرے میں لے گیا۔ جہاں لیمپ کی مدھم روشنی ہو رہی تھی۔ کمرے میں تین کرسیوں اور ایک ٹوٹی ہوئی میز کے علاوہ کچھ نہ تھا۔

مونکس نے کہا "بیٹھ جاؤ میرے پاس فالتو وقت نہیں ہے۔"

مسز بمبل کی طرف گھورتے ہوئے اس نے کہا۔

"مجھے اس عورت کے بارے میں تفصیل سے بتاؤ۔"

www.taemeernews.com

"تمھارے لیے اس کی کیا اہمیت ہے ؟"

"میں نہیں بتا سکتا جب تک مجھے اس کی تفصیل نہ معلوم ہو جائے۔"

"اور میں اس وقت تک نہیں بتاؤں گی جب تک مجھے یہ معلوم نہ ہو جائے کہ مجھے کیا معاوضہ ملے گا۔"

"میں تمھیں بیس پونڈ تک دوں گا۔ بتانا شروع کرو۔"

"اکیس!" مسٹر ببل جلدی سے بولے۔

"اپنا منھ بند کرو بوڑھے" اس کی بیوی نے کہا۔

"میں پچیس پونڈ لوں گی تب بتاؤں گی" اس نے مونکس سے کہا۔

"ٹھیک ہے شروع کرو۔!"

مسز ببل نے کہنا شروع کیا۔

"جس وقت بڑھیا کا انتقال ہوا تو میں اس کے پاس تھی اس نے مجھے ٹوئسٹ کی جوان ماں کے بارے میں بتایا۔ . . . بوڑھی سیلی نے اس کا سامان چرایا تھا۔"

"آگے کہو۔"

"جب وہ مر رہی تھی تو نوجوان عورت نے بڑھیا سیلی کو ایک لاکٹ دیا تھا۔ سیلی نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اس لاکٹ کو آلیور ٹوئسٹ کو دیدے گی لیکن اس نے ایسا نہیں کیا اور لاکٹ اپنے قبضے میں ہی رکھا۔"

"لاکٹ کہاں ہے ؟"

"پچیس پونڈ کہاں ہیں ؟"

مونکس نے پچیس پونڈ گن کر میز پر رکھ دیے جنھیں مسز ببل نے اٹھا کر اپنے پرس میں رکھ لیے پھر اس نے اپنی جیب سے چمڑے کا ایک چھوٹا سا بٹوہ نکال کر میز پر ڈال دیا اور کہا۔

"لاکٹ اس میں ہے۔"

www.taemeernews.com

مونکس نے جھپٹ کر بٹوہ اُٹھایا اور لرزتے ہاتھوں سے اُسے کھولا اور سونے کا لاکٹ نکالا جس میں دو بالوں کی لٹیں اور شادی کی انگوٹھی رکھی تھی۔

"کیا اس میں صرف یہی چیزیں ہیں ؟"

"ہاں ۔"

مونکس نے اچانک اُنھیں حکم دیا۔

"حرکت مت کرنا! جہاں ہو وہیں بیٹھے رہو۔" یہ کہتے ہوئے اُس نے میز

www.taemeernews.com

کو ایک طرف ہٹایا جس کے نیچے لوہے کا ایک کڑا تھا۔ مونکس نے کڑے کو کھینچا تو فرش میں ایک چور خانہ نظر آیا۔

”آؤ اور دیکھو۔“ اس نے کہا اور لیمپ کی روشنی چور خانے کے قریب کر دی۔ مسٹر اور مسز بمبل سوراخ کے نزدیک آئے اور نیچے جھانک کر دیکھا اُن کے نیچے دریا بڑی تیزی سے بہہ رہا تھا۔ مونکس نے لاکٹ کو دریا میں پھینک دیا اور اس کو بہتے ہوئے دیکھتا رہا۔

”اب .... یہ اب کبھی نظر نہیں آئے گا۔“ پھر اُس نے مسٹر بمبل اور ان کی بیوی کی طرف مڑ کر کہا۔

”اب تم جا سکتے ہو اور ہاں اپنی زبان بند رکھنا اور اگر ایسا نہیں کیا تو .....“

مسٹر بمبل اور ان کی بیوی جلدی سے زینے کی طرف بھاگے وہ بہت خوفزدہ تھے۔ لیکن وہ طوفان سے زیادہ مونکس سے ڈر رہے تھے۔ وہ جلدی سے بارش اور اندھیرے میں ہی اپنے گھر چلے گئے۔ بادل اب بھی گرج رہے تھے اور بجلی بھی چمک رہی تھی۔

۱۷

نینسی ایک بات سن کر مس روز کے پاس گئی

ٹوبی کریکیٹ کے تھوڑے دنوں بعد بل شیک واپس گھر لوٹ آیا۔ صرف نینسی کو اس کے لوٹنے کی خوشی تھی۔ پھر بل شیک بیمار ہو گیا۔ اکیلی نینسی اس کی بیماری کے دوران اس کے پاس رہی وہ ایک ماں کی طرح اس کی دیکھ بھال کرتی تھی۔ فیگن اور اُس کے گروہ کے لوگ کبھی اسے دیکھنے نہیں آئے۔ بل شیک

www.taemeernews.com

کام بھی نہیں کر سکتا تھا اس کو اور نینسی کو روپیوں کی بہت ضرورت تھی۔ ان کی ضرورت بہت بڑھ گئی تھی لیکن فیگن ابھی تک اُن کے ہتھے نہیں چڑھا تھا۔

آخر جب فیگن بل شیک کو دیکھنے آیا۔ بل شیک اس وقت پہلے سے بہتر تھا حالانکہ اس کا مزاج ابھی تک بہت خراب تھا۔

"افسوس! آخر کار تم آ ہی گئے۔" وہ غرّایا "تم سوچتے تھے کہ میں مر جاؤں گا بوڑھے چالاک چور! اگر یہ لڑکی یہاں نہ ہوتی تو میں مر جاتا..."

"اور کون لایا تھا اس لڑکی کو تمہارے پاس۔"

"یہ سچ ہے" نینسی نے کہا۔

"ادھر دیکھو" بل شیک نے کہا "مجھے روپیوں کی ضرورت ہے اور ابھی۔"

"میرے پاس ایک پیسہ بھی نہیں ہے۔" فیگن نے اس سے کہا۔

"لیکن گھر پر تمھارے پاس بہت زیادہ پیسہ ہے۔"

"بل شیک تم غلطی پر ہو۔ میرے پاس کچھ نہیں ہے میں بوڑھا غریب آدمی ہوں میں ...."

"بکواس بند کرو مکار بوڑھے شیطان! بل شیک غرّایا۔"

"اچھا آج شام کو میں کچھ ڈوجر کے ساتھ بھیج دوں گا۔"

"نہیں تم نہیں جاتے! میں تمھیں جانتا ہوں۔ نینسی تمھارے ساتھ جائے گی اور تم اس کو فوراً روپے دو گے۔"

نینسی نے اپنا کوٹ اور ہیٹ پہن لیا وہ اور فیگن ایک ساتھ گھر سے چلے گئے تمام راستے فیگن اس سے کہتا رہا۔

"میں ایک غریب آدمی ہوں نینسی میرا تمام روپیہ لڑکوں پر خرچ ہو چکا ہے۔ میں انھیں اپنے پاس رکھنا چاہتا ہوں۔ حالانکہ وہ میرے ساتھ بہت بُرا برتاؤ کرتے ہیں جو میرے پاس ہوتا ہے وہ سب لے لیتے ہیں۔ میں ایک

www.taemeernews.com

غریب بوڑھا آدمی ہوں میری دوست۔"

جب وہ فیگن کے گھر پہنچے تو وہاں پر ایک آدمی فیگن کا انتظار کر رہا تھا۔ وہ ایک لمبا کالا آدمی تھا جس کے گال پر سرخ نشان تھا۔

"مونکس!" فیگن نے تعجب سے کہا پھر وہ نینسی کی طرف مڑا۔

"تم یہاں رُکو میری دوست مجھے اس شریف آدمی سے کچھ ضروری باتیں کرنی ہیں۔" یہ کہتے ہوئے وہ مونکس کو لے کر زینے کے اوپر چلا گیا۔

چند منٹ کے بعد نینسی اُن کے پیچھے چپکے سے اوپر چلی گئی وہ دروازے سے لگ کر کھڑی ہو گئی اور اُن کی باتیں سننے لگی۔ اُن کی باتیں سن کر وہ پیلی پڑتی گئی وہ وہاں تقریباً دس منٹ تک رُکی اور پھر آہستہ سے نیچے اُتر آئی۔

فیگن اور مونکس بھی اس کے آنے کے تھوڑی ہی دیر بعد نیچے آ گئے۔

مونکس فوراً چلا گیا فیگن نینسی کے پاس آیا۔

"کیوں نینسی میری دوست تم اتنی پیلی کیوں ہو رہی ہو؟" اُس نے تعجب سے کہا نینسی نے کوئی جواب نہیں دیا۔

www.taemeernews.com

فیگن نے اُسے بل شیک کے لیے روپے دیے جنھیں لے کر وہ فوراً چلی گئی۔ گلی کے آدھے راستے میں اُس کی طاقت نے جواب دے دیا۔ وہ ایک دروازے کی سیڑھیوں پر بیٹھ گئی پھر کچھ دیر بعد وہ جلدی سے اُٹھ کر بل شیک کے گھر چلی گئی۔

شروع میں نقب زن نے اس کے زرد چہرے پر دھیان نہیں دیا۔ اُس نے اُسے پھل اور شراب لانے کے لیے باہر بھیج دیا جلدی ہی وہ اتنی زیادہ پی گیا کہ اُسے کسی بات کا ہوش نہ رہا۔ اُسی شام نینسی کو جاڑا بخار آ گیا۔

"کیا بات ہے؟ بل شیک نے غریب لڑکی سے پوچھا "تم مُردے کی طرح پیلی دکھائی دے رہی ہو۔"

"بات کیا ہو سکتی ہے؟ کوئی بات نہیں ہے ..... تم مجھ سے کیوں مذاق کر رہے ہو؟"

شیک نے اس کے بازوؤں کو بے ڈھنگے پن سے جھٹکا دیا۔ مجھے بتاؤ تمھیں کیا ہو رہا ہے۔" وہ چلایا۔

"کچھ نہیں بل ..... میں بالکل ٹھیک ہوں۔"

"اچھا! تم اس طرح دیکھنا بند کرو۔ اپنا چہرہ تبدیل کرو...... ورنہ میں اُسے خود بدل دوں گا۔" بل شیک نے اُسے اُٹھا لیا۔ نینسی مُسکرانے کی کوشش کرنے لگی پھر وہ میز کے پاس جا کر اس کے لیے شراب کا جام بھرنے لگی۔

"اسے پی لو۔" اس نے کہا شیک نے شراب جلدی سے پی لی۔

"اب ٹھیک ہے۔" اُس نے کہا۔

"تھوڑی شراب اور دوں؟" نینسی نے اُس سے پوچھا اور اُس کے جواب کا انتظار کیے بغیر اور جام بھرنے لگی۔ بل شیک کی آنکھ بچا کر اُس نے نیند کی دوا ملا دی۔ شیک نے اُسے پی لیا پھر تین منٹ کے بعد وہ گہری نیند سو گیا۔

نینسی جلدی سے باہر آئی باہر اندھیرا ہو گیا تھا۔ چرچ کے گھنٹے نے دس

www.taemeernews.com

بجائے۔ اُسے دیر ہو گئی۔

نینسی نے بھاگنا شروع کر دیا آخر کار وہ اپنی منزل مقصود پہنچ گئی۔ یہ ایک سنسان ہوٹل تھا جو ہائیڈ پارک کے قریب تھا وہ اندر گئی اور دربان سے پوچھنے لگی۔

"کیا میں مس روز سے بات کر سکتی ہوں۔"

"تم مس روز مے لی سے کیا چاہتی ہو؟ اُس نے اُس سے پوچھا۔

"مہربانی کر کے مجھے اس سے ملنے دیجیے یہ بہت ضروری ہے۔" نینسی نے اُس سے التجا کی۔

آدمی نے اس کے اداس چہرے کی طرف ہمدردی سے دیکھا۔ پھر وہ اوپر بھاگا اور جلدی ہی دوبارہ واپس آگیا۔

"میرے ساتھ آؤ۔" اس نے نینسی سے کہا اور اس کو لے کر مس روز مے لی کے کمرے میں لے گیا جہاں وہ ڈری اور سہمی ہوئی اس کا انتظار کرنے لگی۔

۱۸

نینسی نے مس روز مے لی کو فیگن اور مونکس کے بارے میں بتایا

"میں روز مے لی ہوں" ایک نرم آواز نے کہا "میں آپ کی کیا مدد کر سکتی ہوں۔"

نینسی نے اوپر دیکھا وہ نرم آواز اس کے دل میں کھپ گئی۔ اُس کی

www.taemeernews.com

آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

"تم مصیبت میں ہو۔" روز نے آہستہ سے کہا "مجھے بتاؤ کیا بات ہے۔"

"کیا دروازہ بند ہے۔" نینسی نے خوف سے پوچھا "کیا یہاں کوئی آدمی سن رہا ہے؟"

"نہیں! کیوں؟"

"میری زندگی تمہارے ہاتھوں میں ہے۔" نینسی نے اس سے کہا۔

www.taemeernews.com

"اگر گروہ کو پتہ چل گیا کہ میں یہاں آئی ہوں تو مجھے مار ڈالے گا۔ تم کسی سے کچھ نہیں کہنا۔"

"نہیں! نہیں!"

"میں نوجوان آلیور ٹوئسٹ کے بارے میں...... میں وہی لڑکی ہوں جو اُسے دوبارہ فیگن کے پاس دھوکے سے لے گئی تھی۔ جب وہ کتاب گھر جا رہا تھا۔"

"تم!"

"ہاں محترمہ میں وہی ملعون ہوں....."

نینی نے رونا شروع کر دیا پھر اُس نے آگے کہا۔

"محترمہ! میری تمام زندگی چوروں کے درمیان گزری ہے۔ جب سے میں پیدا ہوئی ہوں میں نے برائی کے سوا کچھ نہیں دیکھا ہے۔ چوری، مکاری، شراب اور برائی!"

"خاموش! خاموش!" روز چلائی "تمھاری یہ باتیں سن کر میرا دل غمگین ہو جائے گا مجھے تم پر رحم آتا ہے۔ مجھے تم سے بہت ہمدردی ہے۔"

"محترمہ! اگر تمھارے جیسے انسان پیدا ہو جائیں تو میرے جیسے بُرے انسان بہت کم رہ جائیں گے۔" غریب نینی نے کہا۔

"تمھیں میری بات سُننی پڑے گی میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے میں ایک راز کی خبر آپ کو ضرور بتاؤں گی کیا آپ مونکس نامی شخص سے واقف ہیں؟"

"مونکس کون؟ نہیں میں نے اس کا نام کبھی نہیں سُنا۔"

"وہ آپ کو جانتا ہے وہ آپ کے بارے میں سب معلومات رکھتا ہے میں نے اُسے فیگن سے کہتے ہوئے سُنا ہے اس لیے میں آپ کے پاس یہاں آئی ہوں..... بہت جلدی۔ آپ کے گھر ڈاکہ ڈالا جائے گا میں نے یہ

www.taemeernews.com

چھپ کر سُنا ہے۔ جب فیگن اور مونکس باتیں کر رہے تھے۔ مونکس نے فیگن کو بہت دولت دینے کا وعدہ کیا ہے اگر وہ آلیور کو لے جاکر چور بنادے"
"کیوں ؟"
"میں نہیں جانتی میں اس کے آگے کچھ نہیں جانتی۔ کیونکہ مونکس نے میری پرچھائیں دیوار پر دیکھ لی تھی اور میں جلدی سے وہاں سے بھاگ آئی تھی کل رات مونکس فیگن سے ملنے آیا تو میں نے اُن کی باتیں سنیں۔ میں نے مونکس کو یہ کہتے ہوئے سُنا۔
"مجھے کوئی خطرہ نہیں ہے یہ کوئی نہیں جانتا کہ وہ لڑکا کون ہے۔ میں نے لاکٹ دریا میں پھینک دیا ہے جو بوڑھی عورت نے آلیور کی ماں سے حاصل کیا تھا۔"
"میں بالکل نہیں سمجھی کہ اس کا کیا مطلب ہے ؟"
"میں بالکل نہیں جانتی لیکن یہ سچ ہے محترمہ یہ سب باتیں جو میں نے اپنی زبان سے کہی ہیں بالکل سچی ہیں اس کے بعد میں نے مونکس کو یہ کہتے سُنا۔
"میں لڑکے کو مار ڈالتا اگر میری زندگی اُس سے خطرے میں نہیں پڑتی لیکن میں نے اُس پر ابھی تک کڑی نگاہ رکھی ہے۔ کاش وہ پیدا نہ ہوتا۔ میرا چھوٹا بھائی آلیور!"
" اس کا بھائی !"
"اُس نے یہی کہا تھا محترمہ" نینسی نے چاروں طرف خوف سے دیکھا۔" اب میں چلتی ہوں بہت دیر ہوگئی مجھے واپس جانا ہے۔"
" واپس! اوہ ان کے پاس واپس نہ جاؤ یہیں رہو۔ میں تمہارے لیے ایک محفوظ جگہ تلاش کر دوں گی جہاں وہ تم کو کبھی نہ پا سکیں گے۔"
" محترمہ میں ضرور جاؤں گی وہ سب خراب آدمی ہیں لیکن اُن میں ایک آدمی ایسا ہے جس کو میں کبھی نہیں چھوڑ سکتی۔ کسی بھی صورت میں نہیں۔"

www.taemeernews.com

"اوہ! خدا آپ کی حفاظت کرے۔ خدا آپ کو اس دکھ بھری زندگی سے چھٹکارہ دلائے۔"

"بہت زیادہ دیر ہو گئی ہے محترمہ بہت زیادہ!"

نینسی ہچکیاں لینے لگی پھر وہ اندھوں کی طرح دروازے میں چلی گئی۔

"ایک منٹ رکیئے! مجھے بتایئے میں آپ سے کہاں مل سکتی ہوں۔"

"ہر اتوار کی شام کو گیارہ بجے سے آدھی رات تک تم مجھ سے لندن برج پر مل سکتی ہو...... اگر میں اس وقت تک زندہ رہی تو ضرور ملوں گی۔"

"مجھے آپ پر بہت رحم آتا ہے میں آپ کی کس طرح مدد کروں؟"

"کوئی میری مدد نہیں کر سکتا محترمہ...... صرف موت ہی۔" نینسی ہچکیاں لیتی ہوئی جانے لگی۔ دروازے پر پہنچ کر اس نے کہا "معصوم آلیور کی حفاظت کرنا۔"

روز مے لی کرسی پر گر پڑی وہ بے ہوش ہونے لگی۔ پھر کچھ دیر کے بعد اس نے سوچنا شروع کیا کہ وہ آلیور کو بچانے کے لیے ضرور کچھ کرے گی۔ اسے کیا کرنا چاہیئے؟ وہ سوچ میں پڑ گئی۔ ساری رات وہ سوچتی رہی۔

۱۹

مسٹر براؤن لو کو آلیور کی سچائی کا پتہ چل گیا

مسز مے لیو لندن میں دو تین روز گزارنے آئی تھیں۔ وہاں پر روز اسی دوران میں کچھ کرنا چاہتی تھی لیکن وہ یہ نہیں جانتی کہ وہ کیا کرے؟ ساری رات اس نے جاگ کر گزاری دوسری صبح تک اس کی کچھ سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ کیا کرے اس نے نینسی کی کہانی اپنی آنٹی کو نہیں سنائی کیوں کہ وہ ڈرتی

www.taemeernews.com

تھی کہ اس سے بوڑھی عورت خوفزدہ ہو جائے گی۔ کہاں تک وہ اُس کی مدد کرے گی؟

صبح ہی صبح آلیور مسٹر گلس کے ساتھ چہل قدمی کو گیا۔ جب وہ واپس آیا تو اُس نے خوش ہو کر بتایا۔

"میں نے مسٹر براؤن کو دیکھا ہے۔" وہ چلایا "میں نے اُنھیں اُن کی گاڑی سے اترتے دیکھا ہے انھوں نے مجھے نہیں دیکھا لیکن میں جانتا ہوں وہ کہاں رہتے ہیں۔ کیا آپ میرے ساتھ اُن کو میری کہانی سنانے چلیں گی؟"

"مسٹر براؤن لو! وہی ایک ایسے آدمی ہیں جو مجھے مشورہ دے سکتے ہیں۔ وہی مجھے بتائیں گے کہ مجھے کیا کرنا چاہیے۔" روز نے سوچا پھر وہ جلدی سے آلیور کے ساتھ مسٹر براؤن لو کے گھر جانے کے لیے تیار ہو گئی۔

جب وہ ان کے گھر پہنچے اُس نے آلیور کو گاڑی میں چھوڑا اور اپنا کارڈ ایک نوکر کو دے کر کہا کہ وہ مسٹر براؤن لو سے بہت اہم بات کرنا چاہتی ہے۔ نوکر واپس آکر اُس کو اپنے ساتھ اوپر لے گیا اور مسٹر براؤن لو کے کمرے میں پہنچا دیا۔ جہاں پر دو مہذب آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔ مسٹر گرم ویگ روز کو دیکھ کر کمرے سے جانے لگے۔ لیکن روز نے اُنھیں روک لیا۔

"مہربانی سے آپ رُک جائیے۔" اُس نے کہا "یہ ایک ایسی بات ہے میں آپ سے بھی مشورہ کرنا ہے۔۔۔ آپ دونوں اُس نوجوان لڑکے سے ہمدردی کرتے ہیں جو میرا عزیز دوست آلیور ٹوئسٹ ہے۔"

"آہا!" مسٹر گرم ویگ نے خوش ہو کر کہا۔

"میری نوجوان عزیزہ! اگر آپ نے اس کے بارے میں اچھی خبر سنائی تو مجھے بڑی خوشی ہوگی۔" مسٹر براؤن نے کہا۔ انھوں نے اپنی کرسی مس مے لی کے قریب کرلی۔

www.taemeernews.com

"وہ ایک بُرا لڑکا ہے۔" مسٹر گرِم ویگ نے کہا۔ "حقیقت میں وہ ایک ۔ ۔ ۔ ۔ یا پھر میں اپنی ٹوپی چبا لوں گا۔"

"اوہ، نہیں!" روز چلائی۔ "سنیئے میں آپ سے کیا کہنا چاہتی ہوں۔" پھر روز نے انھیں تمام واقعہ بتا دیا جو آلیور کے ساتھ پیش آیا تھا جب وہ مسٹر براؤن لو کے گھر سے گیا تھا۔ اُس نے انھیں بتایا کہ کیسے آلیور نے مسٹر براؤن لو کو تلاش کرنے کی بہت کوشش کی لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکا۔

"خدا کا شکر ہے۔" شریف آدمی نے کہا جب روز نے اپنی کہانی ختم کی۔ "میں آپ کو نہیں بتا سکتا کہ مجھے کتنی خوشی ہوئی ہے۔ آپ نے مجھے کتنی خوشی دی ہے لیکن آپ نے یہ نہیں بتایا کہ وہ لڑکا اب کہاں ہے کیا وہ آپ کے ساتھ نہیں آیا؟"

"وہ باہر گاڑی میں بیٹھا آپ کا انتظار کر رہا ہے۔"

مسٹر براؤن جلدی سے نیچے گئے اور کچھ دیر بعد آلیور کو لے کر واپس آ گئے۔ وہ دونوں بہت خوش نظر آ رہے تھے۔

www.taemeernews.com

"ایک شخص اور ہے جو آلیور کو دیکھ کر بہت خوش ہوگا۔"
مسٹر براؤن لو نے گھنٹی بجا کر کہا۔
مسز بیڈون کمرے میں آئیں اور آلیور اُن کے بازوؤں میں جھول گیا۔ کبھی وہ روتی تھیں اور کبھی ہنستی تھیں۔ بار بار آلیور کو پیار کرتی تھیں "میں جانتی تھی کہ یہ واپس آئے گا۔"

وہ چلائیں "میرے معصوم بچے میرے پیارے آلیور۔"
مسٹر براؤن لو نے آلیور کو مسز بیڈون سے الگ کیا۔
مسٹر براؤن، مسٹر گرم ویگ اور روز دوسرے کمرے میں چلے گئے جہاں روز نے نینسی کی کہانی جو اُس نے رات سُنائی تھی، بتائی دونوں شریف آدمیوں نے بخوشی روز کی مدد کرنے کا وعدہ کیا۔ انھوں نے کہا کہ وہ آج شام کو روز کے ہوٹل جائیں گے اس وقت تک روز مسز مے لیو اور ڈاکٹر لوس برن کو بتائے گی۔ پھر وہ شام کو کوئی منصوبہ بنائیں گے۔ اُسی شام وہ اکٹھے ہوئے۔

www.taemeernews.com

"معمہ کی چابی" مسٹر براؤن لو نے کہا "کیا وہ آدمی مونکس ہے ہم اُس کو پکڑیں گے اور اُس سے بات کریں گے۔ ہم اُس لڑکی سے ملیں گے اگلی اتوار کی رات کو وہ ہمیں بتائے گی کہ مونکس کا کیا حلیہ ہے وہ ہمیں کہاں ملے گا۔ اتوار تک ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ لیکن اتوار کی شام کو میں مس روز کے ساتھ لندن برج جاؤں گا۔"

"ہم لندن میں جب تک رکیں گے جب تک مونکس کو تلاش نہ کر لیں" مسٹر لیو نے کہا۔

"کون جانتا ہے کہ اتوار کو لڑکی ہمیں کیا بتائے گی۔"

مسٹر براؤن لو نے پُر اُمید لہجے میں کہا۔

۲۰

فیگن نے نینسی کا پیچھا کرنے کے لیے چارلی بیٹس کو بھیجا

اتوار کی رات فیگن اور بل شیک آپس میں اکٹھے ڈاکوؤں کے کمرے میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے انھوں نے گھنٹے کی آواز سن کر اپنی بات بند کر دی۔ جو قریب کے چرچ سے آ رہی تھی۔ گیارہ بجے نینسی نے اپنی ٹوپی پہنی اور کمرے سے جانے لگی۔

"تم کہاں جا رہی ہو؟" بل شیک نے اس سے پوچھا۔

"زیادہ دور نہیں۔"

"میں کہتا ہوں کہاں جا رہی ہو؟"

www.taemeernews.com

"میں نہیں جانتی کہاں۔"

"پھر تم نہیں جا سکتیں بیٹھ جاؤ۔"

"میری طبیعت خراب ہے۔" لڑکی نے کہا۔ "مجھے تازہ ہوا کی ضرورت ہے۔"

"اپنا سر کھڑکی سے باہر نکال لو۔"

"گلی میں جانا چاہتی ہوں۔"

"تم نہیں جا سکتیں۔" بل شیک نے دروازے میں تالا لگا دیا پھر اُس کے سر سے ٹوپی کھینچ کر اُتاری اور ٹوپی کو الماری کے اوپر اُچھال دیا۔

"اب خاموشی سے یہاں رہو۔"

لڑکی نے اُسے خوفزدہ نگاہوں سے دیکھ کر کہا۔

"مجھے جانے دو۔ مجھے جانے دو بل صرف آدھے گھنٹے کے لیے۔" اس نے ہچکیاں لے کر رحم کی بھیک مانگی پھر وہ دروازے کے سامنے گر گئی۔

"لڑکی پاگل ہو گئی ہے۔" بل شیک نے کہا "اب اُٹھتی ہو یا نہیں...... یا۔" اُس نے لکڑی مارنے کے لیے اُٹھائی۔

"مجھے جانے دو۔" نینسی خوفزدہ ہو کر بولی۔

بل شیک اس کے بازو پکڑ کر گھسیٹتا ہوا دوسرے کمرے میں لے گیا اور دروازے میں تالا لگا دیا۔

نینسی پاگلوں کی طرح چلاتی رہی۔ بل شیک واپس فیگن کے پاس آکر بیٹھ گیا۔

"عجیب لڑکی ہے۔" اُس نے اپنے چہرے سے پسینہ پونچھتے ہوئے کہا۔

"تم نے ٹھیک کہا" فیگن نے سوچتے ہوئے کہا۔

"وہ باہر کیوں جانا چاہتی ہے۔" بل شیک نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔" فیگن نے کہا جو گہری سوچ میں ڈوبا تھا۔

"میں نے اس کو اس حالت میں پہلے کبھی نہیں دیکھا۔"

www.taemeernews.com

اس کے بعد فیگن جلدی اپنے گھر چلا گیا۔ وہ ابھی تک اُس کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ کیا تینسی ٹیک سے اُکتا گئی ہے؟ وہ اُس سے اس بری طرح سے برتاؤ کیوں کرتا ہے؟ کیا اُس کو کوئی نیا دوست مل گیا ہے؟" اگر اس نے ایسا کیا تو اس کا مطلب ہے خطرہ!" فیگن نے سوچا۔ "کوئی نہیں جانتا کہ وہ ہمارے بارے میں اُس سے کیا کہے گی۔" اچھا وہ آسانی سے معلوم کرے گا اور ایک لڑکے کو تینسی کا پیچھا کرنے کے لیے بھیجے گا۔ جہاں کہیں وہ جائے گی۔ ہاں صرف یہی طریقہ ہے جو وہ کرسکتا ہے۔

دوسری صبح اُس نے چارلی بیٹس سے کہا۔

" چارلی میرے دوست میرے پاس تمھارے لیے ایک کام ہے جو تمھیں بہت ہوشیاری سے کرنا ہے۔"

"اس کا معاوضہ مجھے کتنا ملے گا؟"

"پورا ایک پونڈ میرے دوست۔"

یہ سن کر چارلی کی آنکھیں چمک گئیں اُس نے پوچھا۔

" مجھے کیا کرنا ہوگا؟"

"بہت آسان کام ہے" فیگن نے اپنے ہاتھوں کو ملتے ہوئے کہا۔ "تینسی کا پیچھا کرو جہاں کہیں وہ جائے اور معلوم کرو کہ وہ کس سے بات کرتی ہے اور کیا کہتی ہے۔"

"تمھیں اُس پر بھروسہ نہیں ہے۔"

یہ بات نہیں ہے میرے دوست بات یہ ہے کہ اُس نے ایک نیا دوست بنایا ہے میں جاننا چاہتا ہوں کہ وہ کون ہے۔"

"بہت اچھا میں یہ کام کروں گا۔"

چارلی بیٹس نے نینسی پر کئی دنوں تک کڑی نگاہ رکھی وہ کبھی کبھی باہر نکلتی جب وہ جاتی تو وہ اس کا پیچھا پرچھائیں کی طرح کرتا۔ لیکن تینسی نے کسی سے

www.taemeernews.com

کوئی بات نہیں کی جب اتوار آیا فیگن نے چارلی بیٹس سے کہا۔
"بل شیک آج رات کو ایک کام سے باہر گیا ہے وہ صبح سے پہلے واپس نہیں آسکتا۔ نینسی پر آج رات کڑی نگاہ رکھو۔"

۲۱

چارلی بیٹس نے نینسی کا پیچھا لندن برج تک کیا

اتوار کی رات جب چرچ کے گھنٹے نے ساڑھے گیارہ بجائے تو لندن برج کے قریب ایک گاڑی آکر رکی جس میں سے ایک مہذب بوڑھا آدمی اور ایک نوجوان عورت اُتری انھوں نے پل کے اوپر چلنا شروع کردیا۔ ایک لڑکی کا سایہ قریب آیا اور جلدی سے اُن کی طرف چلا گیا۔
" یہاں نہیں" لڑکی چیخی۔ "وہ مجھے دیکھ لیں گے۔ وہاں۔" اُس نے اندھیرے میں سیڑھیوں کی طرف اشارہ کرکے بتایا جو دریا کے قریب تھیں۔ تینوں سائے دریا کی طرف چلے گئے۔ چوتھا سایہ بھی اُن کے پیچھے چلا گیا۔
"تم پچھلے اتوار کو یہاں نہیں آئیں۔" مسٹر براؤن لو نے کہا۔
"میں نہیں آسکتی تھی اُن لوگوں نے مجھے آنے نہیں دیا۔"
"کیا وہ تم پر شک کرتے ہیں۔"
"نہیں۔"
"جو بیں نے نوجوان عورت سے وعدہ کیا تھا؟"
"تم مطمئن رہو میرا وعدہ پکا اور سچا ہے۔" روز نے جواب دیا۔
"تم کبھی مونکس کو کچھ نہیں بتاؤ گی جو کچھ میں تم سے کہوں گی۔"
"کبھی نہیں۔" مسٹر براؤن لو نے کہا۔

www.taemeernews.com

"مجھے آپ پر بھروسہ ہے۔" نینسی نے کہا "آپ کو مونکس ہر شام تھری کرپلس ان، میں ملے گا وہ بہت لمبا اور کالا ہے۔ جب وہ چلتا ہے تو اس کی نگاہ اُس کے بازوؤں پر ہوتی ہے۔ تم اُس سے دھوکا مت کھانا۔"

"خوب" مسٹر براؤن لو نے کہا "اب سنو اس نوجوان عورت نے مجھے سب بتا دیا ہے جو کچھ تم نے اُس سے ہوٹل میں کہا تھا۔ میں تم سے ملنا چاہتا تھا تاکہ تم ہماری مدد کرسکو مونکس کو تلاش کرنے میں۔"

"مونکس ہمیں بتاسکتا ہے فیگن اور دوسرے۔۔۔۔"

"میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ دوسرے لوگ بری ہو جائیں گے۔" مسٹر براؤن لو نے کہا۔

"مونکس کے دائیں گال پر ایک سرخ نشان ہے جو اُس کی گردن تک چلا گیا ہے۔"

"مسٹر براؤن لو نے تعجب سے کہا۔

"تم اُسے جانتے ہو!" نینسی نے تعجب سے کہا۔

"میرا خیال ہے میں اُسے جانتا ہوں ہاں میں اُسے جانتا ہوں۔۔۔۔۔ اچھا ہم اُسے دیکھیں گے۔۔۔۔"

انھوں نے کچھ وقفے کے بعد کہا۔ "نوجوان عورت تم نے ہمیں بڑی قیمتی معلومات دی ہیں۔ میں تمھیں اس کا انعام دینا چاہتا ہوں مجھے بتاؤ۔ میں تمھاری کس طرح مدد کرسکتا ہوں۔"

"کچھ نہیں،" نینسی نے روتے ہوئے کہا۔ "بالکل کچھ نہیں۔ اب اس کا وقت گزر چکا ہے۔"

"اوہ نہیں!" مسٹر براؤن لو نے بڑی ہمدردی سے کہا۔

"ہم تمھیں ملک سے باہر کسی محفوظ جگہ بھیج دیں گے اگر تم پسند کرو تو وہاں اپنی ایک نئی زندگی شروع کرسکتی ہو اور اپنے پرانے ساتھیوں کو

www.taemeernews.com

چھوڑ دو ہمارے ساتھ آؤ.....“

”میں نہیں کر سکتی میں ایسا نہیں کر سکتی جناب۔“

”نینسی ہچکیاں لے کر رونے لگی۔“ مجھے اپنی زندگی سے نفرت ہے لیکن میں اُسے نہیں چھوڑ سکتی۔ میں بل شیک کو نہیں چھوڑ سکتی...... مہربانی سے جناب مجھے جانے دیجیے اس سے پہلے کہ کوئی مجھے آپ کے ساتھ دیکھ لے۔“

مسٹر براؤن لو نے روز کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔

”اب ہمیں چلنا چاہیے۔ اسے ہمارے ساتھ کوئی دیکھ نہ لے اس کے لیے یہاں خطرہ ہے۔“ پھر انھوں نے نینسی سے کہا۔

” خدا حافظ مجھے امید ہے کہ ایک دن ہم اس قابل ہو جائیں گے کہ آپ کی مدد کر سکیں۔“

” خدا حافظ“ روز نے آہستہ سے کہا۔

”خدا آپ کی مدد کرے محترمہ!“

مسٹر براؤن لو روز کو لے کر گاڑی کی طرف چلے گئے پھر وہ دونوں وہاں سے روانہ ہو گئے۔

نینسی دریا کے قریب سیڑھیوں پر بیٹھ گئی پھر وہ بری طرح رونے لگی۔

اس نے چارلی بیٹس کی طرف دھیان نہیں دیا۔ وہ سیڑھیوں سے آہستہ آہستہ اترتا ہوا وہاں سے چلا گیا اور بھاگتا ہوا فیگن کے پاس پہنچا۔

۲۲

بل شیک نے نینسی کو قتل کر دیا

فیگن اپنی نشست گاہ میں بیٹھا خوف سے تھرا رہا تھا۔ چارلی بیٹس اپنی کہانی سُنا چکا تھا اور اب وہ آگ کے نزدیک چٹائی پر سو رہا تھا۔

www.taemeernews.com

فیگن بار بار اُس کا چہرہ دیکھ رہا تھا۔ فیگن کا چہرہ مُردے کی طرح پیلا ہو رہا تھا۔ اس کی آنکھیں خوف سے لال ہو رہی تھیں۔ وہ ایک بھوت کی طرح لگ رہا تھا۔ پولیس کسی بھی وقت آکر اُسے پکڑ لے گی پھر اُسے پھانسی ہو جائے گی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ا دن نکلنے سے ایک گھنٹہ پہلے زینے میں آہٹ ہوئی بل شیک !

بل شیک اپنی بغل میں ایک بنڈل لیے جلدی سے اندر آیا اُس نے بنڈل میز پر پھینکا۔

"یہ لو!" اُس نے کہا۔

فیگن نے حرکت نہیں کی اُس نے اپنی آنکھیں بل شیک پر گاڑ دیں اور مُنہ سے بھی کچھ نہیں کہا۔

"تم مجھے اس طرح کیوں تک رہے ہو؟ کیا تم پاگل ہو گئے ہو؟"

"نہیں" فیگن نے اُسے جواب دیا۔ "لیکن میں تمھیں کچھ باتیں بتاؤں گا..."

"کیا؟"

فیگن چارلی بیٹس کو ہلاتا رہا جب تک کہ وہ جاگ نہ گیا۔

"اسے بتاؤ۔" اُس نے لڑکے کو حکم دیا۔

"اسے کیا بتاؤں؟" لڑکا جو ابھی تک اچھی طرح جاگا نہیں تھا اُس نے کہا۔

"نینسی کے بارے میں ۔ ۔ ۔ ۔ تم نے اس کا پیچھا کیا تھا وہاں تم نے کیا دیکھا؟"

"ہاں"

"لندن برج پر۔"

"ہاں"

"اور وہاں دو آدمیوں سے ملی تھی کیا اُس نے ایسا نہیں کیا تھا؟ ایک شریف بوڑھے اور ایک نوجوان لڑکی سے نہیں ملی تھی؟"

www.taemeernews.com

"یہ درست ہے۔"

"وہ اُن سے پہلے بھی ملی تھی کیا اُس نے ایسا نہیں کیا؟ اُس نے اُن کو مونکس کے بارے میں بتایا ہے اور وہ جگہ بھی بتادی جہاں ہم سب ملتے ہیں۔ کیا اُنھوں نے اُس سے یہ نہیں کہا کہ وہ اُن کے ساتھ دور چلی جائے؟ کیا اُنھوں نے ایسا نہیں کیا؟"

"میں اُسے جان سے مار دوں گا۔" بل شیک غصے سے چلآیا۔ پھر وہ گلی میں بھاگ کر گیا اور جلدی ہی گھر پہنچ گیا۔ بل شیک نے اپنا دروازہ کھول کر اُس میں پیچھے سے تالا لگا دیا۔ اور اُس کے آگے میز کھسکا دی نینسی بستر پر لیٹی تھی۔ وہ پورا لباس نہیں پہنے تھی۔

"اوہ بل تم ہو!" اُس نے مسکرا کر کہا وہ اس کے بحفاظت واپس آنے سے بہت خوش تھی۔

"ہاں میں ہوں اُٹھو!"

ایک موم بتی کمرے میں جل رہی تھی شیک نے اُسے آگ میں اُچھال دیا۔

"بل اندھیرا ہو گیا ہے۔" نینسی نے آہستہ سے کہا۔

"جو کچھ میں کروں گا اُس کے لیے اتنی روشنی کافی ہے۔"

بل شیک نے اُسے گردن پکڑ کر اُٹھایا اور کھینچتا ہوا کمرے کے بیچ میں لے آیا۔ پھر اپنا ہاتھ اس کے مُنہ پر رکھ دیا۔

"بل! بل!" نینسی کا سانس گھٹنے لگا۔ وہ اُس سے آزاد ہونے کی کوشش کرنے لگی۔

"میں چلاؤں گی نہیں مجھے بتاؤ میں نے کیا کیا ہے؟"

"تم جانتی ہو تم ایک مکار عورت ہو! چارلی بیٹسن تمھاری سب باتیں سن چکا ہے ....."

"مجھے مت مارو بل میں نے تم سے کوئی دھوکا نہیں کیا۔ میں ہمیشہ تمھارے

www.taemeernews.com

ساتھ ایمانداری سے رہی ہوں۔"

شیک نے اپنی پستول اُٹھاکر پوری طاقت سے اُس کے مُنہ پر ماردی وہ فرش پر گرگئی۔

پھر ایک بھاری ڈنڈا اُٹھاکر وہ بے رحمی سے اُسے مارنے لگا۔ اُس نے آہستہ سے ایک چیخ ماری پھر وہ ساکت ہوگئی۔ زمین پر اُس کے چاروں طرف خون ہی خون پڑا تھا۔ بل شیک اُس کے اوپر کھڑا ہوگیا اُسے سانس لینا مشکل ہوگیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس میں ہلنے کی طاقت نہیں ہے پھر وہ خوف سے تھرتھرانے لگا۔ اُس کی آنکھیں! اُس کی آنکھیں جو کھُلی ہوئی

www.taemeernews.com

تھیں اور پورے وقت اُسی کو تک رہی تھیں۔

جب سورج کی روشنی پردوں سے اندر آنے لگی تب بل شیک نے حرکت کی اس نے آگ جلا کر بھاری ڈنڈے کو اس میں اُچھال دیا پھر اپنے کو صاف کرنے لگا۔ اس نے اپنے کپڑوں سے خون کے دھبے صاف کرنے کی کوشش کی لیکن وہ صاف نہ ہوئے پھر اُس نے دھبوں کی جگہ کو کاٹ کر اُن کے ٹکڑے آگ میں ڈال دیے۔ لیکن کمرے میں چاروں طرف خون ہی خون تھا۔ اُس کے کتّے کے پیر خون میں لت پت ہو رہے تھے۔ بل شیک نے اپنے کتّے کو صاف کیا پھر اُس نے کمرے سے نکل کر تالا ڈالا اور جلدی سے دور چلا گیا۔ وہ چلتا رہا بغیر یہ جانتے ہوئے کہ وہ کہاں جا رہا ہے اُس کا کتّا اُس کے پیچھے تھا۔

نینسی کی آنکھیں اس کا پیچھا کر رہی تھیں! پورے وقت اُس کی آنکھیں اس کو دیکھتی رہیں۔ اس کی آخری رنجیدہ چیخ اس کے کانوں میں گونجتی رہی۔ بل شیک خوف سے کپکپا رہا تھا۔ لیکن پھر بھی وہ بغیر رُکے چلتا رہا۔

۲۳

بل شیک بھاگ گیا

اُس شام بل شیک اور اُس کا کتّا ایک گاؤں کی سرائے میں داخل ہوئے دونوں پورے دن چلتے رہے وہ دونوں بہت تھک گئے تھے۔

گاؤں والے آگ کے چاروں طرف بیٹھے تھے۔ شیک بھی اُن میں جا کر مل گیا۔ وہ اور اُس کا کتّا اندھیرے کونے میں بیٹھ گیا اس نے کھانا کھایا اور شراب پی۔ بغیر کسی سے بات کرے حالانکہ وہ کسی سے بھی بول نہیں رہا تھا لیکن

www.taemeernews.com

سب کی باتیں سن رہا تھا۔ گاؤں والے موسم اور اپنے کھیتوں کے بارے میں باتیں کر رہے تھے کسی نے بھی قتل کا ذکر نہیں کیا۔

ایک پھیری والا اندر آیا۔ اپنا صندوق کھول کر چیزیں دکھانے لگا۔ کنگھے برش، جوتے کے فیتے اور بہت سی چیزیں بیچ رہا تھا۔

"اور وہ کیا ہے ؟" ایک آدمی نے اُس کے صندوق کے ایک کونے کی طرف اشارہ کرکے پوچھا۔

" یہ جادو ہے ۔" پھیری والے نے کہا۔ " اس سے ہر دھبہ چھٹ جائے گا۔ شراب کا دھبہ، پھل کا دھبہ اور ہر طرح کا دھبہ یہاں تک کہ خون کا دھبہ بھی!" پھیری والے نے بِل شیک کی ٹوپی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو میز پر رکھی ہوئی تھی۔

"ادھر دیکھو لوگو! اس نشان کی طرف! تین سیکنڈ میں اِسے چھٹا دوں گا۔ میری طرف دھیان سے دیکھو!"

بِل شیک اُچھل پڑا۔ پھر اُس نے جھپٹ کر پھیری والے سے اپنی ٹوپی چھینی اور جلدی سے سرائے سے نکل گیا۔ وہ واپس مڑ مڑ کر دیکھنے لگا کہ کوئی اس کا پیچھا تو نہیں کر رہا ہیں! کوئی بھی اُس کا پیچھا نہیں کر رہا تھا۔ پھر اُس نے چلنا شروع کر دیا۔ جب وہ گاؤں کے بیچ میں پہنچا تو اُس وقت ایک ڈاک گاڑی لندن سے آکر ڈاک خانے کے پاس رُکی۔ ڈاکیہ گاڑی سے ڈاک کا تھیلا نکال رہا تھا۔

" لندن کی کیا خبر ہے ؟" اُس نے کوچوان سے پوچھا جو ڈاک کا تھیلا ڈاکیہ کو پکڑا رہا تھا۔

" کیا تم نے نہیں سُنا ؟ ایک خوفناک قتل کے بارے میں . . . . ."

" آدمی کا یا عورت کا۔"

" ایک عورت کا . . . . خوفناک . . . . . وہ کہتے ہیں کہ وہ جانتے ہیں

www.taemeernews.com

کس نے کیا ہے۔ وہ اس کا پیچھا کر رہے ہیں۔"

پل شیک یہ سن کر اندھیرے میں بھاگ گیا۔

وہ اس کا پیچھا کر رہے ہیں! کیا وہ ایک لڑکی تھی جو اس کا پیچھا کر رہی تھی۔ اس کی آنکھیں اندھیرے میں چمک رہی تھیں اس کی آخری چیخ اس کے کانوں میں گونج رہی تھی۔ اچانک اس کی طاقت نے جواب دے دیا۔ اس نے ایک سایہ کھیت میں دیکھا وہ نیچے کی طرف ہو کر لیٹ گیا۔ اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ لیکن وہ نینسی کی آنکھوں کو بند نہیں کر سکا۔ وہ کود کر کھلی ہوا میں جا کر لیٹ گیا اس کی آنکھیں اب بھی اس کا پیچھا کر رہی تھیں وہ وہاں بھی پہنچ گئیں۔

"میں لندن واپس چلا جاؤں گا۔" پل شیک نے سوچا۔

"میں وہاں بھیڑ میں چھپ جاؤں گا۔ وہاں مجھے وہ کبھی نہیں پا سکیں گے ..... وہ مجھے نہیں پا سکتے ...... فیگن میرے لیے کوئی محفوظ جگہ تلاش کر دے گا۔ میں اسے پیسے دے کر راضی کر لوں گا۔ میں دوسرے ملک میں چلا جاؤں گا۔"

یہ سوچتے ہوئے پل شیک نے لندن کی طرف چلنا شروع کر دیا۔ پھر اُسے اپنا کتا یاد آیا کتا اُس کے لیے اب خطرہ تھا۔ لوگ کتے کو پہچان لیں گے اور جان جائیں گے کہ اس کا ماسٹر قریب ہے۔ کتے کو ضرور مارنا چاہیئے۔ شیک ایک گہرے چشمے کے کنارے رُک گیا۔ اُس نے ایک بھاری پتھر اٹھا کر اپنے رومال میں باندھ لیا۔ اس کا پلان یہ تھا کہ وہ پتھر کتے کے گلے میں باندھ کر اُسے ڈبو دے گا۔ جب کتا پاس آیا تو وہ پتھر کو دیکھ کر غرایا۔ اور واپس بھاگ گیا۔

شیک نے دوبارہ اس کو آواز دی۔ پھر کتا اُس کے پاس آکر بھاگ گیا وہ اپنے مالک سے ڈر رہا تھا۔

www.taemeernews.com

"یہاں آؤ تم اُجڈ!"

کتے نے اس کا حکم مانا لیکن جب سائیک نے اُسے ہاتھ سے پکڑا تو وہ پھر بھاگ گیا۔ سائیک اس کا بہت دیر تک انتظار کرتا رہا لیکن وہ واپس نہیں آیا۔ سائیک نے پتھر کو پانی میں ڈال دیا۔ پھر وہ لندن کی طرف چلنے لگا۔

۲۴

مسٹر براؤن لو نے مونکس سے اقبالِ جرم کروایا

دو دن بعد شام کے وقت مسٹر براؤن لو کے گھر کے سامنے ایک گاڑی آکر رکی۔ مسٹر براؤن باہر آئے اُن کے پیچھے دو مضبوط آدمی تھے۔ انھوں نے گاڑی میں سے ایک آدمی کو کھینچا اور جلدی سے گھر میں لے گئے۔ وہ پوشیدہ آدمی مونکس تھا۔

"جناب اس کا کیا مطلب ہے؟" مونکس نے مسٹر براؤن لو سے پوچھا۔

"مجھے فوراً جانے دو کیا تم نے نہیں سُنا؟"

"تم آزاد ہو لیکن جس وقت تم ایسا کروگے تو میں پولیس کو بلالوں گا۔ تاکہ وہ تمھیں گرفتار کرلے۔"

"گرفتار مجھے کیوں؟"

"دغابازی اور رہزنی کے جرم میں۔"

"میں تمھارا مطلب نہیں سمجھا۔" مونکس نے خوف سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم ایک منٹ میں سمجھ جاؤگے۔" مسٹر براؤن لو نے اُس سے کہا۔

مسٹر براؤن لو نے دونوں آدمیوں کو باہر بھیجا پھر مونکس سے کہا۔

"بیٹھ جاؤ مجھے تم سے بہت کچھ کہنا ہے ایڈورڈ لیفورڈ۔۔۔۔"

www.taemeernews.com

مونکس جس کا اصلی نام ایڈورڈ لیفورڈ تھا۔ اُن کے کہنے پر عمل کیا۔

"تم مجھ سے اس طرح کا برتاؤ کیوں کر رہے ہو؟ میرا خیال ہے تم میرے باپ کے بہت گہرے دوست تھے ....."

"ہاں میں ہوں۔" مسٹر براؤن لو نے اُس سے کہا "اور اسی وجہ سے تمہارے ساتھ مہربانی سے پیش آرہا ہوں۔ اگر میں تمہارے باپ کا دوست نہ ہوتا تو میں تمہیں پولیس کے حوالے کر دیتا۔

www.taemeernews.com

"اس کا کیا مطلب ہے؟ میں نے کوئی غلط کام نہیں کیا۔"

"کیا تم نے نہیں کیا؟ اچھا ہم دیکھ لیں گے۔۔۔۔ تمھارا ایک بھائی ہے۔" مسٹر براؤن نے اچانک اُس سے کہا۔ "میرا مطلب ہے تمھارا دوسری ماں سے جو بھائی تھا۔۔۔۔"

"نہیں میرا کوئی بھائی نہیں ہے تم جانتے ہو کہ میرا کوئی بھائی نہیں ہے۔"

"مجھے جو معلوم ہے وہ میں تمھیں بتانا چاہتا ہوں۔ تمھارا باپ اپنی شادی سے خوش نہیں تھا وہ بہت رنجیدہ رہتا تھا۔ اس نے کبھی تمھاری ماں سے شادی کی خواہش نہیں کی تھی لیکن اس کے ماں باپ جو ایک گھمنڈی اور لالچی لوگ تھے انھوں نے اُسے ایسا کرنے پر مجبور کیا۔ جلدی ہی تم پیدا ہو گئے۔ تمھارے ماں باپ نے علیحدگی اختیار کر لی کچھ سال کے بعد ایک نیوی فوج کے افسر کی لڑکی سے تمھارے باپ کو محبت ہو گئی اس کا نام اگین تھا۔ اس نے اُس سے شادی کا وعدہ کیا تھا۔"

"تم مجھے یہ سب کیوں بتا رہے ہو۔؟"

"تم جلدی سمجھ جاؤ گے۔۔۔۔ پھر تمھارے باپ کا ایک دولتمند چچا اپنی ساری دولت تمھارے باپ کے نام کر کے مر گیا۔ وہ روم میں تھا اس لیے تمھارے باپ کو وہاں معاملات کو نمٹانے کے لیے جانا پڑا۔ تمھاری ماں بھی اُس کے ساتھ گئی تھیں اور تم بھی۔ تمھارے باپ کا وہاں انتقال ہو گیا۔ اُس نے کوئی وصیت نہیں چھوڑی۔۔۔۔ میرا خیال ہے کیوں؟"

"کوئی وصیت نہیں۔" مونکس نے جلدی سے کہا۔

"اچھا پھر تم اور تمھاری ماں ساری جائداد کے وارث ہوئے۔"

"بالکل صحیح ہم وارث ہیں اور قانونی وارث ہیں۔"

"تمھارا باپ روم جانے سے پہلے۔" مسٹر براؤن لو نے آگے کہا "مجھ سے ملنے آیا تھا۔"

www.taemeernews.com

مونکس اچانک ہلدی کی طرح زرد ہوگیا۔ "میں اس بات کو نہیں جانتا۔" اُس نے کہا۔

"اچھا وہ مجھ سے ملنے آیا اور اُس نے مجھے بتایا ایگن اور اُس کے پیدا ہونے والے بچے کے بارے میں۔ اُس کا ارادہ ایگن کے ساتھ دوسرے ملک جانے کا ہے۔ تم کو اور تمھاری ماں کو وہ ایک ہزار پونڈ ہر سال بھیجتا رہے گا۔" مسٹر براؤن لو تھوڑی دیر رکے پھر اُنھوں نے آگے کہا۔

"میں نے اس کی معلومات کی ہے مجھے دو اہم باتیں ثبوت کے طور پر ملی ہیں۔ ایگن ایک خیرات خانے میں ایک بچے کو پیدا کر کے مر گئی وہ لڑکا آلیور ٹوئسٹ ہے۔ تمھاری دوسری ماں کا بیٹا اور تمھیں بھی یہ بات معلوم ہے ایڈورڈ لیفورڈ" مونکس ابھی تک خاموش تھا۔

"مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تمھارے باپ نے وصیت کی تھی جو تمھاری ماں نے جلا دی۔ تم جانتے ہو اس وصیت میں کیا تھا۔ تم کو اور تمھاری ماں کو ایک ہزار پونڈ ہر سال ملے گا اور باقی تمام جائداد ایگن اور اُس کے بچے کی ہے۔ اُس کے بعد جو اہم شرط ہے اُس کو تم اچھی طرح جانتے ہو۔"

"کیا میں جانتا ہوں؟ مونکس نے پوچھا۔ لیکن اُس نے اس بات سے انکار نہیں کیا "کیا اہم شرط ہے؟"

"تمھارا غریب باپ تمھاری مکاری کو جانتا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ ایگن کا بچہ تم سے بالکل مختلف ہو۔ وہ اُس کو ایک ایمان دار انسان بنانا چاہتا تھا اس لیے اُس نے یہ شرط رکھی۔ اگر آلیور ایک مجرم بنے گا تو اُس کو اپنے باپ کی جائداد میں سے کچھ نہیں ملے گا۔ اسی سبب سے تم نے ایڈورڈ لیفورا چھوٹے آلیور کو ایک مجرم بنانے، ایک چور بنانے کے لیے فیگن سے کہا۔ کیا تم اس سے انکار کرتے ہو؟"

"ایک دلچسپ کہانی ہے۔" مونکس نے کہا جو ہنسنے کی کوشش کر رہا تھا

www.taemeernews.com

"ایک بہت دلچسپ کہانی! لیکن تمھارے پاس اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ مجھے اپنا کوئی ثبوت دکھاؤ۔"

"اس کا ثبوت ٹیمس دریا کی تہہ میں ہے ایڈورڈ لیفورڈ! تم نے وہاں اُسے پھینک دیا ہے۔ میں جانتا ہوں۔ مسٹر بمبل اور اُن کی بیوی نے مجھے ساری بات بتادی ہے۔ وہ تمھارے گواہ ہیں جو تم نے مکاری کی ہے۔"

مونکس کا سانس رُکنے لگا لیکن اس نے ایک لفظ نہیں کہا۔

"ایک گواہ اور تھی" مسٹر براؤن لو نے رنجیدہ ہو کر کہا۔ "وہ ایک سایہ جو تم نے دیوار پر دیکھا تھا۔ اُس نے چھپ کر ایک ایک لفظ تمھاری باتوں کا سُنا تھا جو تم نے فیگن سے کی تھیں۔ اُس نے مجھے سب بتادیا ہے۔ اُس کا قتل کر دیا گیا ہے۔۔۔ قتل.... ایڈورڈ لیفورڈ! تم اس کے قتل کا سبب ہو۔"

"میں نہیں تھا۔ میں اس کے بارے میں بالکل نہیں جانتا۔" مونکس نے خوف سے چیختے ہوئے کہا۔

"تم اُس کی موت کا سبب ہو۔" مسٹر براؤن لو نے دوبارہ کہا۔ "تم! اور پولیس اس کو جانتی ہے۔ میں پولیس کو سب بتا دوں گا......... لیکن اگر....."

"لیکن کیا؟" مونکس نے خوفزدہ آواز میں پوچھا۔

"جب تک تم اس کا اعتراف نہ کرلو جو میں نے پہلے سے لکھ لیا ہے۔ تمھارے لیے اور تم مجھ سے وعدہ کروگے کہ آلیور ٹوسٹ کو اُس کا جائز حق اس کے باپ کی جائیداد کا دوگے۔"

"میں دوں گا... میں یہ کرنے کے لیے تیار ہوں۔"

اس کے بعد مونکس یا ایڈورڈ لیفورڈ نے اس معاہدہ پر دستخط کر دیے اور آلیور کو اس کے باپ کی جائیداد کا جائز حق دینے کا وعدہ کر لیا۔

www.taemeernews.com

(۲۵)

بل شیک کا خوفناک انجام ہوا

سین مسٹر براؤن لو کے گھر سے ایک مسمار گودام کی طرف بدلتا ہے جو ٹیمس دریا کے نزدیک تھا یہ وہی جگہ تھی جہاں مسٹر اور مسز بمبل اُس طوفانی رات میں ملے تھے۔ اب ٹوبی کریکیٹ اور فیگن کے گروہ کے دوسرے لوگ چھپے تھے وہ سب خاموش بیٹھے تھے کہ ہلکی آواز کھٹکھٹانے کی آئی کریکیٹ نے جاکر دروازہ کھولا۔ چارلی بیٹس بغیر سانس لیے اندر آیا۔

"فیگن اور ڈوجر پکڑے گئے۔" اُس نے اُنھیں بتایا وہ رُک گیا اور خوفزدہ ہوکر دیکھنے لگا۔ اُسی وقت بل شیک کا کتا بھاگا ہوا اندر آیا۔

"بل دور نہیں ہوسکتا۔" ٹوبی کریکیٹ نے ڈرتے ہوئے کہا ابھی اُس نے مشکل سے اپنی بات ختم بھی نہیں کی تھی کہ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا چارلی بیٹس دیکھنے گیا کہ کون ہے۔

"بل ہے" اس نے خوف زدہ ہوکر کہا۔

"کیا تم اس کو اندر بلاؤ گے۔"

"ہمیں ایسا کرنا پڑے گا۔" ٹوبی کریکیٹ نے کہا وہ دروازہ کھولنے کے لیے چلا گیا۔

اور جلدی ہی اس کے ساتھ واپس آگیا۔۔۔ یہ کیا بل شیک ہے یا اس

www.taemeernews.com

کا بھوت ؟ اس کا چہرہ مُردے کی طرح پیلا ہو رہا تھا اُس کی آنکھوں سے وحشت برس رہی تھی۔ وہ پاگل لگ رہا تھا۔ وہ بِل شیک تھا یا اس کا بھوت ؟ فیگن کے گروہ نے اس کی طرف خاموشی سے خوفزدہ ہو کر دیکھا۔

"تم مجھے اس طرح کیوں گھور رہے ہو ؟ بل شیک کی آواز آئی کسی نے بھی جواب نہیں دیا۔

"کچھ کہو کیا تم نہیں بولو گے !"

کسی نے بھی کچھ نہیں کہا۔

بل شیک چارلی بیٹس کے پاس گیا" چارلی کیا تم کچھ نہیں بتاؤ گے۔"

"میرے قریب مت آؤ۔" لڑکے نے ڈرتے ہوئے کہا۔

"تم قاتل ہو ! میں کبھی تم سے نینسی کے بارے میں کچھ نہ کہتا۔ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم اس کو مار ڈالو گے۔"

قاتل ! قاتل ! دور ہو جاؤ !" وہ اپنی پوری طاقت سے چلایا۔

"پکڑو ! پکڑو ! یہ یہاں ہے ! قاتل" چارلی بیٹس نے اپنے کو اُس پر پھینک دیا۔ شیک نے آسانی سے اُسے دوسری طرف اُلٹ دیا اور اپنے ہاتھ سے اس کا گلا دبانے لگا۔ وہ اُس کو مارنے کے لیے تیار ہو گیا کریکیٹ اور دوسرے لڑکوں نے اس سے اس کو چھڑایا۔

"سنو !" ٹوبی کریکیٹ چلایا۔

باہر سے لوگوں کے غصے سے چلاتے کی آوازیں آ رہی تھیں۔ ایک سمندر کی طرح لوگوں کی بھیڑ اکٹھی ہو گئی تھی۔

"وہ یہاں ہے۔" چارلی بیٹس چیخا۔

بل شیک نے لڑکے کو پکڑ کر دوسرے کمرے میں پھینک دیا اور دروازے میں تالا لگا دیا۔ لیکن چارلی خوفزدہ آواز میں چیختا رہا۔

"قاتل یہاں ہے ! دروازہ توڑ ڈالو !"

www.taemeernews.com

باہر سے آوازیں اور تیزی سے آنے لگیں۔ تقریباً ہزاروں لوگوں کی آوازیں آنے لگیں۔

" وہ یہاں ہے! "

"اس کو جان سے مار دو۔"

"اس جگہ کو آگ لگا دو۔"

" دروازہ توڑ دو۔"

" کیا سامنے کا دروازہ مضبوط ہے۔" بل شیک نے ٹوبی کریکیٹ سے پوچھا۔ اُس نے گردن ہلادی۔

" کیا تمام کھڑکیاں بند ہیں۔"

کریکیٹ نے دوبارہ گردن ہلادی۔

" پھر وہ مجھ کو نہیں پاسکیں گے۔ میں ابھی یہاں سے بھاگ جاؤں گا۔ کوئی مجھے رسّی دے دے۔"

اُنھوں نے فرش کے اوپر ایک رسّی کے ڈھیر کی طرف اشارہ کر دیا۔ شیک نے ایک لمبی رسی اُٹھائی اور چھت پر چلا گیا۔

" وہ وہاں ہے۔" بھیڑ نے نیچے سے غرّا کر کہا۔

شیک نے دریا کی طرف دیکھا جو تیزی سے بہہ رہا تھا۔ اُس نے ارادہ

www.taemeernews.com

کیا کہ وہ عمارت سے نیچے اتر کر دریا میں تیر کر دور چلا جائے گا لیکن دریا کا پانی وہاں سے بہت نیچے تھا۔

شیک نے نا اُمید ہو کر چاروں طرف دیکھا۔

چڑ چڑاہٹ! بھیڑتے دروازہ توڑ ڈالا۔ اب وہ زینے سے اوپر آ رہے تھے اور جلدی ہی چھت پر پہنچنے والے تھے۔

شیک نے رسی کا ایک سرا چمنی میں باندھ دیا دوسرا سرا اپنی کمر میں باندھا تاکہ وہ نیچے زمین پر کود جائے اور اندھیرے میں بھاگ جائے۔

شیک رسی کی گرہ اپنے سر کے اوپر کر کے لگا رہا تھا۔ اُس وقت اُسے نینسی کی آنکھیں دکھائی دیں۔ اُس نے ایک وحشت بھری چیخ ماری۔ اُس کی آنکھیں اُس نے واپس قدم اُٹھایا۔ ایسا کرتے ہوئے وہ چھت سے گر گیا۔ وہ پینتیس فٹ نیچے گر پڑا جیسے ہی وہ گرا رسی کا پھندہ اُس کی گردن میں پڑ گیا۔ اور اس طرح وہ خود ہی پھانسی چڑھ گیا۔

اس کا وفادار کتا چھت سے اس کے پیچھے بھاگا۔ جب شیک گرا تو کتے نے بھی اپنے مالک کے پاس چھلانگ لگا دی۔ اس طرح وہ زمین پر گر کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ اس کے جسم کی ہڈی ہڈی ٹوٹ گئی۔

۲۶

کہانی کا انجام بخیر ہوا

کہانی اپنے خوش آئند انجام کو پہنچتی ہے۔

مسٹر براؤن لو نے آلیور کو گود لے لیا۔ وہ مسز مے لیو کے گھر کے قریب جا کر رہنے لگے اس طرح آلیور اپنے تمام دوستوں کے قریب ہو گیا۔ اُن

www.taemeernews.com

کی وفادار ملازمہ مسز بیڈوین بھی اُن کے پاس رہنے لگیں۔

گلس اور برٹلس اسی طرح وفاداری سے مسز مے لیو کی خدمت کرتے رہے۔

مسٹر گرم ویگ اور ڈاکٹر لوس برن آپس میں گہرے دوست بن گئے۔ وہ سب مسٹر براؤن لو کی صحبت میں کئی کئی گھنٹے گزارتے۔ مونکس یا ایڈورڈ لیفورڈ

انگلینڈ چھوڑ کر امریکہ چلا گیا اور اپنے ساتھ بہت سی دولت لے گیا۔ لیکن جلد ہی اُس کی ساری دولت ختم ہو گئی ایک بار پھر وہ مجرمانہ زندگی کی طرف لوٹ آیا اُسے جیل ہو گئی اور وہیں وہ مر گیا۔

اس طرح فیگن کے گروہ میں، فیگن کو پھانسی ہو گئی اور چارلی بیٹس کے علاوہ تمام لوگ جیل چلے گئے۔ چارلی بیٹس نے مجرمانہ زندگی ترک کر دی اور ایک کسان کا نوکر بن گیا اور اس طرح زندگی میں پہلی دفعہ اُسے اطمینان اور آرام نصیب ہوا۔

www.taemeernews.com

چارلس ڈکنس
(۱۸۱۲ء — ۱۸۷۰ء)

مصنف

چارلس ڈکنس

آلیور ٹوئسٹ

مترجم

مبینہ بیگم

۱۸۱۲، سوئیوالان۔ دھلی ۱۱۰۰۰۲